

وَرَأَوْا لَيْطُنًا فِي أُمَامِ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ مَعَهُمْ نَفْسٌ رَافِدَةٌ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

128

الحمد لله الملك الوهاب
كرام رساله شريفة

حياتة الحوام عن النسيات الاقام
الحلقبة

بالسيف المسلول على من انكر ان يقدم الرسول

درست سعیده و او ان حمیده

در مطبعم دهلی اثره و اخبار باقتضا منبده
خاکه آهسته بآهسته و نفع امیر بکلیه

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

معجزات عجیبہ یاضی و باطنی و سماوی و کونینہ دل تصدیق و اعتقاد کو کلام فرمایا اور تبلیغ اور تبلیغ
 کئی سیاحات میں خاص اس معجزہ نقشبندیہ کو نقشہ دل صفا مندرجہ اپنی کیا اور سب سے پہلے
 عقیدت منظر اور دیکھی ساعی اور دلیل و دلائل ہی جنگی خدشہ و اہل سیر کو سند ہوئی
 حضرت و آل و صحابہ مطہرۃ القلوب بخیر العلوم اور بے شکہم از حسن ظہر ہم قلمبہ اندین ہم کا جو
 بہم اقتدایم ہم کہ ہم ہند و رضی عنہم و رضوانہ اور رحمت پر ہوئے تھے ان کے
 محدثین پر انہوں نے ایسی معجزات کی اپنی اوراق تصنیف و تالیف کو زینت دے دی اور ان
 سینہ بی کینہ یونین با صفا اور صفات خواہ میرات از صفینہ معتقدین اہل لا اور طبایع
 موت مطایع تسو لین اہل تقیہ و ریاضت اور سبب نقیض و انتفاض کے جو رحیم ہند و غفر ہم و سکھ ہم
 بحجۃ جنانہ و رضوانہ بعدہ و صلواتہ کی اول سبب یغین اس عجایب شریفہ کی کتاب ہی فقیر
 خاک پاؤں ایمان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بند و مسکین محمد مرید الدین حق ہے کہ اسی بیابان
 مسلمانو ایمان والو زبیر شناسان حضرت افضل الانبیاء مقام خوف و عبرت کا اور مظہر فتوحات
 لا و کمال استغفار و استعاذہ کا ہی استعجہ و ابالہ من و سادس شیطان ارحیم و استغفر و استعجہ
 انغفر ارحیم انکار محضین دین سید المرسلین و امیر المومنین کے معاذتہ وہ ستر ہی سی ستر من اہل
 رسالت تو تصدیق معجزات کجا چنانچہ خاص ان پیام میں بعض بعض بند و نو سکھ انگریز
 مدرسہ انجمن معارف و علمین چند روز سی ہند اور اصرار کو کلام میں لاری میں اور معاذتہ
 نسبت ساتھ موضوعیت اور موضوعیت کی دی رہی میں لیکن یہ ایک مزید ظہور اثری و اثباتی
 قیامت کے کہ انفر عاقل مدعی علم و دین اسلام تقریرات حضرت سید الانام سید کے آدمی کا قلیب کا
 اب منتقل ہو جاوے کہ صفی قلب اثر صدق و اقیان معجزہ بابرہ نقشبندیہ میں رسول ایزد منان
 بالکل سلب ہو جاوے کہ معاذتہ نسبت اپنی اسوۂ افضل بنی ان کے تھے میں اسی معجزہ بابرہ

کی اتباع و احداث دلیل و برهان کو کام فرمادی جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام
خود مقرر ہوا اور اپنی پیغمبری میں انھیں ان کی نسبت باوجود موجود ہونے کی کتب محمدین میں یک قدم منکر ہوا
حتیٰ کہ العیاذ باللہ خاص سالہ نفی معجزہ مرقومہ پر بھی اور اس نفی پر گو ایسا ہی دروایل بی اصل پس
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام منتقل کر دی اور ایسی سالہ کی اشاعت میں سعی فرمودم کہ
میں لاؤ اور مواضع نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ معجزہ رسول کو باطل تعبیر کر دی یہاں تک کہ عنوان
رسالہ پر باد ہو جائے جاء الحق و زکى الباطل کہ ملاحظہ فرمائی اور اس سالہ کی اول نمایان ہوگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواہل ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہوں تفصیل
اجمال اس نصیبت گیری اور داعیہ عظمی کے بہرہ ہی کہ میان مذہبین نامی ایک صاحب کتب پر
مرزہ یوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی چوچکلی دنوں در باب شاعیہ حلت یوم ہی غلطیہ بردا
سے اور اسکی استحلال میں بھی سعی موفورہ عمل میں لاکھتی اندون او نہیں پہنچی سوچی ہی معجزہ
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہیہیات کے معجزہ مرقومہ پر بلکہ
اثر اور انہماک حرمت مواقع اعجاز پر علی رغم حدیث و روایات مصرحہ کتب محمدین و اہل
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اباطیل و دہو کہ باز خاص عام
کافہ اہل اسلام میں غلطکہ پر داز اور تفرقہ انداز ہو میں یہاں تک کہ ایک سالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ میں شایع کیا اور کیا یہاں ہی کہ صریح مخالف مصرحات اسلام کثیرہ صاحبین
و اسی مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی باس لفظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محمدین میں بکثرت موجود ہی نہام نہاد بعض بعض کتب میں
معجزہ مرقومہ کے جھوٹ موٹ وسطی پرکائی عوام نادانانہ لکھیا ہی اور انکار اسکا بطرف تمام
سلف صالح مباح و نامر و امنسوب کر دیا تاکہ ناظرین و ہو کی میں پڑیں کیونکہ کتب اسلام

اس نامہ میں کسکو نظری کہ بیکہ سکتی ہیں اوس سالہ کو دیکھئے کہ انہیں جیسی ہو جاوین کہ اپنی ہی نام میں حضرت
 سوا و عظم شہزاد بن اوز زیادہ تر بہادر لکھنا جاوے الحق و ربی اباطل کا عنوان پر کما شیر الیہ نہیں
 یہ حرکت شیعہ صریحاً سخن یا ہو کہ نفس یا مفا و معاً منکون اس علی دین لو کہم فیہ علی بن
 اس جنگ ڈینگ سی جلوہ فرما ہوا ہے و شد اعلم بالاصواب کی مفاد اندیشہ کیا ہی اور سبغ علم و مذاق
 و سیاق کلام حدیث احادیث کا یہ حال ہی کہ نام سالہ کا دلیل حکم فی نفی امر اللہ مہر کہ ہی کہ ہر صاحب دین
 و امانت ماہرین غتہ ہر طرف اس سیمہ ہی سی بسم بے بقول شہو حقیقت اتونہ صاحب علوم شد زیادہ تر
 بہادر اور ماہریت علی حضرت فی ہر و ماہر سکتی ہی یعنی تہوڑا سا و قف لفظ عربیہ در ماہر ہمارہ و استعمال
 عرب کا جاننا ہی کہ حد دلیل کا علی چاہی کہ بکایدی علیہ کتب جہان و کم کلام بلاغت التیام میں فی ہی
 سبحان بسم اور پھر اس دہ اور استطاعت پر باظہار نہ انداز و سوق عبارت حدیث حکیم و نہایت کلام
 اہل ہند کو کم فرما سکیں ان ہذا الشی عجائب اللہ اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہ ہم یہی خبر ہی
 رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم بسم صرف تسمیہ ہی میں بہت فضل و کمال و جہل و علم کمال جاوے تاکہ
 ہر ذی علم پر ہر سوا مسراع قیاس کن رنگت ان میں بہادر حقیقت و نحو حدیث فیہ اور و کا مذاق و سوق
 مقال اہل حدیث شکستہ ہو جاوے اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رہی اطفال کتب خانہ کلاس بیادری
 اور جستار سی متوجہ و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس جرات پر خسارت سی انگشت بندان ہی خدا
 کسی کلمہ گوئی محمدی مقرر فضائل احمدی دہان و زبان قلم پر کلمہ فی اپنی مسلم رسول اکرم کی اثر قدم نسبت
 کیونکہ آسکتا ہر اور کلمہ جاوے الحق و ربی اباطل کون سلمان اسکی عنوان پر لکھ سکتا ہر کلمہ تا لکھ ابوجہل
 میر و ان سبیلہ کہ اب کے الہ الاما الخفیظ الخفیظ ایسی بہت متعلق گئی کہ خاص ایسی خبر ہینہ و بینہ کہ
 معنی و تمکین سے منکر ہوئے اور صدق اوسکا صفی قلب سے یقیناً جو ہوگی حتی کہ جس تصدیق رواہ حضرت
 اکبر ہی یا کل سبب ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعا علم و عقل اور مذہب و مذہب کہ وہ ان کی ایسی

ایسے کہ لب القبر کو کہ میں لای کہ کوئی عامی و بازاری کسی ایسی جرات کم کرنا ہوگا یعنی جس جس کے
میں ثبوت و وجود و بدلائل و براین موجود ہے جس جرات اُن کوئی نہ کہیں کہ ان کے دین
ثبوت ہوگا نہیں پایا جاتا کہ تصدیق اُن کے ممکن تفصیل میں تبصیر اُن میں آئی کہ اللہ تعالیٰ
میں کوئی بدیہی مقام قدرت کا نہیں دیکھا پائے کہ سنگ سخت تو نہ شر ہو اور بغیر مٹی کی نہ کسی
کو کیا کہا جاتا کہ قبر یا ہوا خود بخود و شکر ہو جاوے اور لوگوں کی صفی تہ قلب سے نوا اور بیاد رہے
اوسکی ہدایہ نام کا سا ہو اور جانکا ہی کرے اور مستند اق مسلم آئے ثم قست قلوبکم کا ہو جاوے و نعم
یا قبل و یا المحقق المدعو فی جذب القلوب سناؤ نبائی کہ درو خاں بیستی نیست : زاد می دان درو
معرفتی نیست شناسم ہند و بدام ہند و خشن و جمیع المومنین من قبا و القلوب تہ الخشب
جانی ہند علیہ آلہ الحمد قرچہ کہ اکثر عوام سپہا اُس سالہ کی سبب باد و پیرت میں سرگرداں چاہ فصلت
و ہلاکت میں افتان خیزان پاجاتی میں آسلی یہ پیچ میرزہ کہ استیلاعت اوسکی رد اور مجاہد دینی
استعداد خدا واد البتہ رکھتا ہی بخوف مسئلت روز عدل و داد نظر حسیات عوام عن السیئات
والاثام و الفساد مہر سکوت دُعاں و زبان قلم پر علی الخصوص اُس شان وادان پشور و لوخیان میں بیشک
ترک و جب جانتا ہی سو شخص بدیں ایمانی اعلان حدیث و روایا ثبوت معجزہ مرقوم رسول سبحانی کو
کہ کتب حدیث و دیگر نسخہ میں بڑا اثر و نگار موجود ہیں مع جوابات پیرا و وساد میں منکر صاب ہوا کہ اپنی
او پر لازم کیا اور اس شان میں روایات منتشر ہو مجتہم کر دیا اور نام اسکا صیانتہ العوام عن السیئات
والاثام اور نقب اسکا سیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکب یا الہی قبول کہ اسکو اور
سرگرد و منکرین کو جمع توابع اور لواحق کی توفیق فریق اور بابت نصیب کے اور سو عقیدت سے بجا
دی اور تمام مت نبوی کو انکار و بجزاۃ سی محفوظ و مستنون کہہ انت حسبا و نعم الکیل اسی ہر ایسے مسلمانوں کو
اسکے تحریریں بجز افادہ عام کے اس نام علما کو کہ خطبہ کی غرض اور غایت اخبار و نمائش علم و فضل

کی نسبت اسلامی نظر برکت جیسا کہ بیان آ رہا ہے حتیٰ انوسع حد تک لکھتا ہے اور جہاں عبارت عربی
 ہی ترجمہ اور مسکا ہے اور وہ میں انشاء کی ہے اور وقت نکات علمی سے کمر چا پس پڑائی خواطر عوام
 در گذر مقصود امید ہے ہر صاحب نظر سے کہ بفحوا مقال ہدایت اقبال لا تنظر الی من قال انظر الی
 ما قال اس پیچیدہ پر کچھ خیال نفرا وین جس جس کہتا ہے معتبر لا حقیر الہ ویتا ہی بالقل عبارت لکھتا
 بنو بلا خط اور تطبیق عمل میں لا وین اور بعد تحقیق و تحقیق کے عسادی و کا ذکر کہ حسب تحقیق یہ عایا
 فرا وین اور اگر احیانا مقتضای خاصہ انسانی کہیں سپہ و لسیان اس ضعیف البیان سے سزد
 با ویر تو ازراہ غور و کرم معائنہ فرا وین اور اگر گنہ گار کو بدعا خیر خاتمہ دین لا وین اور شافعی
 اس عباد کے محض اتیانہ نہضات ہند سے جیسا کہ کہیں کہ دور و قریب قیامت کا ہر عوام بچار
 تو ایک نظر خواص ہر ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہیں کیونکہ خود کو کتاب پر نظر نہیں اکثر مشغول رہتی ہیں
 استحصا دنیا میں جہاں کہی حدیث و تفسیر درست و نام درست حوالہ دید یا غریب ہو کہ کمالی میں اور غور
 آجاتی ہیں المختصر نظر اختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کے مقدمہ میں علی سبیل الاحمال اثبات
 وثبوت ہر اس بات کا جو فضیلت اور معجزات پر پیریمین جدا جدا وہ شبہ ہی غیر ہر عام جم
 ہو بلکہ زاید اور بالغ ذرا و نسی بائبل میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نفس
 رسول اکرم کی مع رفع شبہات متعلقہ محل اور تنبیہا کذب بیانیوں منکر صواب بہادر باب دوم
 رد ہی اون و دوسات و شبہات کا جو خاص منکر صواب کو عارض ہو میں اور انکو بدلائل لا طالیہ
 فرما ہو میں اور کشف ہستار و سفسطہ بازیوں اور غلط اندازوں کا جس خاص عام ہو میں آتی ہیں
 مقدمہ مہر اول اجمال اتنا جانا چاہی کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ ہی کہ جو تفصیل و معجزات
 اعلیٰ پیغمبر کو حق تعالیٰ نے اور نے فرمائی وہ شبہ ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اولیٰ المبعوث اور خالق
 بالاتر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہے ہر علمائے حق نے

فی حدیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معتقد و میں بہری بڑی ہیں اگر وہ اس جگہ سے نقل کیا دین
 ایک بطور مرتب ہو بہری کا حقہ تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے نہ اشارہ صحیح بخاری و صحیح مسلم
 وغیرہ کتب صحیح سیئہ کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ شہار بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح امثال ان مضمون کی بہری حدیثیں ہیں کہ ان سے بعد
 فضل محمد علی الانبیاء و علی اہل البیت علی الانبیاء و البیت الحدیث انی فضلت علی الانبیاء و البیت الحدیث اور ان سے بعد
 آدم الحدیث اعظمت خصالہ علیہ السلام قبل الحدیث ان سے بعد یعنی تمام الاخلاق و محاسن افعال
 وغیرہ تاکہ ان سے ہر شخص کیسے ہو اور بیشتر تلاحظہ سے انکی ظاہر ہو گا کہ کس کس طرح کی فضیلتیں اور معجزات
 اپنی حضرت بیان فرماتی تھے جو کہ انکی پیغمبر نہیں تھے لیکن بیشتر کلمہ اکثر نہیں تہی شاد کرتی تھی
 یعنی حضرت کو ان پر گویا ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی پر زیادہ بالا مرتبہ
 رکھتی تھی المتحضر کہ یہ امر اجماعی منصوص ہی ہے کہ جو معجزات انکی پیغمبر نہیں تھے ہاں حضرت میں معجزاتی بل
 اشیا زیادہ تھی سو حقیر مواہب لدنیہ اور خاص شفا فی قافی عیاض ہی میں سے نقل کرتا ہوں کہ یہ دونوں
 کتابیں شکر حسا کی نزدیک ہی موجود ہیں اور انکی بہت مقبر میں بلکہ بیشتر انکی لغات مفصّلین سے اکثر
 سی روشن ہے کہ انکا قول آخر تکو بہت مقبول ہو گا سو کچھ قول الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص
 رسالت پناہی قریمہ تراب اول میں دیکھو گی کہ خاص مواہب لدنیہ میں ہی یکمال تصریح و ترجمہ و تفسیر
 کس و روش سے موجود ہے لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری ہے کہ جو کہ حاد و راجع ہے تمام مطلوبہ
 مقصود کلی کو دو تو میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دونوں شاہدین عادلین مقبولین مشک
 صاحب اجماعی ہی کہ درحقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوص ہی وسطی اثبات اور ثبوت تمام
 متنازع ذیہ کے جسکا ہی جا ہی لکھی مواہب لدنیہ میں موجود ماخص نہیں بشی من المعجزات والکرامات الا
 ولبنیا کما نصو علیہ اور شفا قافی میں بایں الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند بنینا مثلہا

او ہوا بلوغ سہوا و قد نبہ الناس علی ذلک الحاصل کہ جس جہ سے جوہ اور کربست ہی ایک ہی خصوصیت
 ہی وہ سب ہمارے ہی گئی ہیں یعنی اوس نام مشہور کیا ہے ہمارے بغیر اور امتیاز و خصائص کہتی ہیں کہ اس
 نص کی ہی سب علمانی اور مثل معجزات ہر جہ کی یا بغیر تراویست ہمارے بغیر افضل بغیر ان بی شک اگر
 تو نہ تو میں کائنات شہوت مفاسد میں افسانہ ہر کلی خصوصیت اجماعی کہ نقش خاطر صفا منظر اپنی کہتا ہے تو
 سحر و کسی بغیر کا صحیح اور مسند یا ناہی بیشک و شبہ ہے چون و بصر بغیر کسی سند اور ہستہ لال خاص اور
 معجزہ کے خاص ہمارے بغیر ان کے لئے صدق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازماً ہی ہر جہ کے اسکا
 اسکا فی نفس ایمان اور خفی اجماع ہی اور لیت و عمل اس میں وجہ تر ہے خطر اعتقاد ہی اس کے ہر
 لازم کی نسبت کو اس کی کو کسی دوسرے کہین ہوا اور اعتقاد وہ اور اعتقاد اس میں یہ سقیمت استغفار اور استغفار
 لازم جان اعداوت مندرجہ صحاح اور مصرات مواہب شفاء و غیرہ ملاحظہ فرما لیں اور سوچ لیں کہ قطعی نظر حد
 دروایا آیت الہا اول کے کہ خاص ثبوت نقش قدم سارک اور نقش غلغلن بلکہ نقش سیم خیرنگ خاص مواہب
 میں ہی یا دین اگر بالفرض اتھندیر کہے کتاب معتبر میں خاص نام نامی رسول محمدی ہی باقی یا نفس
 کسی صاحب یا راو غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی بیہود و افسرانہ نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اذکو
 ضرورتی ضروریات ایمانے کما نصوا علیہ دعا کہ ہم بغیر محمدین و نقیب دین اس کثرت بتخصیص
 مقبول رقم فراقی میں کہ مرتبہ شیوخ نمایان ہو کر اتون کے نام تو ہم ادنین میں بتلادیتی ہیں
 اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کے یا باب اول میں ملاحظہ فرما لیں اور غور فرمائیے کہ یہ
 اصل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہر معنی میں تھات اسکا صالحہ سی میں
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں و نیز ہر صاحب ہر ایک یہ معتبر منکر صاحب شیخ عبدالحی
 محدث محقق مسلم نبوت شیخ جمال الدین سیوطی جسی اسکا صاحب سیر شامی امام آثار جامع
 روایات حاسبہ صنفی برصنفہ غم من منکر صاحب سے لکھتے ہیں امام ابوکر مرہے شامی صاحب موطا

ہو کہ بر چند معقولات مفصل باب اول سی تفسیر تمام خواص عوام اہل ایمان کی قربت خاص ہو جاوے گی
 لیکن نظر یہ محض اشک بعضہ جتنی امثال منکر حبیباً و چونکہ مشرق طریقیہ معقولیان است لہذا اہل ایمان
 ہی کے لئے مسل رکھتی ہو اور داخل در معقولات دیتی ہو لیکن ان کے لئے کہ وہ عقولیم اوس شکل ہی ہے
 جو حد نام و بر این مالا کلام ظاہر کرتی ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین اور متقون خاطر اذکی در بریک
 منطق خود کی جو جادو ہمارے منکر حبیب اگر کچھ ہی عقل و ادراک نہی نصیب ہو کہ کتنی خود فکر کو کام در این
 ضرر میں خطہ سفر فارغ و عودہ النفس صاحب مواہب منہ حبیب شفا معبودین اپنی اور میر حنفیہ کسیر اور
 ایسی موجب شکل اول بر یہ اشارت کے ثبوت نفس قدیم رسول اکرم کات مسخ وسطہ ہنار و ذہن اشک
 بادین مثلاً معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و اما المنصوۃ و کل معجزات ابراہیم
 و اما المنصوۃ غائبہ لبنا فمعجزہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابۃ لبنا کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین
 باقرار المنکر الغیبیم الایم تحت قول شافعیہ آیات نبیات مقام ابراہیم ویران مدائیکر قول صاحب
 المویہ ۷ ما خص نبی بشی من المعجزات والکرامات الاولیاء کما تصواعلہ اب خود منکر صاحب
 صغیر و کیر اذکی اقران و انوان میں جو عامیہ موجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر
 معجزہ امر قوتہ بقدر نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہی وسطہ
 بر زمین انکار معجزات و سوا عقیقہ کی اور جو اذکی مرض کو اس سے بھی شفا ہو تو یا قسمت یا نصیب
 مصداق ہو چکی مضمون من یصلل یتہ فالہ من آوار ذی استحقاق ہو بشارت و دعا فی قلوبہم
 فرادہم یتہ مرضا بلکہ قابل انداز و خطا ہوگی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا
 فیہا الف و نصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمصابد اعادنا یتہ و جمیع التوسین من
 لساۃ الاعتقاد الی یوم التناد و حق محمد وآلہ الامجاد یہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحسان
 کہ عقل پیکار صاحب الفاعلین نوران کے لئے اس لئے رتبہ عرشد کا حاصل دین ہو چکی ہو تو یہ حال

باب اول ای ہمایو سلیمان ابابیکو چشم دل سے تفصیل حدیث و روایات کہ مستند و معتبر
 ثقات و عداد لیک کر تصحیح کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شیعہ کو پونہ میں اور
 مستند شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکا اسکا انکا ارجلی بدیہیات مثل انکا رکہ و بدینہ زاد اللہ
 و شرفاکی ہی اول سہم ہدہ ہواب لدنیہ مغیرہ القول اور مقبول لقا کہ مستند صاحب سی کہا جاتا
 ہذہ عبارت و ہذا نہ کان اذ اشی علی الصخر غاصت قدمہ فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی
 الہ سند و لفظ بہ لشعر اوفی منشوہیم و البلفاء فی منشور ہم مع اعتقاد وہ جو جو دشر قدمی
 ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التمریل فی قولہ تعافیہ ایات بیات مقام ابراہیم الیہ نعم تعیینہ و انہ
 اشرہ سلمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطنی ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدسیہ حافیہ علی
 و یانی البجا من حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسی فی الحجر سدا و سبعا اذ ضربتہ لہما
 اذ ما ضربتہ لبشی من المعجزات و الکرامات الالہیہا مشککما نصوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
 اشرہ حافری بخندہ علی قلیل فی مسجد بطینہ حتی عرف المسیح ہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ و ذلک
 الامن سترہ اسرار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ صریح الایۃ
 النبی او تہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی حزار ابی بکی کوئی صاحب نصا سبھا
 عجا غاص لہ بدنیہ کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین امجد ثانی کام
 ہی اور کس تو فیض و تعصبات سے تحقیق اس معجزہ کا تباہیات تنوع معجزات ابراہیم موسی و اسم
 و غیر روشن و آشکار کیا ہی جس کے ظاہر و باہر ہے کہ لائق تہجد پیغمبر خدا کی کہ مستند و کثرت شہرت
 اور کس تہ اعتبار رکھتے ہیں علی و سند و توثیق میں اور باور ہی کہ کسی مثال اہم سبکی کم اور ابن خطیب
 اور حقاقرۃ الفاظ و غیرہ جو حرج فقہاء و محدثین سلف و خلفہ صالحین میں نہ مثل نظیری و نظیری اور
 اور سودا و میر و سب سے نہ انشاء سب سے مثال سنہ لکھتے مہر محمد رضا و فضل شہر الخلیلین میں

ہمایو سلیمان ابابیکو چشم دل سے تفصیل حدیث و روایات کہ مستند و معتبر
 ثقات و عداد لیک کر تصحیح کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شیعہ کو پونہ میں اور
 مستند شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکا اسکا انکا ارجلی بدیہیات مثل انکا رکہ و بدینہ زاد اللہ
 و شرفاکی ہی اول سہم ہدہ ہواب لدنیہ مغیرہ القول اور مقبول لقا کہ مستند صاحب سی کہا جاتا
 ہذہ عبارت و ہذا نہ کان اذ اشی علی الصخر غاصت قدمہ فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی
 الہ سند و لفظ بہ لشعر اوفی منشوہیم و البلفاء فی منشور ہم مع اعتقاد وہ جو جو دشر قدمی
 ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التمریل فی قولہ تعافیہ ایات بیات مقام ابراہیم الیہ نعم تعیینہ و انہ
 اشرہ سلمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطنی ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدسیہ حافیہ علی
 و یانی البجا من حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسی فی الحجر سدا و سبعا اذ ضربتہ لہما
 اذ ما ضربتہ لبشی من المعجزات و الکرامات الالہیہا مشککما نصوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
 اشرہ حافری بخندہ علی قلیل فی مسجد بطینہ حتی عرف المسیح ہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ و ذلک
 الامن سترہ اسرار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ صریح الایۃ
 النبی او تہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی حزار ابی بکی کوئی صاحب نصا سبھا
 عجا غاص لہ بدنیہ کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین امجد ثانی کام
 ہی اور کس تو فیض و تعصبات سے تحقیق اس معجزہ کا تباہیات تنوع معجزات ابراہیم موسی و اسم
 و غیر روشن و آشکار کیا ہی جس کے ظاہر و باہر ہے کہ لائق تہجد پیغمبر خدا کی کہ مستند و کثرت شہرت
 اور کس تہ اعتبار رکھتے ہیں علی و سند و توثیق میں اور باور ہی کہ کسی مثال اہم سبکی کم اور ابن خطیب
 اور حقاقرۃ الفاظ و غیرہ جو حرج فقہاء و محدثین سلف و خلفہ صالحین میں نہ مثل نظیری و نظیری اور
 اور سودا و میر و سب سے نہ انشاء سب سے مثال سنہ لکھتے مہر محمد رضا و فضل شہر الخلیلین میں

ہمایو سلیمان ابابیکو چشم دل سے تفصیل حدیث و روایات کہ مستند و معتبر
 ثقات و عداد لیک کر تصحیح کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی شیعہ کو پونہ میں اور
 مستند شہرت رکھتا ہے محدثین میں کہ انکا اسکا انکا ارجلی بدیہیات مثل انکا رکہ و بدینہ زاد اللہ
 و شرفاکی ہی اول سہم ہدہ ہواب لدنیہ مغیرہ القول اور مقبول لقا کہ مستند صاحب سی کہا جاتا
 ہذہ عبارت و ہذا نہ کان اذ اشی علی الصخر غاصت قدمہ فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی
 الہ سند و لفظ بہ لشعر اوفی منشوہیم و البلفاء فی منشور ہم مع اعتقاد وہ جو جو دشر قدمی
 ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التمریل فی قولہ تعافیہ ایات بیات مقام ابراہیم الیہ نعم تعیینہ و انہ
 اشرہ سلمہ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطنی ابراہیم فی الصخر و طیبہ علی قدسیہ حافیہ علی
 و یانی البجا من حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسی فی الحجر سدا و سبعا اذ ضربتہ لہما
 اذ ما ضربتہ لبشی من المعجزات و الکرامات الالہیہا مشککما نصوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
 اشرہ حافری بخندہ علی قلیل فی مسجد بطینہ حتی عرف المسیح ہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ و ذلک
 الامن سترہ اسرار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ صریح الایۃ
 النبی او تہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی حزار ابی بکی کوئی صاحب نصا سبھا
 عجا غاص لہ بدنیہ کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین امجد ثانی کام
 ہی اور کس تو فیض و تعصبات سے تحقیق اس معجزہ کا تباہیات تنوع معجزات ابراہیم موسی و اسم
 و غیر روشن و آشکار کیا ہی جس کے ظاہر و باہر ہے کہ لائق تہجد پیغمبر خدا کی کہ مستند و کثرت شہرت
 اور کس تہ اعتبار رکھتے ہیں علی و سند و توثیق میں اور باور ہی کہ کسی مثال اہم سبکی کم اور ابن خطیب
 اور حقاقرۃ الفاظ و غیرہ جو حرج فقہاء و محدثین سلف و خلفہ صالحین میں نہ مثل نظیری و نظیری اور
 اور سودا و میر و سب سے نہ انشاء سب سے مثال سنہ لکھتے مہر محمد رضا و فضل شہر الخلیلین میں

Handwritten marginal notes at the top of the page, including the phrase "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful).

سید المرسلین پی بری محمد بن ابراهیم دین و دین است خواه نظم من بکین خواه مترین قول ادا
مقبول اهل ایمان ہی اور ہی دیگر دنیا جاتی کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول شکر نقش سیم
سبب بغل من صا بودی است کہ لیف تر ہے معجزہ ابراهیم ہی و مصداق ابغ من صا صبر و شفا
قافی عیاض نمایان ہر پر شصف کو چاہیے کہ بہت بازی یا افزا برداری شکر کے فور کر کے کہ منو
ہر من بمقبول چند کتابوں کے خاص اس کتاب کا نام ہی فشب خدا کا بدین مضمون لکھتا ہے کہ معجزہ و شفا
ہنرین ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگر کچھ دم
یا صغفہ غیر مراتب ہی نسبت تجریر صاب ہو ہیے لکھتی تو کون موندہ بڑا تھا کہ کچھ
گردہ کثیر مدین ہم چھپا ہوا ایک نامعتبر کہ یا تو کسے زبان بکڑے لیکن چونکہ وہ صاحب دم
توت بلکہ بدم و بد و خاص بتبریح نام نہ ہیے رقم فرما تو اب ایسی مدعی علم تک کڑا اور
ہی بخیر اثر استحال اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کہا جاوے کہ انکا معجزہ تو اثر ہے استحال کا اور
انکا دم موت و وجود در کتاب مقبول مرقوم جلوہ معجزہ رسول ہے کہ اگر ایسا انکا معجزہ نقش قدم
قلب پر نقش ہے اور قلب بر نسبت تصدیق اسکی پردہ چڑ گیا چشم ہیے از سر تا پای بصیرت
تو نسبت چشم سے پر ہی پردہ چڑ گیا مرتبہ گورا دروا کا پیدا ہوا کہ کتاب مرقوم من مضمون خدا
اصلا و کہلا ہی ہی نہ دیا اسد اپنی حفظ و امان میں رکھی مضمون آیہ ختم ہند علی قلوبہم و علی سمعہم
علی اعباد ہم غشاوہ کا مصداق گویا ہمیں ہو کر نمودار ہوا ہی خدا کری یہ عذر پیش کریں کہ سہو
سے اس کتاب کا نام نہیں لکھ دیکر درج ہو گیا لیکن عند العقاب یہ عذر لنگ قابلیت درج قبول کے
ہنیں کہہ سکتا کہ جو جواب میں خدا و اشاعت کیا فرما دین گے بلکہ ہم کہتی ہیں کہ یہی کتاب
از اہل زمین کہ او سوقت ہی بصیر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض التقدیر تیرے خط
خدا کا تمام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحال ہنیں خافہ و تیرا

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the discussion or providing commentary on the main text.

اور اگر تعبیر دیکھی کہ کتاب مرقوم کے نام لکھ دیا تو اُس میں جرات عظیمہ ہے اور اس پر اس حال سے خالی نہیں
 غرض ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا اور پہر کہتے ہیں کہ کیا کر نیچے اور گناہ ہی بہتانا اسے طبع لکھ دیا
 ہی کما سیر تفصیلہ فسوس صدہ فسوس با اینہما کے فضل اور علم فرموسیت کذوایا اور پر دریا
 منجبرہ مخبر صادق مرکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان بذالشی عجب فاجعہ دایا اولی الالباب سل
 ایسی ذی صفوت کے اور ایسے صاحب جرات کی صفہ ای صفوت آیت مثل الذین حملوا التورۃ ثم لم
 یحکووا کسل الحمار یحمل اسفاراً اور ایشا و شلم کسل اندی استودقنا را دوسری حضرت محمد راوی
 جامع المعجزات میں لکھتے ہیں کہ ماشی علی الحجر الاکان تحت قدمیہ ترکھا کے من الی کہ صدیق زمانہ قال

دوسرے

لیلة الفاراشتر قد می الدی علی الحجر کما میثی علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرة یعرفون انما
 قد میک یظرون بنا فقال امحر یا ابابکر کسمہ قد ہب الان ربنا ذون ہد تعالیٰ ہی بہا یوسلما فوجدنا
 غور کرد اور دیکھو کہ صفیہ ویم میں رسالہ منکرہ کی صفہ ہی کہ کسی ایک صالی اختیار یا نغین اسے
 باسنا و ضعیفہ ہی یہ معجزہ ثابت نہیں ہوا پہر سو جو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کہ کہنا چاہتی
 معلوم حضرت ابابکر صدیق فرمسی زیادہ کونسا اور صالی متصف بخیر آپنی اپنی تجویز کیا جگہ
 اور فضل ہونیں شک کر نیوالا موجب ہست جماعت کی سبکی جانتا ہی کہ کون بجاتا ہی اس منکر
 فکر کریں کہ کس جماعت میں شامل رہے یا اس حدیث و روایت مرتبہ ضعف سی ہی کسے کسی اور درجہ سے
 تعبیر کریں حسین کے سیر کا ضعف ہنا وہی نہیں اور اگر بالفرض یہ بات ہو تو ہی اولیٰ کا کذب
 او عارف وجود ایک کتاب معتدین ہر کیف ظاہر و باہر ہی نہیں معلوم ان صاحب کو کتاب نظر نہیں
 تو کذب بیانی سے کیا مفاد ہی بخیر ہلاکت میں دانی نادقیق امت مخبر صادق کے اور شاگرد
 روح سیر کہ ایک کہ علاء الدار معجزہ کے ایک تو بہت ان کہ کسی صفہ سے باسنا و ضعیفہ ہی ثابت نہیں ایک
 کذیبیت صدیق اکبر کے ایک ہیگانا لوگوں کا ایسی دہوکہ سی جس ہزار عام دخاص و اضلا

اور یاد رہی
 سوار دست کے
 تقاسم میں ان قدم
 بعض شایع کہ جبکہ
 فی سبب انون
 برقرار رکھا گیا
 آخری اس

یسری

حافظ حسن دیار بکری صاحب الخمس احوال النفس لکھتی ہیں وہ کان لا یورث فی الزلزلہ وعلیہ السلام
الصخرۃ تحت قدمہ کہ انقل الامام فخر الدین الرازی امیرہ کہ حافظ عام عقلاً اولی الہ فہام
ابن ہم کلام اس مقام میں ہی غور سے تو بدول کو کام فرمادیں گے اور یاد رکھیں کہ حافظ حقیق
بکری حرمی اس وقت غرغوم منکر صاحب کا اور دعوہ اوگنا یا ہنام قایل ہوئے فخر الدین راہ صاحب
تفسیر کبیر کے ساتھ تفسیر ابراہیم کے جو احسن کتابیں اور ادنیٰ دیکھو باز دیکھو کہ وہ سہلی سہکانی عوام طلبہ
خواندہ اس فصل و تفسیر میں جس ہمیشہ جیسا متوراکر دیکھو کہ جیسا کتابت یہ ہے دیکھو کہ جیسا
ابو ہبہ میں کہ فخر الدین راہ صاحب ہی تفسیر کبیر میں قایل ہوئے جیسا حضرت ابراہیم متوطاہر
شہداء الامم دیار بکری کے کہ تحریر فخر الدین راہ صاحب پر تفسیر کوادیکھو جو خیالی جلاؤں کے ساتھ
علاوہ اقمیر معادہ ہرگز یہ غرض فخر راہ صاحب کی نہیں کہ یہ عجیبہ آنحضرت میں نہیں تھا اور تفسیر
نام ان ہند تمام روایتیں چھ باب ویم کے کہ اپنے تفسیر میں مخصوص ہے تفصیل صفحہ اشکے منکر مزید رشتہ
علی من ای فاضلہ وادیکہ کروا چوتھی شریح ابوہریرہ کہ چون برسنگ فی رت ہی پوریت سنگ اشتر
قدم مبارک ان سرور باجوین شیخ جلال الدین سیوطی اوسناد صاحب تفسیر ابیانی کنانہ منوع
فی خصائص الحدیث دیکھتے ہیں واما اور وہ رزین صاحب الصحیح فی خصائصہ کان ادا علی علی الصخرۃ
اشرفیہا جیسی علی بن بران الدین محدث السنن الامیون میں لکھتے ہیں راہ الامام السیّد ام ذکر
امیرہ قدم فی الاحزاب دیت قال فی تائیدہ وائر فی الاحزاب مستیک تم لم یوثر برعل او بطی
رہبہ قال شارحہا وعلل عدم تاثیرہ قدمہ اشرف فی الزلزلہ کان لیلۃ ذابہ الی الغار ای
فلیس کان نہ اشانہ فی کل رمل مستی علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الزلزلہ یعول لای بکر
ضمیمہ قدمہ من الزلزلہ لای نہم اردیہ اختصارہ لیتجہ المشرقون فی طلبہ مسافرین

Handwritten marginal notes in Urdu script, continuing the commentary on the main text. The notes are densely written and cover the right side of the page.

Handwritten marginal notes in Urdu script, continuing the commentary on the main text. The notes are densely written and cover the top side of the page.

Handwritten marginal notes at the top of the page, written in a cursive script.

و فرموده بود در حق مبارک را بروی نبوده و بر سر دیکر اما را صانع است و مردم بهیچ
تیرگی می جویند منتها اهل ایمان خود گویند که کس کثرت می و کس کم تر است ثبوت بخیر و شر
او و خود حضرت علی گنهی کا نشاء خبر برید و پیران غلو کا اثر او بر هر کس است و اینست که اهل مدینه مطهره
ان خلق من سلف کس تفصل می خود می بخیر است و بدست این معبودان منکر حق کی عقل پر کرده و بگویند
حس با کل جاتا باشد و می بینم امام علی بن بران الدین سیر مرقوم انصدین یکی می بینم
الامام ابی بکر العزیز حیث قال فی شرحه لوطا فاما ان فخره بیت المقدس من علی است
فانها فخره شعاعی وسط المسجده الاقصی قد انقطعت من کل جهة لا یسکنا الا الذی یسک
السماء و ان تقم علی الارض الا باذن فی اعلا من جهة الجنوب المبین کعب البرق و قد
من ملک الجهة لیسبت و فی جهة الاخری اصابع الملائكة الی ان سکتها لما دلت من تحتها
التي انقضت من کل جهة فهي معلقة من السماء و الارض و امتنعت لهیتها ان ادخل من تحتها
لانی كنت اخاف ان تنقطع علی بالذوب ثم بعد مرة دخلتها فرأيت ابو العجا بتمشی فی جوارها
من کل جهة فترا منقصة عن الارض لا یصل بها من الارض شیء و لا بعض شیء و بعض الجهات
است انقضت من بعض سمو لهوس ابن خلیف که محدث جلیل بقدر من این قصیده که من قبر
جانب من غیره که باس پرتابها و کذا که لا اثر شکی از اثری و الفخر قد غاصت به قدماک
سمر وین صاحب قرة المناظر که علمای کبیرین می بگویند من ظلت بطن لیل که انظرو
کما كانت تمن النعلیه الجلامه جس بود که حضرت کی فعلین کا نقش تهر بر روی جو طبع تر می بخیره
قدم بر ایچ می که با بر نه تها او را بقی می میضون مصر جوب اندیشه بگو منکر صا اثار وین
بر کتاب فتح المتعال من شمس شیخ الحافظ المحدث سید الشیخ محمد بن احمد التوکی المصری است
ال و روان الزمان لا یقع علیه و لا یراهن فی التسمیر لا و لکان اذا مشی لا یراه اثر فی

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the text or providing commentary.

Handwritten notes at the bottom right corner of the page.

فی الزل و تو شرف قدر الشریفہ فی الصخر الجبلہ و خود لک فاجاب نعم ینزل کما صاحب فتح المتعال
فی کہ سوال کی گئی شیخ حافظ محدث سردار سیر شیخ محمد خلف احمد متوفی مصر شافعی کہ آیا وارد ہوئی
یہ بات کہ نہ بیٹھتی تھی کبھی آنحضرت پر اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطی حضرت کی سایہ سورج میں یا نہیں
آیا تھی آنحضرت کہ جو کبھی چلتی تو نہ دیکھا کبھی تیا نشان قدم کا ریت میں اور اثر کرتا قدم تیرا
پتھر سخت میں اور نہ اس کے پس جو ایسا شیخ کی کہ ان یعنی نہ کبھی ٹپتی تھی نہ سایہ پڑتا تھا نہ
ہوتا تھا ریت میں اور نشان ہو جاتا تھا پتھر سخت میں بلکہ او بیسیوں میں ریت ابن سبع کے
بیسیوں و ایٹیا پور کے اور الکیسویں سوا اندونو کی اور شکار کرنی چاہتی کہ شیخ مذکور
اپنی جواہرین یہ بھی فرمایا کہ ردی ابن سبع و الیشا پور وغیرہ اور دربار مجدم وقوع دبا و عبد
رویت طفل بقصد میل علت حکمت او کی کہ ذکر اسکا پس جگہ مورطوط استغنی عن البیان شیخ
مدوح فرماتے کہ و ردیا ایضاً ما ذکرہ اس ایل نیاننگ لکھنے میں و ناشر فی الصخر البقاء
لاشرہ التلویق و اشارۃ الی ان الصخر لان خلاف الجا حد و ممن کفر و ولم یتبعہ انتہی
الحاجۃ بابیسویں شیخ عبدالحق محقق مارجین لکھتی میں بسند ابو نعیم کہ روایتی محتوی
سنگ جو کہ اصل منشا ہی اثر کا چون در آمد آنحضرت غار راہیل گردانید سر مبارک خود اسکو
سنگ تا پہنان کند متخص در ایس نرم کرد خدا استقامت عظیمہ یاد رہی کہ پہلے ایک مقام میں
بلغ تر بنو معجر آنحضرت کا کہ آپ کی سر و پا بلکہ نعلین میں بغلہ مصرتہ لکھ کر لی تھر نرم ہو اور
ابراہیم کے لئی صرف ایک مقام میں فافہمو او تذکرہ و ایضاً بسمری حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین
دمشق معراج جسم میں لکھتے ہیں ثم توجه نحو صخرۃ بیت المقدس و حاکما فوجد من جهة الشرق
اعلاماً واضطربت تحت قدم غیا ولانت فاسکنتھا الملائکہ لما حرکت و طالت انتہی موضع الحاجۃ
چو بیسیوں ترجمہ وفاء الوفا میں یہ بیان فضیلہ مسی نے لکھ کر ہی عبارت فارسی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten notes at the top of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and other religious text.

مطری گفت که نزد این سجد انار است نزد و از جبهه قبله که میگویند اثر هم بعد از آنست و
در غری اثر هم بعد از آنست مبارک آن سر است که بر آنجا کلمه که در بر سنگ دیگر آثار انگشتان است
که مردم زیارت آنها تبرک می جویند انتهی یکسینون پیر شیخ عبدالحی محدث مزاج من یکتو
مین اگر نرم کرده شده بر او داد و نرم کرده شد سنگ سخت بر آن انگشت انتهی جمیسون
این جوهر کتاب و فدا مقبول منکر بهار من یکتو من قال ابو نعیم الی قطلما دخل رسول الله الغار

ماله الی الجبل لیخفی شخصه عنهم فلان شد الجبل حتی اذ خل سبه واستتر و ج الی جبر من جبل
فلان حتی اثر فیه بزاره و ساعده و ذلک مشهور بقصده الحاج ویرث و عادت صخره

بیت المقدس کبیته العین فریطها دایره و الناس طمسوا بذاک الموضع التبرک الی
الیوم بقیة اس جگر پیر هم یاد دلا دینی من که منصف با خبر یاد کری او و یکتو که مثل بود انتی
که اس کتاب کی نسبت بهی تدریس اثر او منکر بهار و کام فرما گئی من نقل عبارت او گئی من جوهر من
منوی که حاشیه بر آن کتاب کی یکدیگی او عبارت مصرحت کتابی بن جوهر که که السیاق و تفصیل
معجزه الاله سنگ کویر محقق ریت کتابی اصل کتابی کوئی منصف تطبیق دی پیر روح منکر
اوس من یاد کرنا چایه جیکه که ایسی ذی کردار بوجبت قرآنی او احادیث حضرت رسول
کر و کار حتی بنو سنا یکسینون حافظ عبد الله مشفق حق کتابی او الا نوار من یکتو من

اگر کچھ پیری پاس شیعیان یا یک منکر که بود تو عرق شرم من دوتا چایا او پیر کچھ لفظ انکار اسر
معجزه رسول کرد کار کار زبان پر آوی بر صلا ایمان کو لازم کی غور سے اس فطام من جنفی
ارشاد و ایداکو بنو و یکتو ده پیری و اما معجزه اثر قدم النبی علی الصخر فقد بلغت عند سلع
الشیخ لعل المنکر لم یظفر الی کتب السیر احوال خبر البشر انتی یعنی حافظ مودع فرما من
معجزه و قدم منی کا تحقیق پوچھا ہے نزدیک پیر حایو یعنی شہر کو یعنی ارس مشهور و محبوب است

Handwritten notes on the right margin, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and other religious text.

Handwritten notes at the bottom of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and other religious text.

مکر غفلتی زمین نظر کی طرف کتب سیر کے صحیح حال خیر البشر کی اہل تائیسویں پر صاحب رحمہ المتعال
 لکھتی ہیں قدرت بحضر محروستہ بسترہ سلطان المرحوم ابی نصر قاتیبائی الحمزی رحمہ حجۃ الہ شرفہ
 یقال ان اثر القدم النبویہ والناس نیرو ونہ و قدر او البرکات ^{لوقیہ} ^{محمود بن محمد بن} ^{الغزالی} ^{الغزالی}
 خلاصہ لکھتی ہیں عن قاسم القطر بنی ان معجزہ اثر قدمیہ علی الصخرہ معجزہ بابرہ قد انتہت الحقیر
 فی تصانیفہم من الشکات و ما تکلم بعض الجملہ الا عوار المتعطل علی عدم ہندہ المعجزہ میں فرط
 جملہ و عدم ممارستہ بر وایات الحدیثین الماہرین للایات والا حادیث والروایات انتہی تائیسویں
 سعید بن منصور دلائل النبوة میں لکھتی ہیں یعنی راویت اہل اربین مرقومہ القصہ مروریہ حب
 فتح المتعال ساتھ اس یادتی کی جو قاجاب نعم را عادیہ اسکا عبث اسلی ضر زیادتی لکھی جاتی ہے ہی
 و اقبل ان ظل جسدہ کان یرفی الشمس لم یوشتر قدمہ الشریفیہ فی الصخرہ قول لا یقبل الفحول بالقبول
 وان قبلہ الجہول ^{شرف الدین} ^{ابو عبد اللہ} ^{فاضل} ^{قصیدہ} ^{نہر میں} ^{لکھتی ہیں} ^{ادبتم} ^{التراب میں}
 قدم لات حیاء من شیبہا الصقوا یعنی یا ساتھ جو منی مٹی کے قدم انحضرت سی نرم ہوگی ان
 رو شرم کے جلے اوس کم پتہ اور اسکی شرح منہج یکدین شیخ ابن حجر مکی جو لکھتی ہیں منکر سجاد کان
 لگا کر سنیں یہ عجائب شیخ فری تہ بذلک علی انہ یغنی لک ایہ الخافل ان شیخی من حی الغفک باجا
 ایک لائیک اذ اعلمت ان الخیر الا صم شیخی منہ لا یقی علی صلابتہ مع مشیہ علیہ فشق علیہ صلابتہ
 فلان لیسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان یقی علی فی لغتہ مع علمک تحلیل اوصافہ
 تم بذالذی ذکرہ الناظم وغیرہ من تکلم علی خصایصہ لکن بلا سند و عبارتہ لیس فی خصایصہ
 و ما اور وہ زین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذ اولی علی الصخرہ اثر فیہا انتہی
 یعنی تہنہ کرنا ہی صبا قصیدہ ساتھ اصلی او پر سبب کہ تحقیق لایق تیرے ہی غافل کہ شرم و حیا کی تو
 اپنی مخالفت کرے ساتھ اسکی گمائی طرف تیری نشانی کہ جستہ جان یا توئی کہ تحقیق نہر سخن شنو حیا

[illegible]

سی قریب ظاہر ہوتا ہے قول شارح میں سی ترخیم کر کے نقل کریں اور تفسیر حیات صاحب مواب
 وغیرہ میں شیخ اہل صحیحہ صمد سیما تصدیق حضرت صدیق اکبر تک کو پیشیت رکھ کر دعویٰ معجزہ
 مرقوم کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار کہیں فاعبر وایا ادلی الایصار دوسرے نسبت دینی زیر نگین بار
 مونیث مبتین معجزہ معجزہ صادق کو خود شجہہ باز ہی منکر کی کچھ عین عین منظر اسوۃ جانبین کو
 یثبتی کو باجواب رد کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تفسیر کے
 تہی کما یشہد بہ کتاب اللہ العزیز المنان اکتھ اللہ علی حسانہ قد جعل لانی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
 یا یہ کہا جائے کہ ای کچھ کہنا منکر کا منظر صداقی المرء یقیس علی نفسه یا وہی کہ ترک عبادت
 حسب عموم منکر اصلاً مفید مطلوب ثبت نہیں بلکہ عبادت مذکورہ یادہ تر مثبت عامی مثبت ہی کما
 سیطرہ تقریب علی الفطن اللیبین چونکہ مثبت کو صرحاً مشکذاً منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرتی تھی اسلیٰ صرح
 اتنی ہی عبارت ضرور بیان کر دی ہو مگر ناظران با بصیر پر ہوید ہی منکر یہاں ایک مگر قول شارح
 سی ذکر کیا اور رد ویا مگر احسین کہ سند معتد ہی پیشیت رکھا اور اصلاً مضمون لا تلبسوا حتی بالباطل
 ولتکتموا حتی وانتم تعلمون اندیشہ نکلیا تیسرے صرح اس کلام شارح کو حسین کلمہ لکن بلا سند ہی جسے
 دیکھ کر آپ مہیوت ہو ہیں سند انکار اور مفید منعم زعم کرنا صاف اقرار ہی خیانت رکھی یا انظار
 عدم بلوغ مقصود ورام کلام شارح اور سند عدم ہمارے ہی اطلاقات و معانی کلام جہاں
 علماء حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کرتے ہیں اور محض سواہر محض علماء میں بلکہ اس بات منقولہ
 میں ہی یہ خیانت کاریسی باز نہیں آئی کما ہوتا ہے علی طری عبارتہ المنقولہ و منقولہ المرقومین
 المنسوخ الصحیحہ بالجملہ کہ فی مقولہ شارح بہر طریق قاطع پنج انکار منکر ہی نیز حسنہ
 اس کو جو بات کثیرہ بسط و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجائب مقصود اختصار ہی اسلیٰ صرح
 چند و جب مختصر سی کہدیتی میں منصف غیر تعسف نفی نظر آرہی تو واضح ہی منکر ہی محض جو کما

بجای بلا سندی است و در اینجا چنین که مقتضای امر است که می باید از سبب استیاضه عدم ظهور در معاد است
 و قوه بی یادی است از استخوان استخوان اگر شکر در بی فیم و ادب که کلام مذاتاً تو می کشد من معجزه که شکریم شکر
 مستند بابتنا اول بیان لاتا اول وجه تو هم بودی که عبارت بود از معجزه کی سلطان را به مصطفی جبار
 طای محضین بکشتی من باین علم کلام و اصل بلاغت و معانی استیاضه کی نکات و باریکه نکات پادشاهی مختصر که
 کلام شایع است که شکر من و سلطان را بر بی معجزه مستند بی کیونکه ده ذکر ناظم و بعضی اخبار که بلا سندی
 کتابی نه اصل معجزه که او را می یابد که بی عبارت ماقبل و مابعد که استیاضه فی الوجود نشانی شکر می شود
 کمال خود است و اما در حدیث فیم که باری من ترانی می گشتی من اعجب العجایب که شکر کلام بلا سندی
 ایسی بود که من گفتم که انکار معجزه کرنی علی اگر کلمه غیر ثابت زبان شایع می نکند تو خود حساب اعجازی
 شکر بود که مذات این کلام که بهتر مصطفی می شد من پر بود که ایضا یعنی بالغرض اگر لکن غیر ثابت است
 کوی محقق بکتاب بی معجزه حدیث و کلام اصل حدیث نقلی که کلام بنین در با سکتی شکر بود هر تفسیر مع
 بین الروایتین الصیحتین المتضادین شاید و یکبارگی بود که ایسی مقام من تو بنین کلام که بلا سندی
 صدقین و صلی که دیتی بود که با بحار حرف لکن بلا سندی تو اظہر اگر غیر ثابت است بی خاص نسبت بحیث و
 معجزه و قوه بود ثابت است انکار شکر مرد و دوتا اگر شکر مقدمه او را تمامه شرح شکر السعاده که شکر بود
 و یکبارگی است و سبب بی بود که به وین هم جزو اللطوفه من نظر بر باب شوری عبارت مقام حیات
 خاتمه کی نقل کردی من بداند شکر منصف ساحه است بعد از تقدس رین تمهید بسیار تو نقل نمود و بلا سندی
 زود است و در مقام انتقاد آمده و تظلیه بعضی ازین قوم که متوکل برین باب کرده جزو الاعاوش
 جرح و طعن نموده است بعضی حکم معجزه است که ده و بعضی بعد ثبوت و بعضی حکم بر وضع و افتران نموده و
 بر بعضی خطره و بطلان کشفه و بحال آنکه دران میان احادیث است که در کتب معجزه مذکور است
 و زود گرای تمام درین انقضای و محذوفین بقبول و ائمه نقد تمسک و احتیاج دران نموده سلطان بیان

نه عبارت
 است از شکر

٢٥

باب طایفه در وادی حیرت و وحشت اندازد اما حکم بعد صحت بحکم اصطلاح مخدوم چند ان عبارت
ندارد و صحت چه حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ است جمیع احادیث که در کتب
مذکور است حتی در این بخش کتاب آنرا صحیح گفته گویند بمطالع این حدیث است بلکه قسمیه آنها بصحاح
با اعتبار تعلیل است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن و
و غیره هر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده ذکر آن نیست اکنون که شیخ
نفی صحت از حدیث میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته
است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شرط صحیح که انداخته باشد موافق آنچه از بعضی
درین با نقل کردیم و قولی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح غیره بود یعنی در حد ذات صحیح و
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس بر دوام صحیح نموده بایان
برد و عبارت که صحیح شده و بصحت نرسیده یک معنی بود بر تقدیر در حدیث چند ابو حیرت
وحشت نبود اما آنکه می گویند ثابت شده و بی ثبوت نرسیده ظاهر در حدیث درجه دوم است که حسن است
و غیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تقاضا ویر تواند که مراد و نفی لفظ حدیث بود و
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی ثبوت نرسیده بلکه آنچه بی ثبوت رسیده لفظ دیگر است متضا
مخدوم درین باب پیار رود و باینکه تغییری که در لفظ رود و در احادیث دیگر خوانند الی آخر
اورپی محقق محمود بود فاصله لکته ای یحیی آنکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بوجود
و دیگری بحرف و یکی در کتب دیگر کرده پنداشته با جهل که کرده و یکی که او را دست داده
باین نیز مثل این اختلاف راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماعه حدیث را تضعیف نموده یا نسبت
بوضع کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانند و اثبات نموده این بر متعین و محض حدیث است
نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب با علو و افراط دارند و بر تعصب

الحجج را وند ما ندک تو محی تو شایسته کی نیست تو وضع کنه و بران بسا و نه باید تسلیم برین بری و اندک المان ها لا که آن اهدیت ازین فصل نیست که قدیر به خطایان است و ما ندک
دند و نه مخالف کنه با جماعت و نیست و نه بی نیست بر وضع آن که در حکم همان بعضی مردمان و این نیز بخار و نه و الاط و یکا و در مصدر غایت -

سنة ۱۰۰۰
در شهر کاشان
در روز پنجشنبه
در ماه رجب

او که را که کیفیت او را به تفصیل بنویسم و تمام مقدمه او را تمامه یکی هزاران مضامین که منقوش ظاهر کلمات
 که در کتب قد و المعصن و مجتهدین مجتهد بن فیروز آبادی است و این کتابی که در باب انکه الاجماع تجزیه
 صحیح شده و او را به یکی که در باب العیاس تحت چیز ثابت شده و او را به یکی که در باب نیلوه خلفه
 کل بر و فاحر حدیثی صحیح شده و او را به یکی که بلا خلاف امر قوسه ما فیطن کو ظاهر میوگا که در قسم
 سبزی ده و ده حدتین برین جوش صحام شده و غیر ملک خاصه صحیحی که بر جوشی که منقوشی و اجماعی
 او یعین بسند استناد و او را به نهی ده و الحقیقه مدح باطلاتی که نامی طوطی بوین او را برین
 که اصول و نهی و نهی تحب اجماع قمار حسی تیوگ کی ان بی گو که تعییر و استعجاب و غیره
 منصوص طبعه کما و سبب ثابت و صرح او و طبعه خلفه کل بر و فاحرین حبت الاجماع خلاف
 ظاهر کما ان المحصر الی ملو کما است جماعت بران جماع کرده که کتب عقاید آنرا ذکر کرده و آنرا از علایق
 سبب جماعت نهی نهی بر علایق آن فرد که عسل نام نهی نهی کند و باجماع این قطعی شده و یقین
 و با مدوئی صحت حدیثی است و از صحت اجماع طوطی نهی او را به تفصیل نیست لکن یکی کی
 محکم الی حد واحد روح لی یکی که تفصیل یکی کی موز تطول و اشیای نام عبات خاتمه مرثیه
 انصاف بر شایب او را به سکر که خوبی مکرر حاصل مرثیه طول کلام مختصر آری که صیغه صرح و حق و مدوئی
 میا نیست اطلاقا صحیح شده و وصحت نهی نهی و ثابت شده با جهیز مرتب مرثیه مقبول علما به
 و دو ای نام بی سطح اگر اطلاق کرده غایت یکی که محقق ابن حجر سیاح مقصد مرثیه هوتا و نهی
 علما حدیث او را به سبب معارض کلام محدثین مرثیه مقبول یکی که چه جا که با کلام سازد سوئی نیست
 بذکر معلوم که کسی که عدم مذکر مستلزم عدم وجود و سند ضعیف نیست فایده لازم مرثیه علم ملک شریف
 از الحقیقه او ملک بعد و لازم مرثیه عدم تو نیست عیبه عدم ثبوتی فی الحقیقه فایده مرثیه علم
 ان هذا الذی ذکرناه علی طریق بیان ذی الحدیث مکرر صرح و ایروان کو که ظاهر نیست جانی نو

در شهر کاشان
در روز پنجشنبه
در ماه رجب
در سال ۱۰۰۰
در شهر کاشان
در روز پنجشنبه
در ماه رجب
در سال ۱۰۰۰

حق از طرف نامرغفروان و لیکن اسلمی که از طرف کفر و کفر است

چونکه شرم ہی اسلمی بین بیات بیات حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ اس قدر لی سر یا بنکار است
من صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی الحدیث محبت الکا معجزہ اثر قدم اور ہوا نفس نے اندازہ کر دیا کہ نہ کیا گیا
نہ خندق اسی کلمات ہوئے کہ کائنات پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور دائرہ نقض و اعتراض فی فیض دین
نبوی و جالین سنت و جماع کا کتب احادیث و اسل احادیث پر دیکھ ہو نہیں سکتا کہ وہ کافیا فی فیض کباری
اور نہ ہی اس اختراع کو ناجائز ہی میں جو بیہانہ انکار ہر ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماع حاکم پر وہ
مٹانا اور توڑنا چاہتی ہیں انفسور صدقہ من عت مصداق یجا دعون اللہ والذین امنوا و امنوا و یحذرون
الانفس ہم دما یشترون ہو فارق جماع کی لئی دیکھیں کہ حکم ہی کتاب سنت و جماع دوسرے
ہم بطریقہ فہم عام خواص و علوم اولی الالہام تحریر تقریر صاف و شفا سی ہو یا دی صفا و کبار کرتی ہیں تاکہ
حقیقت حدیث فہم ہی منکر یا سب ظاہر ہو جاو منکر یا سبین اور منقوش خاطر رکھیں اگر وہ غور ہی کلام
شامح کو شوشین خاص کلہ بلا سند کہنی ہی ہی نظر بر عباد مستندہ بالعبہ کہ منکر مضمر گئی ہیں تو
معجزہ بسند معتد متحقق ہی کیونکہ شرح مایہ عامل خوان تک ہی جاسکتا ہی کہ من بعض کے وسط ہی او
لکن حرن استشا اور واسطہ رفع تو ہم مانی ماقبل کے تو معقول شامح صاف ظاہر ہر کلام اور سوا
اسکی بعض متکلم علی الخصا صری یہ ذکر کیا گئی بلا سند ہی اور بواسطی بسند زرین کہتے ہیں جس سے ف
معنی منکرہ فریو نہ منکرہ دود و ما معتبر ہیں کیونکہ پہلی اسے نصیحت منکرہ خود شامح کے کلام صاف ہی منکرہ
صد ظاہر و اسے حکما تسلیم لیا اور پھر خود شامح زرین کو نشان دیتے جب صحاح تفسیر کرتی ہیں کہ یہ
صاف اشارہ ہی اہل بسند کا اسکی کہ حال زرین صاف عام سبب اسل حدیث پر کاشمیں وسط انہا
روشن اشارہ ہی کہ انہوں نے اپنی کتابیں جو حدیث لکھی ہاں سند صحیح لکھی ہی اور ام و اکام اسل کتاب ہاں
العقب سے روشن ہی حتی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار ہیں ائمہ حدیث میں کہ صاف مشکوٰۃ مثل صحیحین
وغیر ہاں کی کتاب ہے صراحتی اعلم و تحریر پر بغیر بیان سند کی حدیث مردیقل کرتی ہیں چنانچہ

اسی طرح اسلمی بین بیات بیات حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ اس قدر لی سر یا بنکار است
من صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی الحدیث محبت الکا معجزہ اثر قدم اور ہوا نفس نے اندازہ کر دیا کہ نہ کیا گیا
نہ خندق اسی کلمات ہوئے کہ کائنات پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور دائرہ نقض و اعتراض فی فیض دین
نبوی و جالین سنت و جماع کا کتب احادیث و اسل احادیث پر دیکھ ہو نہیں سکتا کہ وہ کافیا فی فیض کباری
اور نہ ہی اس اختراع کو ناجائز ہی میں جو بیہانہ انکار ہر ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماع حاکم پر وہ
مٹانا اور توڑنا چاہتی ہیں انفسور صدقہ من عت مصداق یجا دعون اللہ والذین امنوا و امنوا و یحذرون
الانفس ہم دما یشترون ہو فارق جماع کی لئی دیکھیں کہ حکم ہی کتاب سنت و جماع دوسرے
ہم بطریقہ فہم عام خواص و علوم اولی الالہام تحریر تقریر صاف و شفا سی ہو یا دی صفا و کبار کرتی ہیں تاکہ
حقیقت حدیث فہم ہی منکر یا سب ظاہر ہو جاو منکر یا سبین اور منقوش خاطر رکھیں اگر وہ غور ہی کلام
شامح کو شوشین خاص کلہ بلا سند کہنی ہی ہی نظر بر عباد مستندہ بالعبہ کہ منکر مضمر گئی ہیں تو
معجزہ بسند معتد متحقق ہی کیونکہ شرح مایہ عامل خوان تک ہی جاسکتا ہی کہ من بعض کے وسط ہی او
لکن حرن استشا اور واسطہ رفع تو ہم مانی ماقبل کے تو معقول شامح صاف ظاہر ہر کلام اور سوا
اسکی بعض متکلم علی الخصا صری یہ ذکر کیا گئی بلا سند ہی اور بواسطی بسند زرین کہتے ہیں جس سے ف
معنی منکرہ فریو نہ منکرہ دود و ما معتبر ہیں کیونکہ پہلی اسے نصیحت منکرہ خود شامح کے کلام صاف ہی منکرہ
صد ظاہر و اسے حکما تسلیم لیا اور پھر خود شامح زرین کو نشان دیتے جب صحاح تفسیر کرتی ہیں کہ یہ
صاف اشارہ ہی اہل بسند کا اسکی کہ حال زرین صاف عام سبب اسل حدیث پر کاشمیں وسط انہا
روشن اشارہ ہی کہ انہوں نے اپنی کتابیں جو حدیث لکھی ہاں سند صحیح لکھی ہی اور ام و اکام اسل کتاب ہاں
العقب سے روشن ہی حتی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار ہیں ائمہ حدیث میں کہ صاف مشکوٰۃ مثل صحیحین
وغیر ہاں کی کتاب ہے صراحتی اعلم و تحریر پر بغیر بیان سند کی حدیث مردیقل کرتی ہیں چنانچہ

[illegible]

5

عالم اولی الامرین لرسولت کما فی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا وہی ہی یعنی ہستند بشرط ایمہ حدیث وفقہ الدین فرما
 نہ و اعوانا عنہ منکر ہوا در کیا کہیں یا یہ اسل سچا قیام کی بہتری جگہ ضرورت نام نہا بند میں ہما اداں
 المسایل عن الدارین من مذہب اہل سنت و اہل باہا علاوہ اسکی اصحیت بخار بعد کتب کی سند منکر ہوا
 کو ہم پہنچانی ضرورت کے و قس علیہ خصوصیت صحیحہ کے و قس علیہ انحصار تقلید مذہب اہل بیت علیہ السلام
 بخار شریفین بہتری جگہ ضرورت کی بنا پر دین کے فرما دین کے سند بطریق مدعوہ کیا نہ لای وین کے جو شہرہ ہوا
 و فضایل انحضرت کتب اتحاد و سیر انتہا تو دیکھ یا یں کے اور زائد اسطرح انہی محققین ائمہ شریفین کے
 منکر صبا سکا انکار ایک ہی دفعہ کیونکر کر دیتی اور تقلید بخار و غیرہ احادیث صدہا ایک ہی دفعہ فلم کر دینا نہیں
 اور ائمہ اربعہ کی لمی ایک ہی دفعہ یا شاید ہم حال و حال کو نہیں اہل کمال میں حکم نسخہ بخار فرمادیتی ان
 اقوال و افعال سے تو بقول فارسی ہم مشہور کہ مطلب سے دیگر است خیر منکر کو اس سے کہنے ضرورت یا اجتماع
 کا انکار کرنا ہو کہ کہیں مبارک ہو یا دیگرین منکر جو مستفیضان دینہ تعلم مقرر ان فضل و معجزہ مدینہ تعلم پر
 کہ وہ جعل شدہ لاکا قرین علی المؤمنین سیلا منکر فضل و معجزہ کہیں حجت غائب نہیں سکیگا فتا ملو یا وادی
 اقسام تفکر و فی الزم افسوس ہی منکر کو سلف صالح کی طرح دیکھو و یہ اورنگ و رنگ نیک چلن پر
 ان ہم عالم ترین شفیق المذنبین خیر المرسلین منکر ہمیں ہی کہیں ہمیں طریقہ ہدایت دعا و گواہین ہم خود ہی
 کہیں اسکی چاہی کہ ہم صبا مشکوہ تھی مستفیضہ ہو حسن ظن ہاں شیوخ و ائمہ جید اسکی کی ان پر کوئی
 کو ستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا میں منکر مبتلا ہو دیکھیں ان صبا مشکوہ کہ با انہما درجا عاقلین میں
 علی اطلعت الی قولہ لیس فی القصص الی لالی جناب شیخ پیر علی الخصوص حیا کہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث
 گذشتہ دیو ستہ معجزہ کو روئے کرین جنہیں زمین صبا حیا کہ اتنی حدیث الیہم السلام الی اللہ شکوہ میں
 مصرح اور پیر دیا فضیلت رسول افضل الرسل جنہا صبا ضعف میں تصدیق لازم ہی قال شیخ الامامین احمد
 المتولی الشافعی ان الفضل و نحوہ استباح فیہ دون العقاید الاحکام فلا ماس فیہا کہ اتنی فتم المتوا قال الامام

اسکا وہی ہی یعنی ہستند بشرط ایمہ حدیث وفقہ الدین فرما نہ و اعوانا عنہ منکر ہوا در کیا کہیں یا یہ اسل سچا قیام کی بہتری جگہ ضرورت نام نہا بند میں ہما اداں
 المسایل عن الدارین من مذہب اہل سنت و اہل باہا علاوہ اسکی اصحیت بخار بعد کتب کی سند منکر ہوا
 کو ہم پہنچانی ضرورت کے و قس علیہ خصوصیت صحیحہ کے و قس علیہ انحصار تقلید مذہب اہل بیت علیہ السلام
 بخار شریفین بہتری جگہ ضرورت کی بنا پر دین کے فرما دین کے سند بطریق مدعوہ کیا نہ لای وین کے جو شہرہ ہوا
 و فضایل انحضرت کتب اتحاد و سیر انتہا تو دیکھ یا یں کے اور زائد اسطرح انہی محققین ائمہ شریفین کے
 منکر صبا سکا انکار ایک ہی دفعہ کیونکر کر دیتی اور تقلید بخار و غیرہ احادیث صدہا ایک ہی دفعہ فلم کر دینا نہیں
 اور ائمہ اربعہ کی لمی ایک ہی دفعہ یا شاید ہم حال و حال کو نہیں اہل کمال میں حکم نسخہ بخار فرمادیتی ان
 اقوال و افعال سے تو بقول فارسی ہم مشہور کہ مطلب سے دیگر است خیر منکر کو اس سے کہنے ضرورت یا اجتماع
 کا انکار کرنا ہو کہ کہیں مبارک ہو یا دیگرین منکر جو مستفیضان دینہ تعلم مقرر ان فضل و معجزہ مدینہ تعلم پر
 کہ وہ جعل شدہ لاکا قرین علی المؤمنین سیلا منکر فضل و معجزہ کہیں حجت غائب نہیں سکیگا فتا ملو یا وادی
 اقسام تفکر و فی الزم افسوس ہی منکر کو سلف صالح کی طرح دیکھو و یہ اورنگ و رنگ نیک چلن پر
 ان ہم عالم ترین شفیق المذنبین خیر المرسلین منکر ہمیں ہی کہیں ہمیں طریقہ ہدایت دعا و گواہین ہم خود ہی
 کہیں اسکی چاہی کہ ہم صبا مشکوہ تھی مستفیضہ ہو حسن ظن ہاں شیوخ و ائمہ جید اسکی کی ان پر کوئی
 کو ستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا میں منکر مبتلا ہو دیکھیں ان صبا مشکوہ کہ با انہما درجا عاقلین میں
 علی اطلعت الی قولہ لیس فی القصص الی لالی جناب شیخ پیر علی الخصوص حیا کہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث
 گذشتہ دیو ستہ معجزہ کو روئے کرین جنہیں زمین صبا حیا کہ اتنی حدیث الیہم السلام الی اللہ شکوہ میں
 مصرح اور پیر دیا فضیلت رسول افضل الرسل جنہا صبا ضعف میں تصدیق لازم ہی قال شیخ الامامین احمد
 المتولی الشافعی ان الفضل و نحوہ استباح فیہ دون العقاید الاحکام فلا ماس فیہا کہ اتنی فتم المتوا قال الامام

اسکا وہی ہی یعنی ہستند بشرط ایمہ حدیث وفقہ الدین فرما نہ و اعوانا عنہ منکر ہوا در کیا کہیں یا یہ اسل سچا قیام کی بہتری جگہ ضرورت نام نہا بند میں ہما اداں
 المسایل عن الدارین من مذہب اہل سنت و اہل باہا علاوہ اسکی اصحیت بخار بعد کتب کی سند منکر ہوا
 کو ہم پہنچانی ضرورت کے و قس علیہ خصوصیت صحیحہ کے و قس علیہ انحصار تقلید مذہب اہل بیت علیہ السلام
 بخار شریفین بہتری جگہ ضرورت کی بنا پر دین کے فرما دین کے سند بطریق مدعوہ کیا نہ لای وین کے جو شہرہ ہوا
 و فضایل انحضرت کتب اتحاد و سیر انتہا تو دیکھ یا یں کے اور زائد اسطرح انہی محققین ائمہ شریفین کے
 منکر صبا سکا انکار ایک ہی دفعہ کیونکر کر دیتی اور تقلید بخار و غیرہ احادیث صدہا ایک ہی دفعہ فلم کر دینا نہیں
 اور ائمہ اربعہ کی لمی ایک ہی دفعہ یا شاید ہم حال و حال کو نہیں اہل کمال میں حکم نسخہ بخار فرمادیتی ان
 اقوال و افعال سے تو بقول فارسی ہم مشہور کہ مطلب سے دیگر است خیر منکر کو اس سے کہنے ضرورت یا اجتماع
 کا انکار کرنا ہو کہ کہیں مبارک ہو یا دیگرین منکر جو مستفیضان دینہ تعلم مقرر ان فضل و معجزہ مدینہ تعلم پر
 کہ وہ جعل شدہ لاکا قرین علی المؤمنین سیلا منکر فضل و معجزہ کہیں حجت غائب نہیں سکیگا فتا ملو یا وادی
 اقسام تفکر و فی الزم افسوس ہی منکر کو سلف صالح کی طرح دیکھو و یہ اورنگ و رنگ نیک چلن پر
 ان ہم عالم ترین شفیق المذنبین خیر المرسلین منکر ہمیں ہی کہیں ہمیں طریقہ ہدایت دعا و گواہین ہم خود ہی
 کہیں اسکی چاہی کہ ہم صبا مشکوہ تھی مستفیضہ ہو حسن ظن ہاں شیوخ و ائمہ جید اسکی کی ان پر کوئی
 کو ستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا میں منکر مبتلا ہو دیکھیں ان صبا مشکوہ کہ با انہما درجا عاقلین میں
 علی اطلعت الی قولہ لیس فی القصص الی لالی جناب شیخ پیر علی الخصوص حیا کہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث
 گذشتہ دیو ستہ معجزہ کو روئے کرین جنہیں زمین صبا حیا کہ اتنی حدیث الیہم السلام الی اللہ شکوہ میں
 مصرح اور پیر دیا فضیلت رسول افضل الرسل جنہا صبا ضعف میں تصدیق لازم ہی قال شیخ الامامین احمد
 المتولی الشافعی ان الفضل و نحوہ استباح فیہ دون العقاید الاحکام فلا ماس فیہا کہ اتنی فتم المتوا قال الامام

[illegible]

۴
خداوند متعال را دعا می‌کنم که این کتاب را به هر کس که خواهد خواند، دسترس باشد و از آن بهره‌مند شود.

من الخصائص الفاضلة له من طهارة وسموات برهديات متعدد ودرین صاحب صحاح اولین سیر
پس پور و غیر هم عصر مد را و جلوه آنکه کتبی برین تفصیل مشهور تظویل چو سیوسین محقق کامل مح
بن محمد شیخ محمد الحاجی بن علی بن امام ابو محمد جلال النقیانی النجاشی کتاب فی المناجین برین یکی است و غیره ششم
آن بود که بر سنگ که بر سول قدم مبارک خود بر آن نهاد آن سنگ ازیر قدیم خوشان نرم شد چنانکه صد
روایت میکنند که در شیار نشان قدم مبارک سول و سنگ دیدم که ظاهر شده بود و چنانکه کتبی رو گل و
کفتم بایسول که او نشان قدم خود را بنده بر طعنه خواندند و فرمود یا ابا بکر برو آنرا بگویند و فرمود که
قدم این سنگ بر این جاییست سیوسین کتبی مذکورین بر چهاردهم آن بود که هر چه نزدیک سول قدم
و سنگ دست داشت گفت یا محمد این سنگ است از سنگی که در سول آنرا بر دست گرفت در روی بچشم
شد و بود این معجزه دیدار حاصل شد و یا ما آورد و چنانکه سیوسین در لادن بخوری من و من است
و معجزات الباری استحقاق التمجید و کلام المجد و جنین الجذع و سلام الغفر الله و کان و استی لای علی
و لایو شرفی از مل جل و لان العنقر تحت اقدامه سیوسین انسان العیونین سیر من ثمرین الدین
یکی من و ذکر جلال الدین بسوطی انه لم اقف لذلك ای تاثیر قدیمی علی اصل و لاسند و لاریت من
خرج فی کتب الحدیث فقال مثل ذلك فیما استبر علی السنته ان مرفقه الشیبه لما اصبقت بالی ابطاعا
فی الخمر فخر فی ریس فی الکحل بکله بزقاق المرفق و من العجبان الجلال بسوطی مع قوله المذکور قال خصیا
الصغر و لا و طی فی صخر الا و انرفیه بذ الکلا و لعل طهر لاصحه و ذاک بعد الحکاه تعینیه و کما هو منکر
بر سوطی را قول صاحب سیر شامی بر حنا بخر آپ روی صاحب سیر شامی که متاخر او بر معتبر که یکی
حوا سیر شامی که عبارت ضروری جواب یکی برین که کثیر من المراح ان النبی کان استی علی اخر خاصیت
و

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

ذکر فی آخر کتاب علم ازین کرد که لایح بوجوات عدیدہ محدثین مرد و دبی اول تو حقیقت تاریخی دانی
 محدث و مظار و باہر ہی صاحب فتح المتعالم محقق ذی کمال و علی بن برن الدین محدث او بہت سہی محقق و محدث جو کہ متاخر
 صاحب شیر شامی میں ثبوت بخیرہ لکھتی ہیں ذکر و ظہر مرتہ بعد مرتہ بقول اہل ہند اپنی تفسیر میں کہ علی بن
 علی بن برن الدین کہی ہیں ۳۰۰ دہائی میں ظاہر ہوا اور صاحب فتح المتعالم جو محدث گذری صاحب شیر شامی
 کرتی ہیں عجیب کی منکر جو باہر ہو کہ کتب فی ادب شیرانی اسکی سیر میں اسکی سیر ہم دیکھ لادتی ہیں دیکھیں
 صاحب فتح المتعالم کے عبارت بینا بہی و العجب ان لحاظ شیرانی لم یقف علی ذکر ابن سبع و النشانی
 و غیر ہا من تاثیر قد الشرف فی الصخرۃ الی آخر قال دوسرے خود کلام کر میں رضی اللہ عنہما اہل انصاف
 دیکھیں خود تو صاحب مواہب ابن جوز کو اول معتبر لکھا چکا ہے یہ تو موجود فتح ہی کا نقل دہر اور ایسا
 شیر شامی کو معتبر لکھا ہے کہ سبط ترجمہ میں یہاں علی الدین سبطی کو شایہ جامع روایا و آثار اہل انکار و تباہ
 اور میں اثبات معجزہ مایہ تصانیف اسکی کتاب معتبر و یکا فرمایا میں کما شہرنا الیہ نقایس اگر قول متاخر مشہور منکر
 قابل اعتقاد ہوتا تو علی بن برن الدین صاحب فتح المتعالم و غیر ہم متحققین تک کہ فیضیہ میں صاحب شیر شامی اور
 متاخرین سے وہ زیادہ ترقی الاعبار ہو چاہتے جو تھی کہ صاحب شیر شامی کا مال و شایہ مقال ہی منکر نہیں ہوا
 بلکہ اگر کوئی منصف ادب نیک شیر عباد خود اسکی بخور دیکھی کہ کیفیت مذاق اٹھا سکتی کہ وہی کس ادب اور
 سلیکتابی لم ادر من کرد کہ انحراف یعنی نہیں دیکھ سکتا اسکا اور ہم شیخ نے اتفاق و جو نقل کرنا ہی تو شیخ
 میں لم یقف علی اصل و لا سند و لا دلی الخ ہی یعنی شیخ کا بار ادب احتیاط ہی قابل غور کہ وہ ان منکر کس
 استبداد و ہر زمین کرتا بلکہ چونکہ او قسوم کوئی حد نہ دیکھی تھی تو ہی شک یا احتیاط اور زمین کس
 انہا عدم و قوف و عدم و رہنظر کیا نہ انکا و استبداد باقتا حجب ہر میں سعادتہ مثل منکر کیا کہ ہر
 اثر ہی اس دورہ کا کہ صاحب ذوق سلیم متاخر انہا عدم و عدم و عدم و عدم ہی کہ واقع میں اصل
 سند ہو کر نہیں تھیں ہوا بلکہ منصف غیر متعصب و شایہ ہر مانچو منصف ہر بار منکر کی دیکھی تو دنا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نه دیکھلای دیا تو کیا عجب اب اگر اس حالت پر بھی دستبند کئے تو پھر نہ پھر انہی سچے و لائق مایل شمس و ان لم یرہ الضمیر و قد در اسعد شیرازی گزیدہ بروذر شہر ختم ختمہ افتاب اکبر
بلکہ تعجب یہ ہی کہ ہمارے منکر ہیادے عمر ہرین کسی ایک معجزہ کی بھی تحریر تو معلوم پہلی قلم بکراتو انکار پر اور
خوش طالعی کہ وجوہات ذہن میں نشی و انکار پر استبداد و اصرار ہی حتیٰ کہ حاصل سی پر لکھیں کہ حقیقت
مقام عبرت ہی حفظن قدم و سانس بطمان ارجیم و ہدی آتہ المنکر الامیم ^{۳۸} اہمیسو

کشف الاسرار من امام ايراني تحت قوله تعالى آيات من انوار عالم ربهم بکتبی میں تصحیح ان مقام ارباب
الحج الذی نام علیہ ایریم عند بناء البیت وفيه ظواهر قدسية كما ظهر لنينا اثر قدسية في شعاب مكة أي
۳۹ اسالیسوی بعینا مثل تفسیر مرقوم قصد تفسیر علامہ میں یہی ہے کہ اب تک اکثر عبارت محض زائد خبر

بطولت ای شایسته و لطیف الیه چای لیستون پیغمبر مکنون ابو شجاع البخاری فی ذیل آیه و اخذ و انشا
ایراجم صلی من سی که نهایت تفسیر طویل نقد و مقبری تفصیل و تصریح مقام ایراجم احوال کبری بودنی

حضرت ابراہیم کی ادسپہر گھاسی نظر اترے قدیمہ فیہ کما ظہر فی العجین فہ معجزة ظاہرة اتی بها الخلیل بعاینہ
تعالی وحسب فیکہ ولا لظافۃ لاحد من الشیران یا بنی علیہا الامرخصۃ شدتھا بالنبوة واما اتی جبریل

فهو المبلغ والاعلى منه لا ينظر اليه قديمي الخليل ابراهيم علي الحجر مرة واحدة حافيا خيرا نعل وقد ظهر اثر قدمي جدي
عامة في انوارها وانا انا الشاؤون في هذا الفكر الذي قد علمت خلدته تعالى الحمد والمجد والصحة

عليه مره بعد خري ح محلي في عاقل بن سرحد وبعده ايضا في اسرندى سبيد سى جبر ايم
ايمى الكفار فكذا اسرقه من حين ركب البراق يلى المعراج والامام دى القاضى العلامة شيخ محمد طهرانى ص

جامع المعجزات والديلي حديثا مرويا عن ابي بكر الصديق حديثا نحو ان القدر ليله الغار فهو لا يدل على
قدرة الشريعة عن وضع اخر كما هو في بعض النسخ من المرودين لان معجزة نبينا لا تنقطع على ما في نسخة النسخة

الحياض وآية لا تمحل بل تستمر إلى البيض ومخبرات أنزل الماضية القرضة بالنظر فيهم عدت بعد
قال صا. بشهارة إلى بذات رقبته فبها حشا الفاضل شهيد أبو علي حشا أبو جردنا أبو محمد والمؤمن

عبدالرحمن بن حنبل سے کہ وہ کتاب کو جمع کر کے قرآن مجید کے علم اور دین سے دکت افتی بابا و ابن عباس سے الوداد

سوالی بصیرت حضرت عباس علیہ السلام من لکھتی بین و کان او ایمنشی علی الراس لاری المثلین یو شتر قدمه فی الضحی
انتهی تینیا لیسوین ^{۱۳۴} حافظ امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال من فساد شیخ جلال الدین سیر علی
سی لکھتی بین کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ کل ذکر التعلیل و البطرطوسی فی تفسیر حال النبی لما حضر
التخندق و ظهرت الصخرة و عجزت الصحابة عن کسر نزل الی التندق و ضرب بها ثواب ضربات و انما لا
له و قننت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ فی کہ اما حدیث الصخرة التي ظهرت فی التندق و عجزت
من کسر و ضرب بها ثواب ضربات فکسر فانه صحیح و رد من طرق با نقاظ متعده فخره البیہقی و ابو نعیم
و لائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث براین عازب و غیر
فی الصحیح من حدیث جابر قال انما یوم خندق الحدیث چو لیسوین ابو عاصم کہ کہ تو کہ علیہ حبیب
من صحیح و اور القصص کے تفسیر میں چالیسویں باب میں معجزہ دو وارد ہم مرد از کلمہ گفت کہ بود رسول خدا
تیر برسنگ نہ می شد آن سنگ تحت قدم و ہمیں کہ حدید درو داد و پیست لیسوین ابو بکر
احمد بن محمد بن العباس السجی محدث تفسیر عیسیٰ فی معانی انصران من تحت قوله تعالیٰ آیات بیانات مقام
ابراہیم لکھتی بین و قوله تعالیٰ ای فی البیت عیثا ای علامات و ضحیات مقام ابراہیم و جبر الصلح و طهر
ذی اثر القدم الذی قام علیہ ابراہیم عند بنا البیت و غنم امره اسمعیل ابن ابراہیم و حنین ذی النان بن محمد
و ان هم الواسع ان الحبر الصلح صارت قدی ابراہیم ملینا کالجبر الطین فادیه افضلیہ و حرمه مع ان
علی جمیع البینین و المرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتہ بالاتفاق قلت ان تلین الحجارة تحت قدم
بل تحت ذرعه و ساعده ایضا ثابت بالادلة الباریات و الحجرات کما تسمیہ بذلك الکملانی
نصایفهم مثل امام الی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی و محمد بن المکی و اسحاق بن ابراہیم کہ اصغرهم حایہ
بر صالح بن سعید بن سوید فی اعجاز النبوة فثبت افضلیہ بہند الوجه ایضا و بہند اظہر لظہان قول
مقال ان فی اسناد ملک المعجزة الشریفیہ اسناد افضلیہ خلاصہ معنی کہ صح اور خا کہ کہ نشانیان

سوالی بصیرت حضرت عباس علیہ السلام من لکھتی بین و کان او ایمنشی علی الراس لاری المثلین یو شتر قدمه فی الضحی
انتهی تینیا لیسوین ^{۱۳۴} حافظ امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال من فساد شیخ جلال الدین سیر علی
سی لکھتی بین کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ کل ذکر التعلیل و البطرطوسی فی تفسیر حال النبی لما حضر
التخندق و ظهرت الصخرة و عجزت الصحابة عن کسر نزل الی التندق و ضرب بها ثواب ضربات و انما لا
له و قننت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ فی کہ اما حدیث الصخرة التي ظهرت فی التندق و عجزت
من کسر و ضرب بها ثواب ضربات فکسر فانه صحیح و رد من طرق با نقاظ متعده فخره البیہقی و ابو نعیم
و لائل النبوة من حدیث عمر بن عوف المزنی و من حدیث سلمان الفارسی من حدیث براین عازب و غیر
فی الصحیح من حدیث جابر قال انما یوم خندق الحدیث چو لیسوین ابو عاصم کہ کہ تو کہ علیہ حبیب
من صحیح و اور القصص کے تفسیر میں چالیسویں باب میں معجزہ دو وارد ہم مرد از کلمہ گفت کہ بود رسول خدا
تیر برسنگ نہ می شد آن سنگ تحت قدم و ہمیں کہ حدید درو داد و پیست لیسوین ابو بکر
احمد بن محمد بن العباس السجی محدث تفسیر عیسیٰ فی معانی انصران من تحت قوله تعالیٰ آیات بیانات مقام
ابراہیم لکھتی بین و قوله تعالیٰ ای فی البیت عیثا ای علامات و ضحیات مقام ابراہیم و جبر الصلح و طهر
ذی اثر القدم الذی قام علیہ ابراہیم عند بنا البیت و غنم امره اسمعیل ابن ابراہیم و حنین ذی النان بن محمد
و ان هم الواسع ان الحبر الصلح صارت قدی ابراہیم ملینا کالجبر الطین فادیه افضلیہ و حرمه مع ان
علی جمیع البینین و المرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتہ بالاتفاق قلت ان تلین الحجارة تحت قدم
بل تحت ذرعه و ساعده ایضا ثابت بالادلة الباریات و الحجرات کما تسمیہ بذلك الکملانی
نصایفهم مثل امام الی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی و محمد بن المکی و اسحاق بن ابراہیم کہ اصغرهم حایہ
بر صالح بن سعید بن سوید فی اعجاز النبوة فثبت افضلیہ بہند الوجه ایضا و بہند اظہر لظہان قول
مقال ان فی اسناد ملک المعجزة الشریفیہ اسناد افضلیہ خلاصہ معنی کہ صح اور خا کہ کہ نشانیان

سی ہی و بار مجھ کو اہل ایمان ہی نصیب کیا میں نے اس دم المکین ٹوٹا ان کہ کہ کویت
ہی بی اور نہ نامک ہے اور اہل ایمان ہی ہی یقینی حضرت ابراہیم ہی بی بی اور بالکل
وہاں پہنچے ہم ابراہیم ہی ہر دفعہ رسول کریم ہی ہر دم ہو اکجب تباہ کیا ہو گیا سچا
ایسی مقام من اگر کوئی شخص غیر کسی کسی ہی سچاں روایت کرنا تو وہی تکذیب ہی کوئی سچاں
روایت کہہ سکتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر نہایت سچے ہر دم ہی اسی اور ہی راوی کوئی پوچھے
سکریا ہی کہ یہاں تصدق من اس فیصلہ کی اس روایت کی کوئی محضہ تری کوئی آیت بات
سے لازم آتی ہو یعنی اس کے خلاف روایت تصدق من سے اس کی سند موجب اینی ہو جو کہ طبعی عقیدہ من
دیکھی دوسرے افراد روایت عدم روایت دیگران سے اس کے خلاف اس سے ہی بیان معقولی
کوئی روایت تو ہم غیر روایت معصوم روایت تصدق من سے روایت کثیرہ ہو جو روایت و تصدق من سے
بہتر مکتون عثمان و عکرہ کہتے اسرار و غیر احادیث کثیرہ ہو جو روایت کا تسمیہ و تصدق من سے
وہ اس دستان میں پہر قیاس کرنا مستحکم عیالہ اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا ایسا ہی قیاس اولین
سے کوئی ہیقت لیجانی ہی شکریہ عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ یگانہ ہی خدا جانتا ہے ورنہ
کوئی غیر کا نام جانتی ہیں یا کسی صورت کسی شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول اہل ہند کہ گناہوں کی اکبر
بدیہ خدا نہیں کہنا کہ کوئی دیکھی گناہ کی تو کی گئی کا بیان کوئی ادی نہ فرما کہ جسے عام شل
جہات جمود و غیر کے روایت کی اور اور دن اس مجمع کے روایت کی اور تکذیب کے ان کو کوئی
ہی علاج کریں اپنی دماغ کا اور استغفار درود و استغفار علی بن لادین تیسرے اگر کوئی صاحب
عقل اور فکر راہ جامع کردہ کثیر متین معصوم شخصہ مرقومہ جو دیکھی تو خود اس عبارت ہو کہ مستند
سند و ران فی ہی حکم تیرا گشت یہ اکیا کوئی کہ جب جو شکریہ امارتی متبع صاحب انکار و تسمیہ
تباہ و ہر او را ظاہر ہو اس کے فخر و اہل انکار کے ہر دم ہے کہ شہرہ انکار کے اس کے اور طوی دم جزم

بسبب عدم توقف مردم رویت انسلی شیخ عبدل الدین سیوطی که تنبلی او می بینم که ادل علیه قوا و نبیل
 باطلاع شیخ فرموده واضح بود که صاحب حدیث که شیخ فی بعد توقف رویت را و شیخ صحیح بود که قول اول
 تو بنیات ظاهر بی علت انکار صاحب غیر رفع موکلی اگر صاحب غیر خصائص غیر شیخ بود و قول پانجم
 و ده بهی شیخ رجوع ظاهر که تائید شدت فی محل ان المعلول یرفع عند ارتفاع العلل تو هم که منکر حدیث
 برهان الدین متفرد و سببی الخ برین اور شبتین جمع کثیر و جمع غفیر مثل ما فی مجمع جمیعترین رویت احادیث
 روایات صحیح کل فضلا اب و یکمین منکر حیو و یوشمین آوین که مشبه کون یونما هی ایشبه کون
 توفیق و تطبیق مضمون مستند که ان اور آماجگاه شیر بازگشت کون اور که ان اور کیونما سی اب
 بنور قابل ملاحظه فرما وین قول منقول شیخ ابن همام جو رقم فرمایابی که از انفسرد و احد بنور قد
 خلق کثیر متبیین که لئی بودید یا منکر بهاد که لئی تنبیه بهی بهی یا وری که عند اهل العلم و الایقان
 زیاده تر باعث عدم تصریح اسامی بر ایک قابل کا بطریق غنغ و سبب عدم اظهار رفع الحدیث
 الی کل قائمیه علی ما طابق بتعریف الخلاصة و حاشیه شرح النخبه و غیر ما نسبت بشبه تکلیف علی الخصا
 ائسم کی معجزات که بهی واضح و واضح کی از بسکه یہ امور خلوت او خلوت من عموما و خصوصا لطریق
 خرق عادت واقع ہوتی تھی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان را و تو سو کثرت شہرت فی تخصیص و تفصیل
 روایات سلی نہیں ستغنی کرد یا حکایت شدہ قول صاحب الموابب ہو مشہور قیام و حدیث النخ و قول من
 الخلال قد اثبتنا المحققون فی تصانیفهم من التفات و کلم بعض الجملة الا عورتها فضل علی عدم شہد
 المعجزة فهو من شرط جلد و عدم مارتہ الخ اور موبد سیکلی ہی تمام قصصیات مرقومہ تفاسیر و تفسیر
 و غیر اور ہی تمام ایسی امور من مجمع علیہ ایل ایمان و ایقان کما اشار الیہ من نصریات شیخ
 و الامام احمد فی ذیل الروایۃ الاحد و الثلاثین سو بشبہ حسن کر اتیان سفین سکی که معجزات
 آیات بضایل سی ہی مشکلف نہیں ہو موعیات مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین قال لم یکنوا

سلفین، اونی سنی بران و سنی بران

[illegible]

میرزا محمد علی خان

اور یہ ضمیمہ کہ احجام علماء کی اور ائمہ فتوایں کے صحیحہ کی وقت کی اس کی شکل سے طرز جاری کر اور پیرنگاران و ائمہ توفیق

اولی الامرانی یعنی اسپیج رکت ہو تو یاد رہی کہ حقیقت عقلی اہل تحقیق میں ہر طرح سے ثابت
و لا فرق بوجہ کچھ کہ وہ شخصیت و عبادی الامر خلفای راشدین میں اولی السیرۃ اور علماء کرام
الذین یستون فی الاحکام الشریعۃ و یعلمون فیہم کما اشار الیہ صریحاً انتم غیر فخر الذین انہی در
ذیہر ما عن ابن عباس و قول الحسن مجاہد و الفقیہ کثیفہ فان المراد عنہم الامۃ المعصیون
صفاً شہدوں میں خاصیت یہ کہ وہ حضرت خلیفہ اول سیدہ خلفائے راشدین اور اویسی و ابی بکر و
اور حم غفر علیہم اہل تحقیق اہل دین کے روایات و اقوال سے کثیفہ و جامعاً ظاہر ہر مین دیکھ لیں اور یہاں
یہ ظاہری کہ بعد شریعت و اولی خلفائے راشدین کے سلاطین و اولی الامر الاسلام میں آئے و الجماعۃ اولی الامر
اسی جاتی ہیں کہ مروج دین میں صاحب عدل و دامن مثلاً سلطان روم و سلطان ہند کہ یہاں
دولت ملکہ اور شخصیت اور سفیدی ہی بگاڑتے ہیں رسول مقبول اس کی نقل عن فتح المستمل
الاساطیل علیہ السلام فی فتح المستمل رایت بمصر المحمدیہ شریعۃ السلطان ابی النضر فاتیہی
حجر فایہ اثر القدم النبویۃ و الفاسی و روند و قدراد و البرکات الحمد و مع طبقات مسایک کہ کتب معرود
نوادع سی ہی ذکر عمارات سلطان مر و شاہین موجود کہ از انجیل و شریعت خاصیت کہ املا از
فتح خان جوہر این فتح خان اثر و اثبات سلطان کو یاد دہندہ شریعت سلطان فیروز شاہ کو کہ درجی نام
درست و بالا قدری نقش قدم معظم آن سروریت کہ از دست مدید و عہدہ زیارت کا خلافت و سلطان
ہند قرن بعد قرن بعدت لکھنؤ مقام شہر کہ قائم ہووے آمدہ ہندی موضع الحاجرہ حسی کہ ایک شہر کا سلطان
حضرت محمد ابو ظفر بہادر شاہ جلد آملہ و سلطنت خلفا عن سلف طریقہ نیاز و کسر مری پیچیدہ علوم کو کہ
بیت شہر اند و کیا مانی بغیر سزا و مقصود کہ سکناء اب کہ سیر ہی سکر نہ چلی امر لایا و مجاہد ہی سکت
لیکن انہی کے سوا کسی ایسی ہی کجا رہی کہ سیر ہی توبہ تہذیب نام ہی اسلامی تو
فرادین کہ اولی ان عوام کی کار تو ملا کہ صلاسی غفورین و علینا الاموال و ائسہ صدی میں

باب دوم حج و وسوسہ و منہیات منکر کی کہ او میں زیادہ سابق سی ہی چل اتر
 کو کام فرمایا ہی اولاد و وسوسہ و فرامین آپ منقرہ میں قولہ و قول صاحب سیرت شامی را
 مویست آنچه مفسرین مانند قاضی بیضا و صاحب تفسیر کبیر غنیہ پور در مارک حسینی و جوایز وغیرہ تحت
 آیہ کریمہ فیہ آیات منیات مقام البرہیم نوشہ اند کہ اشر قدم البرہیم علی غنیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام
 بر سنگ دعوض آن دران و بقای اشر آن تا زمان دراز خاصہ البرہیم است **اقول** بوجہات
 مخدوش و مردود اول برآمد رنگیہ ہی کہ تفسیر مرقومین نسبت بمعجزہ نقش قدم لفظ خاص
 لا البرہیم مرقومی سوطالبان حق دیکہ لین کہ نسبت تفسیر بیضا و تفسیر حسینی و تفسیر عوایر
 ہنسیا کی ہرگز انہیں یکجہ ہوتا نہیں حتی کہ کہ کلمہ تخریج میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 ہی ذی صفا نوکی لی ہی ہم سن کر تکی تہی مصراع چہ دلاوت درود کہ کبھی چراغ دارد لیکن ہی
 مدعی علم و فضل کو خصم صا در باب ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکھا نہ سہو
 منکرہ انی مصداق منکر اسکا کردیا جبکہ چای کتب مرقومہ موجود ہیں دیکہ قریب تر ہم نقل
 ہر ایک سی تحت مقام جو کہ ہی ہی نظر بر ظہار صدق و کذب کی دیکہ تی بن بلکہ کلمہ مرقومہ ہی ہی
 تفسیر مرقومہ ہی ہی تفسیر میں کہ سیرت اصلاً و نقلاً مقام میں نظر خاکسار ہی ہر گز نہیں تفصیل
 حاشیہ پر لکھی جاتی ہی بلکہ کتب تفسیر میں تفسیر مرقومہ ہی ہی بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقومہ
 خاص نسبت باخبار ختمی باب تفصیل و تصریح موجود جا ذکر خاصہ لا البرہیم خاتمہ تفصیل
 میں یہ بابل کے بحوالہ ہر ایک تفسیر ہر ایک کے بت نقل کی گئی ہی فیظہر ولیند کہ دوسرے تفسیر
 کبیر غنیہ پور در مارک میں جو خاصہ لا البرہیم مرقومہ ہی ہی تفسیر مرقومہ ہی ہی تفسیر مرقومہ ہی ہی
 الی الکعبین کہ منکر اوسنی نوش جان فرما گئی تہ مطابقت غرض اشر قدم اہل دیانت و امانت واضح
 ہو کہ علاوہ بر مفسر ان مرقومہ یہ خیانت بالائے حق ہے جسے ایک عبارت غریبہ جو نام ہنسیا

کتب تفسیر کبیر غنیہ پور در مارک حسینی و جوایز وغیرہ تحت آیہ کریمہ فیہ آیات منیات مقام البرہیم نوشہ اند کہ اشر قدم البرہیم علی غنیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام
 بر سنگ دعوض آن دران و بقای اشر آن تا زمان دراز خاصہ البرہیم است
 مخدوش و مردود اول برآمد رنگیہ ہی کہ تفسیر مرقومین نسبت بمعجزہ نقش قدم لفظ خاص
 لا البرہیم مرقومی سوطالبان حق دیکہ لین کہ نسبت تفسیر بیضا و تفسیر حسینی و تفسیر عوایر
 ہنسیا کی ہرگز انہیں یکجہ ہوتا نہیں حتی کہ کہ کلمہ تخریج میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 ہی ذی صفا نوکی لی ہی ہم سن کر تکی تہی مصراع چہ دلاوت درود کہ کبھی چراغ دارد لیکن ہی
 مدعی علم و فضل کو خصم صا در باب ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکھا نہ سہو
 منکرہ انی مصداق منکر اسکا کردیا جبکہ چای کتب مرقومہ موجود ہیں دیکہ قریب تر ہم نقل
 ہر ایک سی تحت مقام جو کہ ہی ہی نظر بر ظہار صدق و کذب کی دیکہ تی بن بلکہ کلمہ مرقومہ ہی ہی
 تفسیر مرقومہ ہی ہی تفسیر میں کہ سیرت اصلاً و نقلاً مقام میں نظر خاکسار ہی ہر گز نہیں تفصیل
 حاشیہ پر لکھی جاتی ہی بلکہ کتب تفسیر میں تفسیر مرقومہ ہی ہی بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقومہ
 خاص نسبت باخبار ختمی باب تفصیل و تصریح موجود جا ذکر خاصہ لا البرہیم خاتمہ تفصیل
 میں یہ بابل کے بحوالہ ہر ایک تفسیر ہر ایک کے بت نقل کی گئی ہی فیظہر ولیند کہ دوسرے تفسیر
 کبیر غنیہ پور در مارک میں جو خاصہ لا البرہیم مرقومہ ہی ہی تفسیر مرقومہ ہی ہی تفسیر مرقومہ ہی ہی
 الی الکعبین کہ منکر اوسنی نوش جان فرما گئی تہ مطابقت غرض اشر قدم اہل دیانت و امانت واضح
 ہو کہ علاوہ بر مفسر ان مرقومہ یہ خیانت بالائے حق ہے جسے ایک عبارت غریبہ جو نام ہنسیا

چندین سال با وجود کثرت اعادی از اهل عناد و جدال الحکم او صاف و حسینیه کی عبارت
یسی قید در اینجا با احترام آیات نبیات نشانه روشن آبی از آنها مقام ابریم و آن یکی است
که اثر قدم خلیل الرحمن بر آن بود آن یک آیه است بلکه چهار آیه اولی آن شران سنگ از قدم ابریم
دوم غرض قدم آنحضرت در تاکیدین سیوم بقای آن قدم در متکا و چهارم محفوظ ماندن آن سنگ
با وجود کثرت اعاد و آیت دیگری من دخله هر که در آید در اینجا کان آسنا باشد ایمن از قتل و غارت
یعنی گناهکار که پناه بخانه آورده است دست تعرض از او کوتاه آتا دام که در خانه باشد آسنا
الحاجه تواب بصدر ادب شکر بیا در کو بی عبارت تفاسیر مجمله الا نکاد کبلا کوئی پوچی حضرت است
کلیه فاعله لا ابریم فرمائی که انجین کبای غرض یہ اوچ حسابت شامی کو ہی نہیں سوچی یہ نیکیا
بنام نامی شکر بیا در سی قسم از ل فی لکھی تھی کہ اس میں حضرت ہی منفرد ہیں وہ صریح علیکم
دوقب سندی اور نبی شیخ کے تازمان تحریر است مرقوم شکر ہو اہتا یہ جرات عطیہ تاثیر اثر کے ہی
ان شکر بیا در صلحہ اقدیر اور روح بشیرت میرے نہ اندیش کیا اور مورات دینی میں جہل کو
کام فرما ہو خود بالند من وساوس الشیطان ابریم چوتھی وہ جو مدارک و تفسیر کبیر ہو کا غور ہم
سب کا نیکو دیا ہی او حاصل اسکا حسب ہر انی غم دیات اوت تحت میں لکھا ہی محض ہو کہ باز اور
غلط اندازہ ہی عبت تکبیر عینا ہی مضمون التلبس حق بالباطل الا یہ اللہ تعالیٰ ہین رکھی فی
اہم مکتب ایدیم و بل اہم مایکسبو افسوس بلکہ صدر افسوس عبارت مجملہ تفسیر مدارک ہو کہ
شکر سے حاشیہ پر لکھی جاتی ہی او تحت میں اس کے نورانی اور تفسیر حق باطل اور تفسیر اودر اعلیٰ
سو بطور اہم مالک آدمی طالب علم خیال کر سکتا ہی کہ عبارت مجملہ میں ہی خاصہ لا ابریم ہم اللہ یا صر
نقش قدم نہیں انہا کیست علاقہ نہیں کہ سکت اور ہر فرد کی لی خاصہ مرقوم عقید نہیں بلکہ جو
اثر قدم فی الصخرہ اور غرض الی اللعین اور الازت بعض یغیے سنگ مقام دون بعض اور بقا و

سائر آیات الانبیاء بالجموع خاصه البرہیم ہی نہ در آمد و علاحدہ مصلوحہ و مفصودہ فیما بین
 کیفیت ایک ظاہر علم ایسا خوبی خوان تک پر ہوید ہی اور بہر اہانت و از سر نو بار فی تحقیق
 ہر مرد متین خیال کر سکتا ہی کہ باوصف تفسیر آیات الہیہ مرقومہ عبارت کبر و ادک پر ہی کی ہے
 مرد جبر کہتا ہی کہ پس تفاسیر واضح گشت اثر قدم سنگ و بقا آن مدت طویل از مجرہ مختصہ البرہیم
 اور علاحدہ ایک کتب الکنز و الحافظہ خود دیگر تفسیر مخالف ہی تفسیر سابق سے کہ خود ادک پر ہی کہ
 اثر قدم البرہیم رنگ غرض آن دران و بقا اثر آن زمان از خاصہ البرہیم است اور حوالہ دی ہی کہ
 تفسیر مرقومہ کا کما شہادہ نقل و نہنا غرض الکل حکما تاقض و تضافت نہیں تفسیر علیہ میں کو
 احصا و شمار کی ناقص و اب اولی البصار بالجموعہ و جو کلمہ خاصہ البرہیم کبر و ادک میں ہی ابو حنیفہ
 عدیدہ نفعیہ مطلوب کر نہیں کیونکہ بالجموعہ ان تمام موکو و خاصہ البرہیم لکھتے ہیں اور جامعہ
 وسطی اثر قدم کسی نہ کی کسی رنگ پر مافی نہیں چہ جا کہ نسبت افضل انبیاء خاتم المرسلین
 لئے معصحات موابتضا اور روایات متکاثرہ مرقومہ باب اولی کسی کسطح ثبوت مجرہ مرقومہ
 متحقق حتی کہ خود صاحب تفسیر کتب شہادت صاحب ظاہر دہری حکام فی روایۃ التالیف
 علاحدہ ایک ٹوپی ہی کی خود تفسیر صاحب کبر کہ خاص عبارت نحو لشکر کے اور تحت آیہ ان
 موجود ہی تفسیر کہ لشکر و کتی من تفسیر فی او تفسیر کا اور اوستہ و کہا یا بھی نہیں
 جو مضمون آیہ اقوم من یذکر الذین کفروں بعض کے آبا کیں کہو لگو و کہیں لشکر یاد
 فضیلہ ثانیہ میں ہی و ذہال لایقہ علیہ لا اتدو لایظہرہ الاعلی الانبیاء و ہی موضع الحاقہ و
 غور کریں کہ بھی سر خود کہتا ہی جس تعلیم و اسب کے ظاہری یا حیثیت کے خاصہ
 ہی و دوسرے بالفرض تقدیر یہاں خاصہ مجموعی نہ ہی مراد لیا جاد و تفسیر فی مجرہ رسول مقبول
 محض نہ مفعول ہے کیونکہ کوئی عقیل فہیم ہر مریض کلام خود میں حوام اہل کلام اور دوا

سوار در اطلاقات خاصه ہو گانین کہ سکت بلکہ منکرے قضیت این دو ہادی ہکالی علم و ادب
 کو بے لگوایا اور عدم و قنیت علوم و فنون سے ظاہر کے ظاہر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و فن
 میں پڑی ہو مابعد فی شئی و لایوجد فی غیرہ یا ما یستقص شئی و لایوجد فی غیرہ یا ذوالی
 وجدان عاسی جدا نہیں ہو ہر جا وہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جبار میں آجگ بہ
 نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر متحمل ہوتا ہی سکا ملکہ ہادی غیر شا ملکہ ہی اہل ادب کی محل پر کس
 پر اطلاق کرتی ہیں حقیقہ کسکو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتے اگر مضامین و معارف سرہ جامی و شرح
 تہذیب و تانیہ فضول اکبری وغیرہ مابہی حافظہ عالیہ میں ہو تو ایسی ہو کی میں پڑتی جناب فضیلت
 کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفصیل کتب فہر میں موجود وہان حضرت
 کلمات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب یہ ہے کہ لافعال ملق میں معارف شرح و محققان ہائیمہ
 دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہو تو فہر لفظ خاصہ یادوں سے
 یہ اختصار مشر و ضہ الفہم العالی تجویر فقراتی اور قطع نظر اسکی یا اینہمہ دعویٰ فہر و علم یہی نہیں کیا
 کہ خاصہ معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ اسی نقلہ فافہم و تدبر ہا فہر فہر اس کلام جاز
 نظام کیفیت اوٹھا سکتا ہی و ذہ الفہر لمن حصہ لہ تھا باقر المعجزات بنیہ فضل المہر سلیم
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء تیسرے منکر ہا در کہ پہنی یہی خبر کہ حق اللہ
 کو آیات کثیرہ قرار دینا جس میں کہ ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ و نہیں دیکھنا ہی نصیب ہو خود و جامع ہیں
 بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضہ قرأت میں فیہ تیہ بنیہ ہی چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس و رجاء
 وغیرہ اور تفسیر مشورین ابن ابی اسبی ہی اور معنیہ میں منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان
 یقر و فی آیہ بنیہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب بیہا و ہی تعبیر مقام آیات کثیرہ قبیل کر کے یعنی ضعیف
 کر کہ کہتے ہیں اور تفصیل فہر پر غصہ میں بیان نہی بات ظاہر لیکن اینہمہ عقل کا مل اور سلیم

سوار در اطلاقات خاصہ ہو گانین کہ سکت بلکہ منکرے قضیت این دو ہادی ہکالی علم و ادب
 کو بے لگوایا اور عدم و قنیت علوم و فنون سے ظاہر کے ظاہر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و فن
 میں پڑی ہو مابعد فی شئی و لایوجد فی غیرہ یا ما یستقص شئی و لایوجد فی غیرہ یا ذوالی
 وجدان عاسی جدا نہیں ہو ہر جا وہی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جبار میں آجگ بہ
 نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر متحمل ہوتا ہی سکا ملکہ ہادی غیر شا ملکہ ہی اہل ادب کی محل پر کس
 پر اطلاق کرتی ہیں حقیقہ کسکو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتے اگر مضامین و معارف سرہ جامی و شرح
 تہذیب و تانیہ فضول اکبری وغیرہ مابہی حافظہ عالیہ میں ہو تو ایسی ہو کی میں پڑتی جناب فضیلت
 کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تفسیر خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لتفصیل کتب فہر میں موجود وہان حضرت
 کلمات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب یہ ہے کہ لافعال ملق میں معارف شرح و محققان ہائیمہ
 دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہو تو فہر لفظ خاصہ یادوں سے
 یہ اختصار مشر و ضہ الفہم العالی تجویر فقراتی اور قطع نظر اسکی یا اینہمہ دعویٰ فہر و علم یہی نہیں کیا
 کہ خاصہ معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ اسی نقلہ فافہم و تدبر ہا فہر فہر اس کلام جاز
 نظام کیفیت اوٹھا سکتا ہی و ذہ الفہر لمن حصہ لہ تھا باقر المعجزات بنیہ فضل المہر سلیم
 قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء تیسرے منکر ہا در کہ پہنی یہی خبر کہ حق اللہ
 کو آیات کثیرہ قرار دینا جس میں کہ ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ و نہیں دیکھنا ہی نصیب ہو خود و جامع ہیں
 بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضہ قرأت میں فیہ تیہ بنیہ ہی چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس و رجاء
 وغیرہ اور تفسیر مشورین ابن ابی اسبی ہی اور معنیہ میں منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان
 یقر و فی آیہ بنیہ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب بیہا و ہی تعبیر مقام آیات کثیرہ قبیل کر کے یعنی ضعیف
 کر کہ کہتے ہیں اور تفصیل فہر پر غصہ میں بیان نہی بات ظاہر لیکن اینہمہ عقل کا مل اور سلیم

تو کمال شمس وسطا انبار اس لفظ خاصہ لایم سی ہی الایہ اور اس قدم علی الاعمال الاخری
 دون مقام ابراہیم شرف خاصہ لایم دوں سرائیا غیر مستلزم ہی جگہ استلزام اس بات کا ہی شی
 و استکاری کہ سو مقام ابراہیم معجزہ ہمارے غیر جگہ اور غیر کی لئی ہی کیونکہ کلام صاحب
 معجزہ ہے کیفیت قرار دینی اسکی کہتے ہے جسے منکر یا دیانت فی نقل اسکی شیخے و دیگر کہ
 وہ صاحب کہتے ہیں و تخصیصا بمنہ الالائے من بین الصالحین یعنی مراد سابقہ بات کی ایک ہی کہ
 تخصیص اس تہر کے سابقہ الالائے کی تاہم و تہر و نہیں ایک ہی و قس ذامبا تقدیر جسے
 معجزہ کے ان تقدیر سنگ مقام ہر علامہ شکر بیا در خوش میں آویں تخصیصا من غیر سو بخیر و غیر
 سوا اس خاص تہر مقام ابراہیم کی اور قس مقام ہر سرگتی میں تقدیر ابراہیم باقی ماندن قس ان قدم صفات
 ایام دوں سرائیا الایہ کی سی معنی سمجھ لین اور خوش میں آویں کہ تفصیل اور موجود وہ خصوص
 سنگ مرقوم مذکور از طبعہ ہی میں بلکہ لغات معانی شمس بخشے میں کہ بعد رقم قدم صفات
 باقی را دون آیات انبیا اسبق کی التحقہ کہ اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف جان آیا
 بیات کا خیال کیا جاوے اور خاص ہی خاصیت شرف ابراہیم یا جو جدی سی دلاویہ و
 لیا جادہ ہی الایہ ہر سنگ یا از نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر ممکن نہیں خبر خصوصیت سنگ
 مقام ابراہیم کمال انجلی علی الماہر القطن الالبیہم چنانچہ ہوید اسکی حدیث موجودہ صحیح بخاری
 کہ باہل میں کلام صاحب ابراہیم میں اول خبر ہم منقول ہی معنی ابراہیم قریب ہوئی کہ نہ دفعہ ہم
 ظاہر اگر معاذ اگر یہ بات شرف خاصہ ابراہیم جب ہویم کہ مراد ہوا انار و تکذیب محبت صحیح بخاری
 اور گوگیر منکر ہی قدم معاذ اصح بعدت اللہ اور ہوید اسکی ہے جو کہ محدث دیار مری نزد کویر
 کہتے ہیں کہ جب آدم لبریز فیہ از قدم آدم سمجھتے فی الخویری علی بن الجلیل کہ لیکہ الایہ
 من غیر حساب و لا بدلہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم جو کہ ہی ہم ایک اہل تفسیر کہتے ہیں

زیادہ فی ہر موصو او پہر و حق و صاحبی عقود او من ممالک اسراہیل کو موجود ۱۰۱۰

منکر جو گوش بروش شد سنین که کلمه خاضه لا برایشم یا تو کل مجرعه آیات مرقومہ کی قید پری لی یا ایہ
 اخیر یعنی بقا و دون رسایات الانبیاء کی شو خاصہ مجموعی کا حال تو جو دعوات عدیدہ و سطی صغیر ہو سکے
 منکر او خط و کیفیت طلب باجمال و تفصیل ظاہر کر دیا گیا اب اگر حضرت آیتہ اخیر کے قید کار کیا و تو
 مقصود مقصود کیونکہ ہر صغیر و کبیر ہر حدیث و تفصیل کے ساتھ کہ حضرت بشیر و نذیر باستنباط
 غلط و نقل مستقیم و مبہم اس سے ہی کمال بخشی علی الصغار و الکبار کیونکہ قرآن شریف نازل ہی
 رسول مقبول پر کہ اونسے خطاب کیا ہی پروردگار رسولوں کو انبیاء سلف حضرت اسماعیل علیہ السلام کی
 جاسکتی اور یا انہم جو کوئی جاہل و غریب یا صفا و عاثر ابرار ملت آنحضرت اور صد اماجانبہ
 آنحضرت کو بھی اس کے شامل رکھتی کوئی حرکت اور قول و فعل فحش و شتم اس پر یا نہین تصور
 کیا جاسکے نہ انبیا کی اور محفل علماء و محدثین میں بلکہ صلیا مکتب نشین میں بجز فضیلت رسول
 کی کوئی فقیہ اور مفاد او کی ہی نہیں حاصل ہوگا کیونکہ کسار اجہا اہل اسلام میں جانتا ہی و ان
 آیات مبینات لنبیاً اور یہ قیام قیامت یا وصف کثرت اعداء اور تسلط کفار و دشمنین وغیرہم
 حال ہی النبوة باقی ہی اور وہ سب معجزات آنحضرت میں اسی طرح حکایت ہد کتب الحدیث سے
 حدیث انی ما کر ذیکم اتھیلین الے قولہ حتی یرد علی الخوض متفق علیہ فرق اسلام سے جس طیارے
 یہ دو تو قیام قیامت کے بریں گے ایضاً فالنبی الکو الکلبان لابل السماء اذا استشرت کان
 القضاء علی ال السماء و اہل بی امان لامتی فاذا زال اہل بی کان القضاء علی امتی الحدیث
 کہ فی الحبشہ لا یجبر ایضاً فی الشکوۃ و الشفاء و امن نبی من الانبیاء و الخیریت چنانچہ قاضی
 تثنیٰ بن ادریس کہتے ہیں معنی یہ عند المتحققین بقا و معجزہ ما یبقی الہیاد و سائر معجزات الانبیاء
 ذمت اللجن و لم یثبدا الا الیاض لہا بلکہ عدم بقا انما سائر انبیاء میں بعضوں کو کام کیا ہی
 چہ جائزہ افضل الانبیاء کا لاخفی علی ما بری القہامیر و کتب الحدیث من السجود و الحلال و غیرہم

کما مر حنا فی الروایۃ فی رکن من الباب الی قولہ

وہ علیہ قہر اوصاف عجیبہ فاضلہ و لا یکن من المہرین

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible]

محدثان حضرت کا امین بھی نہیں کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بھی کرتا اور اتفاقاً کوئی
محدث نہ ہو کہ گشت بھی ہو جاتا تب بھی نگار و حکم بعدم ثبوت اس کی کہنی کے اقل بانی کا کام نہیں
ہو سکتا تھا لا احتمال عدم وقوفہ علیہا او احتمال سہوہ عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من
توصیل المریادی الی المرادی ذیل الروایۃ الاحد والثلاثین یعنی اختلاف میں ہر اختلاف طریقہ است

قال الامام النجاشی رحمہ اللہ ما اختلف الروایۃ فی القصۃ الواحدۃ فذا لک مجموع علی ان بعضهم
و بعضہم سیچہ جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلی صلا کلام بھی نہیں بلکہ انحصار ہی بات
خانہ کعبہ کا قوتاً سید دعائت غنائہ اور کفایت شب منکر کے لئی کافی اور عین ہو جو یہ دعو کسی پر
معجزہ نقش قدم رسول اکرم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بھی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم و تدبر
قولہ لیسق کلام الخ اقول سرایا زور اور میں سمجھتا ہوں جو بات عیدہ محمد شمس مرد و اول یہ کہ
انحصار میں کیا کہ ادا حب جو نہ منکر منوع اور کذب و تلمیذ سے باہر میں کتب بلا پر ہو یہ ایسے کار ادا
مستعد وہ کسی ہی اور چند طرح سے نکل سوتا ہی کیجئے ایہ ہوتا ہی سیکو پہنچو کہ آپ روئے ازراہ دیکھو
باز کی خاص ایک بات پھر کہ اسکی مثل خاصہ ابراہیم تعبیر کرنی لگی مقام عبرت ہی باہر میں اتفاقاً
ہو یہ ایسے کار کہ یہ پانچویں شوق ہی جو سیوطی روئے لکھا ہی تھا مس خالفت اذا ان الخ کہ منکر کہا
فی سبب یہ و بابت دار کے لفظ خامس کو مثل غصروالی الکعبین مضمک کہ لیا تاکہ عوام بچا دوسو کے
میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی وضع قول ابن عصفور پر ردال ہی اور خاتمہ میں اکوام میں ہو
لکھتے ہیں قد تالی اذا زایدہ و منشاء فرید الاطلاع فلیخرج الی کتب البلاغہ سیما الی الاثنا
تیسیر میں منکر بدادہ اللہ الرحمن دوسری کہ منکر کسی کلام اہل حدیث و ملاعت طائر خود
نہیں کہتے کہ لیسق کہ انہی ظاہر کر کے زمین صاب صحاح جیسے محمد ثنی کلام کو منعاد و قد مر
عدم تبعا تعبیر کرتا ہے حفظ انتہ و جمیع المؤمنین من ذہاب المرصہ الوساوس بلکہ درحقیقت جبرائیل

محدثان حضرت کا امین بھی نہیں کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بھی کرتا اور اتفاقاً کوئی
محدث نہ ہو کہ گشت بھی ہو جاتا تب بھی نگار و حکم بعدم ثبوت اس کی کہنی کے اقل بانی کا کام نہیں
ہو سکتا تھا لا احتمال عدم وقوفہ علیہا او احتمال سہوہ عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من
توصیل المریادی الی المرادی ذیل الروایۃ الاحد والثلاثین یعنی اختلاف میں ہر اختلاف طریقہ است
قال الامام النجاشی رحمہ اللہ ما اختلف الروایۃ فی القصۃ الواحدۃ فذا لک مجموع علی ان بعضهم
و بعضہم سیچہ جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلی صلا کلام بھی نہیں بلکہ انحصار ہی بات
خانہ کعبہ کا قوتاً سید دعائت غنائہ اور کفایت شب منکر کے لئی کافی اور عین ہو جو یہ دعو کسی پر
معجزہ نقش قدم رسول اکرم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بھی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم و تدبر
قولہ لیسق کلام الخ اقول سرایا زور اور میں سمجھتا ہوں جو بات عیدہ محمد شمس مرد و اول یہ کہ
انحصار میں کیا کہ ادا حب جو نہ منکر منوع اور کذب و تلمیذ سے باہر میں کتب بلا پر ہو یہ ایسے کار ادا
مستعد وہ کسی ہی اور چند طرح سے نکل سوتا ہی کیجئے ایہ ہوتا ہی سیکو پہنچو کہ آپ روئے ازراہ دیکھو
باز کی خاص ایک بات پھر کہ اسکی مثل خاصہ ابراہیم تعبیر کرنی لگی مقام عبرت ہی باہر میں اتفاقاً
ہو یہ ایسے کار کہ یہ پانچویں شوق ہی جو سیوطی روئے لکھا ہی تھا مس خالفت اذا ان الخ کہ منکر کہا
فی سبب یہ و بابت دار کے لفظ خامس کو مثل غصروالی الکعبین مضمک کہ لیا تاکہ عوام بچا دوسو کے
میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی وضع قول ابن عصفور پر ردال ہی اور خاتمہ میں اکوام میں ہو
لکھتے ہیں قد تالی اذا زایدہ و منشاء فرید الاطلاع فلیخرج الی کتب البلاغہ سیما الی الاثنا
تیسیر میں منکر بدادہ اللہ الرحمن دوسری کہ منکر کسی کلام اہل حدیث و ملاعت طائر خود
نہیں کہتے کہ لیسق کہ انہی ظاہر کر کے زمین صاب صحاح جیسے محمد ثنی کلام کو منعاد و قد مر
عدم تبعا تعبیر کرتا ہے حفظ انتہ و جمیع المؤمنین من ذہاب المرصہ الوساوس بلکہ درحقیقت جبرائیل

قال النعماني في السجدة الأولى
 يا أيها الذين آمنوا إذا سجدوا فلا يكونوا جاهلون بالعلم
 قال النعماني في السجدة الأولى
 يا أيها الذين آمنوا إذا سجدوا فلا يكونوا جاهلون بالعلم

شفاق با کلام خدای علام در رسول دئی الاسلام و صحابه کرام و تبعها و امیر عظام بی قرین
 ظاهر بود که از آیات حدیث و کلام فقهایین بدست گذای گشتی جکه مستعمل و بلکه
 اکثر معجزه بی که منکر بهادریان تسلیم کرده کلام جاری بود و ثبت بخبره اتر قدم او طوق کردن بود
 و بال جان منکر سو یعنی اهل انصاف و یکمین او منکر خبر شراوین او و خود کری خود آیه اذ انما
 الی صلوة الحرمین که اگر ایسه کثرت و قنوع او را فاد و عموم او رخا و کلام معجزه بی خیال قرآن
 من او رصف و تقدیر کاجه پیش پیش چنین خیال کرتی تو بهی بر قیام صلوة کی لئ یسجدوا کلام
 فرقت و ضو کافقوی قایم کریں او رخا قی اجام هون بسیار جویوش من آوین بسیار سفر باید
 به جاناکه حبشی ن انتم محمد تون یاسن مضاجعکم یا محمدین عند المفسرین و فقهاء محدثین
 اسطرح بسیار بی خبر قال العادة یا علی طریقه المعجزة و غیره کلام ای محدث و یکمین یکمین که
 بصادقین و المنع اذ انتم الی الصلوة محمدین الم و او یکمین اینی توفیه تفسیر حسین اذ انتم
 الی الصلوة کی نبی چون بر خبر بدیر انما ز و شما محدث باشد او و یکمین تفسیر کات و تفسیر کات
 شرح و تالیه و غیره ضابطه من معنی فتم ارم انقام و انتم محمد تون بعضی یون تفسیر کرتی من اذ
 فتم من مضاجعکم و هو کی یعن النجوم و انتم من قبل الحدیث بالجملة بی سبکی تفسیر علی بن برون
 محدث تحت مرویه حافظ زبیری حکما در فی الروایة الشامة کان اذ انشی الی قوله ای خیر قال العادة
 بلکه محدث مدوح بنین منکر حبس و منکر شکلی که لئ انسان العیون من دفع و خل گری بن کرد
 حلیون بی تفسیر کرتی بن و لم یکن ذلک شانه فی کل حجر شیخ علیہ الرحمه روایات معجزه
 کچھ مختصر صحبت اذ انهمین بلکه تفسیری حدیث و روایات بدون کلامه اذ کی بی متعدد و متکثر
 بن حکما در فی الروایة الشامة عن حدیث الی بکر القصد فی و فی الروایة الشامة و السابعة و غیره
 الروایات الکثیرة المصترفة فی الباب الاول و غیره متکثر او کثرت و غیره بیانی و معجزه و بنین که کلام

قال النعماني في السجدة الأولى
 يا أيها الذين آمنوا إذا سجدوا فلا يكونوا جاهلون بالعلم
 قال النعماني في السجدة الأولى
 يا أيها الذين آمنوا إذا سجدوا فلا يكونوا جاهلون بالعلم

اینکه هر دو را در یک کلام می گویند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند

مکاتبه از راه فقر و مشکوه خیرین بی خارید بن زید بن ثابت سی قال رحل لغری زید
 بن ثابت نقوا له عذرا احادیث رسول الله قال کنت جاره فکان اذا نزل علیه الوحی یسألنی
 فکسبه فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرنا معینا واذا ذکرنا الاخرة ذکرنا معینا واذا ذکرنا الطعام
 معنا فکل هذا احدکم عن رسول الله رواه الترمذی کمال التوجیه که مشکوفی اذا جاء بهم الحسنه او
 ان تصبیرهم سینه تو یا وریکما او را و اما بنهم سینه او را و اما الا احسانا او را ان تصبیرهم
 او را و لیکن اما بنکم فضل و در این بین و کما یا وریکما حفت شینا و غابت عنک اشیاء الایلی
 انشا و کرنگی که شجره فان کنت لانه بی فکله سینه و ان کنت فی فکله سینه محو لکن
 حکم تیر از گشت پیدا یکا بلکه صاحبان حق فن بلا حاصل من تیر از گشت بی به زیاده از کیفیت حجت
 منکر او شکسته من اب کوئی پوچی منکر پیدا وریکما حیو مدخول ان یعنی درایه و عدم ایته هر دو
 حکم از او تو می بی حقیقت من بی کمال الایلی منکر او عین اثر معجزه بی که شعر نبی بن قلم درایه شیم
 و نه نکلی که خصم کمال بکا بنوا و در خود طاعن محال که حق من تیر از هر آید اده بود جا و فاهم و در هر
 و قس مل ندو باب صغیر کان تجرید لیس امثال اداکی کار بند تو من شرح ماته عامل خواک یکا بی
 جانکس بی محض نورانی او در هو بازی او در حکم تیر ندی پر بی تجلیه اجملا اولی و در بازی
 جمله نایکو حاد ته غلط کنتی من خود انهار لی بصیرت او جمل با تجمل بی او در اولی بی اجنا
 درین صحیح که مسند لیه صد مشکوه در بارین کتب بلا و معا پر سوید امی که بحث ما شرح و قس
 سی بنین بالفرض اگر جمله اولی خیر صحیح بی هوتا تو بی جمله ثانیه بیان و شرح بنین پر سکنا که یکا بی
 او دو تا من بن فالحکم بغاده فاسد و شرح و فیرید الاطلاع فلیجر الی الحسامی سوا اسکی او در جین
 منتقم عنهما امور که امی یرین عقلی خیریم منقرات صد جواشانی بر ایک کما خیال که رسکای او
 بهتری کلمات انقراضی منکر او ادعا عدم حجت و ثبوت از تفاسیر منقرات صد جواشانی بر ایک کما خیال که رسکای او

اینکه هر دو را در یک کلام می گویند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند و در بعضی کلمات از آن جدا می کنند

سحر زان الطوائف ابی حمیر از دم وجود عظمی و احاطه بربک خاص نقیض قدیم مبارک و اقوی سرور
 شریفی کو مختصر الکتابی که بر مومن کلمان بگوید سول ممان بر عظیم و تبرک ضرور و لازم می آید
 تو من باعث بلاکت و ضلالت می و اصح بود صلی و محمد بنی و خیرین غیر هم کی کتب معتبره و وجود بود
 انتم شرف یکدین و تو اتر بودی می و اور خد شرف علی سلف و خلف زیارت کوه جا و اور عظیم گشته
 می و ذر الله کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری کچر تو رسی کتب معتبره می بطریق
 نموده از خواجهر بر و کار لای می اول قطعات حسامی کتب معتبره حساس با دل من عجا
 فروری نعل گئی یاد کرنی چای می که ذکر در سر سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح خانگی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرد و قبر وی در بهار است و بالا قبر وی نقش قدیم عظیم آن سرور
 دوسر کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا مایه نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواجهر باقی باشد که می که مرقد منور ایشان دلی نزد یک قدیم سول واقع است قیسری حضرت
 من مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولینا بدر الدین خلیفه حضرت مدنی کاشف اخبر
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدیم مبارک رسالت پناه مشرف گشت آبی که مجاور او قدیم مظم
 می اندازند بهر من دیاشید و گریه دست داد و از آنجا مشرف حضرت گشت چو نیمی زبده المقامات
 و البرکات الاحمیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجهر شمس می احوال حضرت خواجهر باقی
 من که بتقریری بایاران بان موضع رسیده انجا را خوش کرده خوش و گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک بر امان ایشان چسبیده بود و بزبان شریف را ندند که خاک این موضع دانستند
 لاجرم ران مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیک شاه راه انشاء عظیم ارشاد را کنج و ابرشند
 پاچون ختنگ لشکول من جمیع حال حضرت باقی باشد کی می قبر و در ملی متصل قدیم شریف حسنی مرآة انشای
 من حال خواجهر باقی باشد من می در شاه اسیر وفات نموده متصل قدیم شریف دفن شد ندساتون کتب

سحر زان الطوائف ابی حمیر از دم وجود عظمی و احاطه بربک خاص نقیض قدیم مبارک و اقوی سرور
 شریفی کو مختصر الکتابی که بر مومن کلمان بگوید سول ممان بر عظیم و تبرک ضرور و لازم می آید
 تو من باعث بلاکت و ضلالت می و اصح بود صلی و محمد بنی و خیرین غیر هم کی کتب معتبره و وجود بود
 انتم شرف یکدین و تو اتر بودی می و اور خد شرف علی سلف و خلف زیارت کوه جا و اور عظیم گشته
 می و ذر الله کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری کچر تو رسی کتب معتبره می بطریق
 نموده از خواجهر بر و کار لای می اول قطعات حسامی کتب معتبره حساس با دل من عجا
 فروری نعل گئی یاد کرنی چای می که ذکر در سر سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح خانگی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرد و قبر وی در بهار است و بالا قبر وی نقش قدیم عظیم آن سرور
 دوسر کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا مایه نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواجهر باقی باشد که می که مرقد منور ایشان دلی نزد یک قدیم سول واقع است قیسری حضرت
 من مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولینا بدر الدین خلیفه حضرت مدنی کاشف اخبر
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدیم مبارک رسالت پناه مشرف گشت آبی که مجاور او قدیم مظم
 می اندازند بهر من دیاشید و گریه دست داد و از آنجا مشرف حضرت گشت چو نیمی زبده المقامات
 و البرکات الاحمیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجهر شمس می احوال حضرت خواجهر باقی
 من که بتقریری بایاران بان موضع رسیده انجا را خوش کرده خوش و گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک بر امان ایشان چسبیده بود و بزبان شریف را ندند که خاک این موضع دانستند
 لاجرم ران مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیک شاه راه انشاء عظیم ارشاد را کنج و ابرشند
 پاچون ختنگ لشکول من جمیع حال حضرت باقی باشد کی می قبر و در ملی متصل قدیم شریف حسنی مرآة انشای
 من حال خواجهر باقی باشد من می در شاه اسیر وفات نموده متصل قدیم شریف دفن شد ندساتون کتب

سحر زان الطوائف ابی حمیر از دم وجود عظمی و احاطه بربک خاص نقیض قدیم مبارک و اقوی سرور
 شریفی کو مختصر الکتابی که بر مومن کلمان بگوید سول ممان بر عظیم و تبرک ضرور و لازم می آید
 تو من باعث بلاکت و ضلالت می و اصح بود صلی و محمد بنی و خیرین غیر هم کی کتب معتبره و وجود بود
 انتم شرف یکدین و تو اتر بودی می و اور خد شرف علی سلف و خلف زیارت کوه جا و اور عظیم گشته
 می و ذر الله کاف المسلم الموقن بلکه تو من انکار موجب قبول ناری کچر تو رسی کتب معتبره می بطریق
 نموده از خواجهر بر و کار لای می اول قطعات حسامی کتب معتبره حساس با دل من عجا
 فروری نعل گئی یاد کرنی چای می که ذکر در سر سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح خانگی مرقوم
 که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرد و قبر وی در بهار است و بالا قبر وی نقش قدیم عظیم آن سرور
 دوسر کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا مایه نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
 خواجهر باقی باشد که می که مرقد منور ایشان دلی نزد یک قدیم سول واقع است قیسری حضرت
 من مقامات حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولینا بدر الدین خلیفه حضرت مدنی کاشف اخبر
 مرقوم کی وقت بر آمدن ملی بزیارت قدیم مبارک رسالت پناه مشرف گشت آبی که مجاور او قدیم مظم
 می اندازند بهر من دیاشید و گریه دست داد و از آنجا مشرف حضرت گشت چو نیمی زبده المقامات
 و البرکات الاحمیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجهر شمس می احوال حضرت خواجهر باقی
 من که بتقریری بایاران بان موضع رسیده انجا را خوش کرده خوش و گانه گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک بر امان ایشان چسبیده بود و بزبان شریف را ندند که خاک این موضع دانستند
 لاجرم ران مکان قدگاه حضرت رسالت است و نزدیک شاه راه انشاء عظیم ارشاد را کنج و ابرشند
 پاچون ختنگ لشکول من جمیع حال حضرت باقی باشد کی می قبر و در ملی متصل قدیم شریف حسنی مرآة انشای
 من حال خواجهر باقی باشد من می در شاه اسیر وفات نموده متصل قدیم شریف دفن شد ندساتون کتب

Handwritten marginal notes at the top of the page, likely in Persian or Urdu, providing additional context or commentary on the main text.

حسامیه من کمال بساط و صیقل می بود حال فتنه عالمی و فتنه دین من می وقتیکه سلطان
باز رفت محمد دوم الحاکمین در قن جوهر بود فتح خان در میان او سلطان عهد قدیم مبارک حضرت سرکار
بود که پیش از یکدیگر عالم بقا شده آن نشان و الا نشان سپید او که از فتح خان کور کور
و اوقه با حضرت محمد دوم همان وصیت یافتن نشان بدعا حضرت قطب المکرین پیر پادشاه سوار شده
بسوی بانی پست شتافت و بوقت شام در آنجا رسید پادشاه و خاقان و عرشا شده غنیمت محمد دوم الحاکم
که آهسته اندرون رفت حضرت محمد دوم و چون حجره مشغول بود و محمد و شمع زینا که از خلفا خاص حضرت
بود و علقه حجره در درگاه ایستاده بساکنان می جنبید فتح خان پیر سیده دلیرانه درون حجره رفت
خوبست حضرت محمد و شمع زینا گفت ای پیکر کجایم و نمیخواهی که سلامت باز آئی گفت سلامم
و سلامت باز می آیم آنجناب فرمود که اگر سلامت بیایی پیر من من پاره کنی و الا من پاره
پاره کنم فتح خان چون خوان پیران پیران دل بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت محمد دوم
و استعراق از فتح خان سوخته پسته با دست و پیران آنکه کسی آنحضرت را خبر رساند و از زبان مبارک حضرت
برآمد که بر گوی فتح خان شاد شد زمین بوس نموده آمد همچنان محمد و شمع زینا را مست ایستاده بدید
یا شیخ چو که سلام بر آدم فرمود ای پیکر شیرین رسید زینا خود قضا کرده آمدی اما ما دلی خود را
نیوان رسید فتح خان گفت یا حضرت اگر در دین دل جان من است بجهت من بگویند تقاضای
آمده بودم الحمد لله و البته که کریم شارت یافتن پس بغایت شکفتند و تازه روی از آنجا برگشته
روان گشت چون نزدیک می رسید زیر رختی قرمز آمد خواهرش گفت و جادو بر سر و کشید جان من
تسلیم کرد چون این خبر سلطان رسید و عید و خود بجا آورد و قدیم مبارک حضرت رسالت بنا
مصطفی بر سینه او گذاشت آهویین شمع جلدی دهلوی محدث این بیایکو بطریق و عطا نصیحت و
صلی زارت ادریکر قد شرف مدح جو نکستی من بیت نصیحت طویل نظم من می چند ابیات او

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the narrative or providing commentary.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, likely in Persian or Urdu, providing additional context or commentary on the main text.

او سین کی لکھی جاتی ہیں کہ کردہ زرتوق پای نامسر نامی سوئی تقدیم ہمیشہ ہوسے تقدیم ہیر
 اور مالی رخ خود بجاک آن پا خلقش ہمیشہ شایا رند زان اہل صفاش فیض یابند آن
 کو جو مقام دہلی است زان کچھ خود نام دہلی است نوین اخبار الاخبار میں جی حال و سیر ہر
 کی کروان فون میں لکھی ہیں این دو سیدہ را در حرم رسول قدتم شریف حضرت عالم پناہ دفن
 ان دو سوتین کرہ العلماء تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ بابا نقیہ میں
 حضرت خواجہ باقی یابند مغفور ہمیشہ بوقت شب در گاہ قدتم شریف حاضری شدند و تم تاشب ز قدتم
 مبارک آن سرور مراد فیض فرود نا آنکہ کمال ظاہر و معنوی حاصل ہوسے جو اہل توحید و توحش
 کا نظر بر قصار لکھی گئی جسب دیہ بہت منظور ہو کہ آپ تو این مجتہد مرقو مغیر میں مکی اور علا
 میں ہم فقہا و علماء کمال خاص عالم اہل اسلام خلفا عن سلف بالا جامع فیض یابار ت اور مستعدی کہیں
 خاص سر قدم متبرک کی رہتی حتی کہ بعد بادشاہ دین پناہ اولی الامر مانی حضرت محمد اورنگ زیب
 عالمگیر بادشاہ دین و طای تالیف قناد عالمگیر مکی جو مجتہد ہوسے فیض اندوز خاک قدیم اکبر
 ہی کہیں انکار پر سکی لب بلایا غور ازین ظاہر کی قدما اور حدیثا اگلی پہلو میں شب خاص عالم بالا
 فطرت پاکتر جو دہی میں سیمار زمانہ قریب تک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قرطی دہلوی اور مولانا
 عبد العزیز مودد الداجد اور جمیع برادران جلیل القدر انہی کہ میر میران مولو اسمعیل صاحب ہی
 مولوی اسمعیل ان کے میر حبیب منکر نہیں ہو بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک میں قدم مبارک کی لب
 حاضر اور گویا ہر جمع ہی مولو اسمعیل کہیں با یونین تشدد و ہمت نام زمین اذکی تقوی
 ان وغیرہ موجود ہیں ہر صنف صاحب ایمان و یکہ سکتا ہی کہ کہیں انکا اس سجدہ کا یا خاص میں
 انکا مودا یا خصوصاً پنا و یکا بلکہ سب لوگ دان حاضر ہو اور درویشی تہی ابی ہزار لوگ دیگر
 زمرہ میں ممتاز ہوتا شاہ عبد العزیز صاحب راہ جانا حضرت استاد اس حشر اوسن بارنگاہ دیر

[illegible]

چندی در ادای چو ایست بابت کی که حضرت سولینانی بعد حصول زیارت و تبرک پیوسته
 ایستد نگاه مبارک خادش رضوان شد چه عجب روح الامین هم بردش در باشد و قس
 جناب مولی رفیع الدین خیره بکمال خضوع و خشوع اس قدسگاه من سر فرویدی مکنو
 خاص آن جو درس فرا جو بجز تقسیم و تکریم لب لباب الهیه و عطا نصیب اگر که
 امور تابدعت آیات کی کرتی ہی آورده و غیر مکتسم حکم یک اسین الهی کو منع کرتی ہی
 اسین شک نہیں کہ ہر عالم دہا ہر کوہ بات ضرور سو ہم ہی امور تابدعت
 تقدیرین بلکہ عقل فیم پر ظاہر ہی کہ منع مکنو سہیل دودہ و غیر مکتسم حقین ہم کو
 تعظیم و توق خاص قدم مبارک ہی الحاصل کہ حقیقت جمیع عالم اسکی عظمت و بزرگی
 انکار منکر و انکار پر قدم او ثبات صراط مستقیم اجاع در حقیقت اہل ثبات ہی یاد رہی
 قال اشجہ ابن ہام الحرفی ہی حکم تیر باز گشت پیدا کیا و قس طے مذاق تقریرات شطیحات اس قسم
 وہ سب مینواریو بنیہ منکر کی جو نسبت تحریر پیشہ زاد کی فتح با سلطان فیہ
 عوام کے حقیر طرف کی ہی کذب بیہان جیسے بیہان صاحبان نقاش حسری جو اہل
 مواہب پر ہتا قہم انحر واد حم اور یہ جو ہو کا لعل طاف تواریخ اور محبوبیت رسالہ سازار
 سفر و اسطی بیگانی عوام کے منکر کی دیاسی اور عبارتیا طول طویل سی شخص کا فذ و مذکور
 کام فرمایا ہی حرا لظوائد آتا بس کہ کہیں جو عوام عیار و کو جتنا جان بیکالین محفل
 ہستی ہستون اپنی نفسیت ظاہر کرتی ہیں آتا نہیں دیکھتی کہ اختلاف سی تاجو کی کہیں اصل شی
 تصویر کیا سکتی ہی جس ہو چکو جو تاریخ رو انکی خود قدم سر ہونی ہی وہ اسنے روح اگر ایسے خلاف
 ایسی جو برد کار لاتی من توکل کو لعل طاف تواریخ وفات آنحضرت اصل ذات حقیر
 ہو جائیگا اور جو خدا موہن اختلاف تواریخ ہی سبب انکار ضرور ہو گا اگر انکی ایسی ہزار

التي هي من الله تعالى

مقصد من مدح کا قصد ہے اہم اوزار میں ہی با نیت عدم تبرک معاہدہ لیں جو کہ پوچھا گیا
 یہ در ہی کہ جس کی بھی تبرک حضرت کا ہوتا، وہاں تا اہل ایک کا ہوتا ہے محمد کا وہی جامع الخیرات میں ہے
 میں روی ان اب اگر اخذ تحریر میں بحیث النبی و فیہ فی مہر تبرک کا فہم ابو بکر میں بیتہ صلوات اللہ
 با حسن الاصوات و ظل القاری لم یجد احد احمی الی موضع اشعر من الشمس القرآن عندہا فجا
 الی البی فاخبرہ بذلك قال یا ابوبکر انا علمت ان الملائکہ یخیمون علی شعری یترون القرآن عندہ
 قاضی عیاض غفرلہ کہیں کہیں قال سنن ابن ابی نعیم وغیرہ عالم نزل برسان من حج المذنب بالمدينة و قصد
 الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ و التبرک برودیہ روضہ و منبر و قبر و مجلسہ طاس مدینہ مولیٰ قدس
 و العود الذی کان یستند الیہ ثم یسجد فی قاضی عیاض میں کہ کان بن عمر یضع یدہ علی النبر الذی علی
 رسول اللہ فی خطبہ تم یضع علی وجہہ امی صل علیہ ابن عمر حضرت کی منبر پر ہاتھ پکڑیں پھر ہاتھ منبر پر
 کہیں کہیں جس منبر پر حضرت بیٹھتے قدم کہیں کہیں ہاتھ منبر پر لگاتے پھر منبر پر لگتے ہاتھ منبر پر
 تہی صاحب عینی شامی صحیح بخاری حدیث کان قد شرب فی النبی الحدیث لکھتے ہیں فیہ دلیل ان اللہ
 من قبلہ و ایستہ من باب التبرک الی اصل کہ تعظیم تبرک ابوسہیل کہ جسکو کوئی عضو حضرت کا لگا ہو
 یا حضرت کا کوئی باطن از روایان موجب تبرک صحابی قدس ہذا صادر روایات صحیحہ و اوثق
 صحاح ابنی محل پر بطریق حدیث ثابت و متفق ہے کہ حضرت کی تبرکات سے حصول برکات مآثورہ و مود
 او فی حال غفارا ہی اور کتب صحاح ہو یا اس کو فرمایا حضرت کی کہ علیکم بکثرتہ و سنہ خلفائی
 تبرک ایسی تبرکات سے سنت صحابہ پر اور مود بہادر و شکران باتوں کا اور امانت کنندہ و مود و مطر
 ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مریدہ منورہ کو رو کہو تو قابل درمی گائیگی ہی قال القاضی فی الشفا
 قد افقی الک فی من قال تریہ المذنبہ و یدہ بضر با تلمین درۃ و امیر الخیر تحقیق توبہ و الامام
 حج حق اوست شخص کے کہ کہا اوستی خاک مریدہ کی رو ہی ساتھ ہر فی تریں و ان اور حکم کی تہد اوست

(Marginalia in Urdu script, likely commentary or additional narrations related to the main text.)

تفسیر عجیبی منکر بہا دسی کہ عظمت اور فضائل و ارج اور انما ربکاں مثال اعلیٰ مبارک اور صوم
 مبارکہ اور بر تقدیر حسنات بلا صفات قبولہ بعض خطا را فتنہ جو کہتے محمد بن من بہر پری ہر
 منکر کی نظر نہیں گذرین یا تجاہل منظر ہی ہم اگر توہوری تفصیل ہی انکی لکھیں تو کتا طیل بڑی سارہ
 ہوا سکی ہم مختصر اشارہ کردی میں جن باب جن کو تفصیل و کبھی منظر ہو تو مثال اعلیٰ کا حال خاص
 مقبولہ منکر اوفج المتعال غیر کتب مطبوعہ میں دیکھی اور یا تفصیل و تصحیح جمع ہو جو حدیث ال
 مرقومہ شرح اساتذہ سلف و خلف جنہوں نے خاص صورت قبولہ مقدمہ سنائیں کتا بہ غیر منیر شرح
 فاکہا اولیٰ کیفیات محمد بن جلیل القدر شری عثمان بن نسطاس اسحق بن علی حافظ بن زبالہ و حافظ
 زبیر و حافظ یحییٰ اور طابہ بن یحییٰ ابن فراس و شیخ محمد سمیع مدین اظہار کی ان سب نقول
 قبولہ مقدمہ سنائیں اور ابو زید بن شیبہ و فرہ شہری و حافظ یحییٰ ابن ابی داؤد ابن کرمی و غیر جم
 جبرہ شریف بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم تصدیق کہتی ہیں میں نواید دیکھ کر نقل عبارت نہ دردی حاجت
 نظر تفسیر منکر حاشیہ پر لکھوی چاہی علاوہ اسکی کتا الالکشف فی مغازی المصطفیٰ و الثلاثة الخلفاء او
 تفسیر الحج الصمیم او کتا فہمہ فعل القدم المحمیدی اوفج المتعال تلمس کتا خانہ میں بکمال بسط و
 تحقیق و ثبوت تنظیم کریم تبرک و تفصیل یعنی جو مناسبات فعلیہ کریم کا مثل سائر انا علیہ صحابہ و تابعین
 حفاظ محدثین فقہا علم سنی مسند حدیثہ اور و دساون منکر جسی حضرت انکا ہی موجود اور تفصیل
 محدثین احادیث صحیحہ کی مرقوم ہی ملاحظہ کرنی چاہیں اور جو منکر کو یا کو کسی بن کہ تفسیر انکا مشہور
 بالیفات جناب فضل اجل عارف اکمل نخبۃ الدور املوی حسن الزمان صدام الفاہاتہم سیاحت
 قدم شریف احمد بن میکہ مقبہ اور مستفیض ہونا چاہی منکر کو لازم ہی او کہ بہرین ہو کہ مذنیہ
 مقبولہ میں دیکھیں شراوین کہ تفصیل شرح موجود کہ جن لوگوں کمال فعل شریف نہیں ہو انہوں
 نقل فعل بنائی اور مسند حدیثہ سیم موجود ہیں ہی صاحب اب نہر سیم عرج مثال فعل مبارک اور

تفسیر عجیبی منکر بہا دسی کہ عظمت اور فضائل و ارج اور انما ربکاں مثال اعلیٰ مبارک اور صوم
 مبارکہ اور بر تقدیر حسنات بلا صفات قبولہ بعض خطا را فتنہ جو کہتے محمد بن من بہر پری ہر
 منکر کی نظر نہیں گذرین یا تجاہل منظر ہی ہم اگر توہوری تفصیل ہی انکی لکھیں تو کتا طیل بڑی سارہ
 ہوا سکی ہم مختصر اشارہ کردی میں جن باب جن کو تفصیل و کبھی منظر ہو تو مثال اعلیٰ کا حال خاص
 مقبولہ منکر اوفج المتعال غیر کتب مطبوعہ میں دیکھی اور یا تفصیل و تصحیح جمع ہو جو حدیث ال
 مرقومہ شرح اساتذہ سلف و خلف جنہوں نے خاص صورت قبولہ مقدمہ سنائیں کتا بہ غیر منیر شرح
 فاکہا اولیٰ کیفیات محمد بن جلیل القدر شری عثمان بن نسطاس اسحق بن علی حافظ بن زبالہ و حافظ
 زبیر و حافظ یحییٰ اور طابہ بن یحییٰ ابن فراس و شیخ محمد سمیع مدین اظہار کی ان سب نقول
 قبولہ مقدمہ سنائیں اور ابو زید بن شیبہ و فرہ شہری و حافظ یحییٰ ابن ابی داؤد ابن کرمی و غیر جم
 جبرہ شریف بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم تصدیق کہتی ہیں میں نواید دیکھ کر نقل عبارت نہ دردی حاجت
 نظر تفسیر منکر حاشیہ پر لکھوی چاہی علاوہ اسکی کتا الالکشف فی مغازی المصطفیٰ و الثلاثة الخلفاء او
 تفسیر الحج الصمیم او کتا فہمہ فعل القدم المحمیدی اوفج المتعال تلمس کتا خانہ میں بکمال بسط و
 تحقیق و ثبوت تنظیم کریم تبرک و تفصیل یعنی جو مناسبات فعلیہ کریم کا مثل سائر انا علیہ صحابہ و تابعین
 حفاظ محدثین فقہا علم سنی مسند حدیثہ اور و دساون منکر جسی حضرت انکا ہی موجود اور تفصیل
 محدثین احادیث صحیحہ کی مرقوم ہی ملاحظہ کرنی چاہیں اور جو منکر کو یا کو کسی بن کہ تفسیر انکا مشہور
 بالیفات جناب فضل اجل عارف اکمل نخبۃ الدور املوی حسن الزمان صدام الفاہاتہم سیاحت
 قدم شریف احمد بن میکہ مقبہ اور مستفیض ہونا چاہی منکر کو لازم ہی او کہ بہرین ہو کہ مذنیہ
 مقبولہ میں دیکھیں شراوین کہ تفصیل شرح موجود کہ جن لوگوں کمال فعل شریف نہیں ہو انہوں
 نقل فعل بنائی اور مسند حدیثہ سیم موجود ہیں ہی صاحب اب نہر سیم عرج مثال فعل مبارک اور

بیان نوالہ اور دایوٹن اولیٰ جو تفصیل لکھتی ہیں لازم ہے کہ متلجیو دیہین میں مختصر قصہ
 الاختصار گنجائش یا تفصیل کے مابین رکھنا مختصر آسان اشارہ کافی ہے دیگرین میں اس میں موجود
 کہ شخص شال اصل مبارک رسول اپنی پاس کچی اماں کو کچی بھانک اور سر شیطانی بارہی اور عجب سے او
 بہت اقوال نظم و شعر شیریں اکابریت کی طرح مثال میں بھول گئی ایک بیگم یہی یا شیعہ المصلط
 روحی الفدا الحق قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات شال اصل مبارک کی جو حضرت عائشہ صدیقہ
 کی پاس پر رکھی ہیں ان کثوم کی پاس سے یا مخرج جھڑپ شکی کے پاس تہی جو لکھتی ہیں متلجیو دیہین کی ای
 عزیز شال فعل کے تعلیم و تبرک سے عبرت پر خام نقش قدم اور نقش قدم جو کہ اور وہ جلیہ صبر و تحقیق
 تطبیق و ایگیا تو مطابقی ہی پایا اور کسی شخص کی شخصی قصو لایا اور کسی کی شخصی قصو فی تعظیم تبرک مرعی
 کہ کما خاصہ چاپ پر نقش قدم تو میں یادیم تعلیم و تبرک کے درجہ بھول سا فلین پونہ دیگی جنسیہ آو
 بیانی متلجیو حدت میں اللہ کی پاس سے یا مخرج جھڑپ شکی کے پاس تہی جو لکھتی ہیں متلجیو دیہین کی ای
 انکاسی رجوع کرین اسکا مصداق نہیں علماء و مجتہدین میں یہ بات محو نہیں بلکہ عین امانت و امانت سیما
 حال جلال الدین سیوطی خاص اسی میں احوال جناب امام اعظم وغیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صلی علیہم السلام قابل تبرک
 اور بارہیم پر سبب اور بارہیم حسیست جاہلیت اور کوہی خیال تھا کہ کسی تفسیر روا ہے غیر کتب میں
 یہ مجتہد نہیں تو تفسیر کثیرہ یا تفسیر کثیرہ راہ خاصہ اور غیر کتب معتبرہ سی دیگر یا اہل ذم کی جلد
 کو کام فراوان کہ قطع نظر تھا انکی اٹھ کے ہزار امام خاصہ و چاہا و صلا میں ہر میں آج
 رہا تری کل کو شک ہو ابھی میں غور و مغضرتا ہی چاہی رہا انکو کی نفی کو جلد کام فراوان تو بہ
 کو کار فرما تو خام کو ہم مبارک کو انکو تفسیر لکھا وین تہ نقش قدم بر سر پر انی ہو غیر بر سر پر انی
 قدم مبارک کو تبرک سمجھیں و نیز ہر وزیر قیامت کو یا لیتی گنت ترا کیا ابھی کام نہیں کیا و اما ملینا الا
 و آخر کلاما و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علیٰ جانہ قد رجح الحق الی جانہ قولہ العلیٰ اعظم قد جاز الحق

(Left margin text, mostly illegible due to extreme slant and bleed-through)

(Right margin text, mostly illegible due to extreme slant and bleed-through)

اور انیسوا علیہا من اللہ

جار الحق و زهر حق البطل
ان الباطل كل كان زهوقا

السنه
التيكر الموسوم بعبدة الحرام
في اخبار بلد الحرام الملقبة بشري
للمؤمنين في ما خراج الملوك بين
١٢٠٦

ور طبع سلطان في حسب الحكم خاقاني
واقع قلعه مبارک مطبوعه سنه
١٢٠٦ هجری

ضعیف نجشا و اما السائل فلا تنہر لیل یا نفعہ شکوہم فذا عند لیل باز فرمہ
 ذکر خوش برائی و اما بنعتہ ربک فحدث شمع محراب نبوت و امامت محرم
 خلوت خانہ قرب و کرامت صاحب قلوب قوسین او اودنی شہنشاہ مریدان
 تحت کاه لی مع اسد شرف بشارت بے غفلت کہ اسے اعنی حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتی مدنی مقدسی قرشی ہندی ہاشمی پر کہ جسکو اوست حضرت
 دایم العطا یا جمیع انبیاء و رسل بل سایر مخلوقات سی افضل و اعلیٰ کیا اور
 ہزار ہا ہزار ازکیات و تحت تحیات آل طاہرہ و ازواج مطہرہ و اصحاب
 ائدین و مہدیین پر کہ جنہوں نے اول قدم ہمت طویت جاہ پر افادہ شرف
 غر حضرت رسول مقبول رب ذی المنن میں رکھا اور رستہ و غایت جہو
 حضرت خالق لیل و نہار کی اون علماء رکبا اور بادشاہان وی الفدیہ و
 الاقدار پر کہ جنہوں نے بد اعتقادوں اور اعدا سرور انبیاء و اولیاء کو بزدلی
 سیاست و شکوک خسروانی و جہاد سانی سے مغلوب و جلا وطن شہر و
 اسلام کیا تا جیکہ اونکے بہیم و نصیر و بذر کو بھی نقش قدم سے وجود
 کا عدم کیا پیچھے تمجید او صفت حضرت ذی الجلال احدیت مستحق کمال پیر
 و نعت خواجگانات منقب سید السادات علیہ الف الف التحیات کے
 کہتا ہی بندہ مسکین خادم شرع منین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ ان ایام سحابت
 ایام نوید انجام میں حکم محکم حضرت کرامت آیات عالیجاہ کیوں بارگاہ

سر بر آرائی سلطنت و جهان بینی باعث زریب از یک خردانی و کادائی ملکیت
 انجم قدم سکند جنت حبشید دولت رعیت پرور عدالت کثر حای بن بسین سید نام
 اسحق کفر و منلال و ظلام ظل انبی نایب جناب حضرت رسالت پناهی بادشاہ ظلم
 رویائی ذخرا جو درونجا حسن کردار چشمه فیوض و سلاطین افکار کبریا جاتم دوران
 رشک بدل فرشیروان سلطان این السلطان الخاقان این الخاقان الخاقان
 من اسحاق حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ نظم جهاندار و جابگیر و جہا
 بخش فلک تخت و فلک قدر و فلک رخس منہ و حلقہ در کوشش بر کابیش
 یکی از نیزہ داران اقبالش سبحان امہ کیا ذات حمید و صفات ہی کہ سار
 نام نامی اور اسم گرامی اوسکے کے منیا و حجلہ دل عقیدت کیشان اور نور
 سپہ بہرینجند صداقت اندیشان یسان صبح وصال شاہ مقصد و فر
 جوی بی نام پادشہ سرزازی و سراج الدین بہادر شاہ غازی و انبی
 اختر کشورستانی و بہی طالع بعمر جاودانی و رونق افزائی خاندان کوہ
 خلد اسد ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسان مع مکاتیب حضرت
 حبیب پاشا اور محقر علماء و مفتیان حرم شریف مکہ معظمہ زاد اسد شرف
 محتوی اخراج چند جنالی و محفل فرقد و بابیہ نجدیہ کہ جناب حاجی الحرمین
 الشریفین خلاصہ و دمان گورکانی مرزا حسین بخش مقبول سبحانی بحضور
 حضرت جہان بیاد کے پیش کشیہ از انجا کہ نظر فیض اثر و خاطر دریا معاقل

بنا بر اجرائی قواعد شریعت غدا و استحکام ضوابط ملت بمصانفا صاکن ہر وقت
 رہی ہی لہذا واسطے ترجمہ اور ترتیب ایک رسالہ کے محض نظر فرما لیں اور ہر سال
 خلق اللہ اس خادم شریعت پر مطلق اور مطلق ہو اسو بموجب حکم قضا تو ام فیصل
 اور سکی بچل آئی حال مفصلا بعد ملاحظہ تمام مضامین ہدایت آگین ہر ناظر و
 طالب پر ہوید او متکشف ہو گا و اللہ ولی التوفیق و بیدہ از مہ تحقیق اور نام
 اس سال کا عمدہ المرام فی اخبار بلند الاحرام اور لقب اسکا بشری للمؤمنین فی الخراج
 الود بین رکھا اور اسکو ایک مقدمہ اور ایک بابے خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ
 جانا چاہی کہ سب محضر کے آئینا جناب حضرت سلطانین و دیگر قوطا سکا یہ ہے
 کہ مولوی محمد مراد و شیخ عبد اللطیف کھنوی و شیخ محمد دہلوی و شیخ عبد الرحمن شاہی
 اور محمود علی بریلوی نے کہ احوال اسکا دیگر قوطا سکا ہے جیکہ شیخ عبد الوہاب بخاری
 کے مذہب کو کہ معظمہ میں رواج و شہرہ دیا اور شفاعت ادبیار کرام و سرور دنیا
 علیہ الصلوٰۃ و علیہم السلام اور الصلوٰۃ و السلام علیک رسول اللہ نزدیک قبول
 حضرت رسول مقبول عالی مقام اور طعام نذر و نیاز فاتحہ درود دہم و چہلم و برسی
 و مجلس مولود سے انکار کیا مشاہیر علماء و مشتیان ارض منزلہ مروہ و صفائے
 انبار وین تاریخ جمادی الاخری ۱۲۶۵ھ ہجری کو کہ مطبہ سے پانچ نفوذ کورین کو
 بچھہ شرعی نکالا اگرچہ اول حضرت حبیب پاشا کے کہ جسکو بھی لوگ صوبہ کہتی ہیں
 اور زبان ترکی میں پاشا مشورہ ہیں آبا تہا کہ اس گروہ شقاوت پر وہ کو حکم شرع

قتل واجب ہی ہوگا بنا بر دفع ایام جہلاء مذاہد کا اعتقاد سائبہ انہوں کے
 صلیقت و اذیت کا کہتی ہے قتل سے وعدہ کر کے اخراج مناسک جہاں وہ
 خبر موج افزا تمام ملک عرب و عجم میں دریاں زمین کے مشہور ہوئی بنا بر
 اسکے شعبان کی بابہ جون تاریخ تمام احوال اس گروہ فتنہ انگیز کا معمرہ منی میں
 بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھپوایا گیا اور اکثر اقاہم و اطراف ملک عجم میں
 پہلا بعض بعض لوگ ہندو کے ہندوستان میں کہ جہ شریعت قلیل علی الخیر
 جو گردنواچی مسجد جامع شہر دہلی میں اس خبر جانکاہ کو سنکر مہوت ہو اور اسکا
 جنس کو مظلومین سمجھ کر ایک اخبار رسمی و جدیدہ الاخبار بابہ جون رمضان ۱۲۹۰
 سنہ ہجری شمل پرہ اجیت و ہجرت بطرف ہندوستان برادران ہم شہر
 بمقتضای اذامیش الافسان ظال سادہ واسطے معتقدون اپنوں کے اور حکم علما
 کبار اور حکام نامہ احرار میں شیر یفتین پر کہ جو مدوح حضرت سرور کائنات ہیں بسبب
 شقاوت اصلی اور عدم تہنہ بید اعتقادی و پدر داری اپنی کے کفر و ارتدادی
 دیکھو مطیع فرامی میں چھپو کر تقسیم کر دیا چنانچہ وہ بحشیہ بہان نقل ہوتا ہی خبر
 باز آمدن ہاجرین کہ معطل بطرف ہندوستان و محروم ماندن بسیاری مسلمانان
 از حج بیت اللہ بسبب حسد و شقاوت مفسدین دشمنان بن خدایم اللہ تعالیٰ یوم
 الدین باید دانست کہ در وقت گذشتہ شہرہ از حال آباد آمدن حاجی الحرمین مفتی سید
 محمد مراد از طرف کہ معطل بجانب ہندوستان بسبب شقاوت و کفر تہنی چند از کافران

بیدین و مشرکان لعین نکاشته بودم مگر در حیرت افتاده بودم که معاملاتی
 دشمن اسلام و اسلامیان کبیر اکنون معلوم شد که طایفه از متعصبان لعین
 مباحثه برخواستند و چون بحجت بر نیامد فقر او بهمت خود دادند و صورت مسئله
 تبدیل نمودند و بزرگی دیگر ظاهر نمودند و نخواستند که حاجی مفتی سید محمد مراد که عالم
 باعمل و محدث است در مکه معظمه طرح اقامت افکنند و طاهر است که مثل این بزرگ
 کسی در وسیع و اتقا کند در ممالک هند وستان خواهد بود فی الواقع اسلام از دنیا
 قایم است و دوست که شرک خدمت اهل کتاب گفت و هجرت فرمود مگر منافقین
 ناپاک دست انداختن بر داشتند و قصیده در عربی و هندی که محض بهمل و
 بی وزن و بی معنی است در تنائیش گفتند و الحاد و زندقه دارند و خویشان را
 در تمام عالم ظاهر ساختند و مسئله شرعی است هر که مار اکافر گوید لاجرم او را قاتل
 لقین می توانم پس گفته غلام محمد که از نامش بوی شرک می آید کی لایق شنیدن
 و پذیرفتن است و محترری عید العفوری و امام الدین که دشمن دین حضرت خاتم
 المرسلین اند از پای اعتبار ساقط و عبد الفتاح عرف اشرف علی گلشن آبادی که
 قاتل مانده است و مولایش ملک خزان است نه ملک گلشن آباد از راه خباثت
 فطری رسال بنام تحفه محمدیه تالیف کردن می خواهد افشار الله جل جلاله آن
 این منافق از بی داده خواهد شد و هر که رساله او را بر غیبت دل خواهد دید عمل
 خواهد کرد بی ریب و گمان شرک و کفر بروی خواهد شد گفت زبان در حق دین لازم است
 بزرگان

جایز اسلام را مستوجب بواجبیت و معتزله و اسماعیلیه نمودن و بستم نمودن
و آنچه گفتند بطریقه مرتد ان و زندقه ان و کافران مشرکان و مبتدعان است بقوت
الایمان مولانا محمد اسماعیل دهلوی علیه الرحمه در رد انرا که بدعات نهایت خوب است
و اهل اسلام را مرغوب کافران شقی آنرا تضعیف الایمان همیگویند نه با بر گفت
فرقه کلبییه اجماعاً نتوان نمود و دست بردست بستن در نماز سنت است پیش از آنکه
ثمة خلاف مالکین که ارسال را سنت گویند پیش است بسته پیش قبر شریف
استاده شد و صلوٰه و سلام بر رسول مقبول علیه السلام گفتن از افعال اصحاب
کرام و اهل بیت مطهر و تابعین و تبع تابعین ثابت باید کرد و درین باب
اقوال متقدّمین باید دید و قضاوی عالمگیریه و دیگر قضاوی معتبر حنفیه و شافعیه بخلاف
قول ملا علی قاری است پس قول ملا علی قاری قاضی عیاض بدون ماخذ صحیح
درین باب نرا و از حجت نیست اگر صحابه دست بسته پیش قبر شریف استاده
صلوٰه خوانده اند سلمنا ورنه عدم جواز آن صحیح از قضاوی و متون و تشریح
ایمه اربعه ثابت حضرت عمر که نعم البدعه گفته در صحیح بخاری موجود پس ملا علی قاری
و قاضی عیاض مثل حضرت عمر نمیند که قول ایان سنت سنی باشد و در و دناور
خواندن مستحب است و ثواب بسیار و آنچه از دل تو تشیده اند خواندن آن باعث
ثواب بسیار نخواهد بود و در دلایل الخیرات کمره بجائی افورده نوشته است
و بذهب اربعه را بگفتن کار اهل بدعت است زنها را حاجی مضی سید محمد راد

کسی را به گفته است و نخواهد گفت این اقراست قبح که برداشتن بسته آن
و تقلید آن را رعبه ز فرض است نه واجب پس کتاب الله قول حضرت عمر است البته
عوام را استحباب است تقلید علما از زمانه در مذہب اهل سنت و طائفة بر عامه واجب
و اندوخته گاه تقلید اصحاب کرام واجب نیست پس از تقلید دیگری چه گفته آید و درین باب
رسایل بسیار از تصانیف علما معتبرین است بچشم انصاف باید دید که بر سر حرکت
در سر باطل که امین پس اگر علما را متقدمین بلکه متاخرین که فایده کسی نمیدانند
از حال دیگران چه باید گفت و درود و سلام که مؤذنان بیانک بلند قبل از اذان بر
سارهای مسجد که عظمه میدهند از افعال پیغمبر و اصحاب است یا از طرف خوشتن یا خیر
آن کرده اند پس در کتب متدوله باید دید که چه نوشته اند از علما متقدمین منع
جی کنند و انکار از شفاعت پیغمبر آخر الزمانی کس نکرده است این محض تهمت از بدعت
بیجا است و مرده را ثواب میرسد بدادن صدقه و بر این است اتفاق است محمدیه
گره روی که اهل هندوستان بنمایند در فاتحه و نیاز مروکان مثل گل اندودن
را و پیش طعام استادن و دست برافراشتن تا وقتی که فاتحه نشود آن طعام را بخورند
و دیگر بدعات که بنمایند البته منع و بدعت و شرک است و خوردن نیاز او بیار است
در فقار حرام کرده است و در قنای عالمگیر هم بر آن اشعار است زهار فقوی سید
محمد مراد و مولانا محمد اسماعیل مرحوم حرام گفته اند مگر مولانا محمد اسحق مرحوم در آن است
الرسال حرام گفته پس این خطا بر صاحب مختار و مصنفان قنای عالمگیر و مولانا

محمد اسحاق دہلوی ثابت میشود پس نسبت کفر این بزرگان باید نمود نفوذ باشد
کس حقارت و توہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نکرده است هنوز تقویۃ الایمان
موجود است نشان باید داد تا الزام بختم عاید شود و شرح تقویۃ الایمان بابی
که ہر مسئلہ ہر قول اور از کتاب و سنت و اقوال علماء متقدمین متاخرین ثابت
کرده و در کان روم ریش می تراشند و جرس این عمل می نازند و ندیدم علماء کہ را
کہ بر این عمل بضاری کس احد زده باشند یا ملامت کرده پس عین کہ و مدیتہ اتراک
ریش تراش میگردد و در کعبہ می آیند بلکہ اگر کسی منع از تراشیدن ریش کند جواب
القتل شود و بعد نماز عصر بر در سرائی شریف کہ دہل و تاشہ می نوازند و خانہ شریف
کہ متصل بیت اللہ است پس ندیدم علماء کہ کہ ملامت کنند و حد زنند دہل و تاشہ
نوازند و ملامت کنند شریف کہ را و این دو حرکت اتراک و شریف کہ اگر بہت
ضالہ نسبت چیست و نیز ندیدم دہل کہ و مدیتہ کہ در وقت پنجاع حایل میوہ ہی
مکھوئی عروس اندازند و آنرا در غیر موسم بہ و بست دینا بلکہ زیادہ خریدہ می نمایند
و پنجاع منعقد نمی شود بہ و آن داین بختی است کہ در وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم و اصحاب کرام و اہلبیت عظام نبود پس بموجب بدعات حد زنند و بر سایل خلایق
حد زن و کافر کفن از تعصب چیست انشا اللہ تعالیٰ نصیہ در عربی و ہندی گفتہ
تخفہ بگزارم و خاطر منافقین بے ایمان را شاؤکنم انشا اللہ تعالیٰ انتہی و اور درزا
صاحبہ کور کہ جبکہ اتفاق دہلی سے رہا چھ ملت اندر او شرفا ہوا و انکاء علماء

عظام عالی مقام سے احوال اخراج ان اہل شرم و حیا کا دریافت کیا انہوں
 نے بسبب اذکار ایمانی و معتقدات ہی عمل بر قول حضرت سجانی وَلَا تَكْمُلُوا
 الْحَقِّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حقیقت سب گزری ہوئی پیش حاجی مرزا فروریان
 کردی بلکہ ایک مختصر مع موافق فضلار بکہ دیگر قرطاس مثل براخراج و با بیان
 لکھکر حوالی کردیے مرزا مسطور نے اونکو پنج خواب حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی
 محمد ابو طحہ بہادر شاہ مقبول نیردانی کے پیش کیے پس اس محض و دیگر قرطاس سے
 صاف معلوم ہوتا ہی کہ اخبار و حیدۃ الاخبار مر قوم بالا میں جو پنجہائی نالیستہ
 پنج حق اہل کعبہ کے و آخر ایات نالایقہ او نہر باندہی ہیں محض جہوٹ ہی بیشک
 یہہ لوگ منکر شفاعت رسول کرام و منکر تقلید ائمہ عظام ہیں کہ جس واسطے انکو
 کعبہ سے نکالا نہ مخفی مت ہو جو با و پردیندارون اور پیروان نبی فخر صلعم کے
 کہ اخبار مذکور میں مع قطع نظر عبارت ریکہ او سکی کے بوجہ عیدہ سے نظر
 و اعتراض ہی اول یہ کہ علماء و صلحا کہ زاد اہل شرع کا کہ جو مدوح پیغمبر صلعم
 کے ہیں اور شبانہ روز عبادت حق تعالیٰ میں مشغول اور حمد مارنے مخالفان
 شریعت غر او بد اعتقاد و سرور انبیا و اولیا پرستہ رہتی ہیں کافر و زندقہ
 اور لعین اور منافق بغیر حجت شرعیہ کے اوںکو کہنا خود کافر و زندقہ و لعین
 و منافق ہوتا ہی مقام خوف و عبرت کا ہی دیکھا جائیے کہ جن بزرگوار و نئے
 دین و اسلام کا شمس نے وسط الہنار روشن و آشکارا ہوا اوںکی اس قدر

فضیلت و خواری اور اپنی ہم شرب مذہب منکر شفاعت کے لئے اخبار مردم
 بالاین صفحہ دوسری سطر بارہ دین اور تیرہویں کے اسقدر تا کیہ اچھ تو قری
 نگاہی ککف زبان در حق بزرگان دین لازم است بالفرض و التقدير اگر وہی
 لوگ ساکنان حریم شیرینین متقدین شفاعت مواذہ نقل کفر کفر نباشد کافر
 ہو جاوینگے تو بقول اہل فارس مصرع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمان
 ان منکرین شفاعت کی مسلمان کیوں کر قرار ہوگی یا ان بزرگواران دین
 جدید منکر حق نہ کوئی اور کعبہ مانند شاہ ابرہہ کے اپنی الدین تجو بڑ کیا ہوگا
 کہ ہائے یہ نئی مسلم و مصلی منسوب ہو با بیت و اب کرہ کے کہ متصل جامع
 مسجد ہی اور مسلمہ الکتا بیت پیدا ہو اسد تعالی حفظ و امان میں رکھی ہر
 صاحب ایمان کو کس دورہ اولی سے کہ ساکنان حریم شیرینین زاد اسد کرا
 توبہ توبہ کا ذہ اور پیر اینوا سے بیت اسد سے کہ جو مصداق بقول اہل فارس
 بیت خرمیے اگر بکے رود + چون بیاید ہنوز خرباہ حقیقت منقلب
 ہوئی بقول اہل فارس مصرع برعکس نہند نام زنگی کا فورہ سید
 سادی مسلمان کیا خوب کہا ہی گیتی شعر یہ زمانی نے زنگ پٹا ہی +
 ڈاڑھی سید ہی عقیدہ اولی ہی + سبحان اسد چوٹا مونہ بڑی بات
 بیشوا ایمان دین کے حق میں ابا اجدادی ایسی ہی کلمات کذابی کی حکم خبر صدق
 کل شیئ یخرج الی آحادہ تعلیم اپنی ہوگی لیکن یاد رکھو کہ اگر اہل کہ کوہ روگ

اس جہت سے کار فرما ہستی ہیں کہ ان کے اپنا جس ہم پالہ وہم نوالہ محمد مراد و غیرہ
 کو کہ جو جاہل محض و تحصیل علم سے نامراد اور قوم سے شیخ کہ جسکو بڑی دعوے
 لن زانی سے سید و مباحی مفتی اخبار نہ کو رہا بلا میں کر کہ لکھا ہی کعبہ سے نکلا
 سو یہ محض بے حمیت اور جاہلیت ہی کہ جسکو وہان کے فضلاء ہی بابیت ^{حنا} صناد
 اسلام و حکام عالی مقام بگواہی گواہان دلائل بی زیادتی و کمی کے کہیں کہ جسکو
 پانچ نفروہا میں مذکورین نے انکار شفاعت و توہین رسول اللہ صلعم و کرامات
 اویا کر پر کرماندہی و رفتہ و فساد اور شور و غیب برپا کیا لہذا واسطے انتظام
 و بند بست ملک عرب حفاظت اعتقاد جہلا حضرت حبیب پاشا والی حیدر
 دام اقبالہ بسند توہین و ذلت آشکارا حکم انکہ قطعہ درختی کہ اکنون
 گرفتہ تباہی بہ نیروی مردی برآید زجائی بہ و گر تہجان روزگاری ملی
 برگردنش ازینج بزنکسلی بہ کعبہ معظمہ سے بسبب خفت و شامت اعمال مع
 ذریات و لواحق اس فریق عصیان عربی کو عین مصلحت سمجھ کر بطرف ہندوستان
 کے کہ دارا اسلام انبائی جس ان کے کا ہی اخراج کیا اور یہ خبر تمام ممالک عجم
 میں منتشر و مشہور ہوئی پس جبکہ یہ لوگ معمرہ منی میں تو اکثر صاحبان
 اسلام بسبب حمیت اسلامی و تقاضائی ایمانی سے ان اہل شرم و حیا کے
 الی ساتھ اس تحفہ بی غایات کے خدمت گزار ہوئے و غریزی کہ از درگاہ بر رفت

بہر در کہ شد ہر عزت یافت * ایسی ہی سی مستنون اور صاحبان دیر جدید
 منکرین شفاعت مقہورین خدا معلومین اہل کعبہ کے لئے قبیلہ سعدی
 شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا طہیت بقبر خدا چون کسے اوقات *
 ہمہ عالمش باپی بر سر نہند * اب ہی عبرت نہو تو بسا تعجب ہی حق ہی
 مصرع لکھا ہوا تین ٹٹا کسی کی قیمت کا * آدمی کو لا یم ہی اگر ہوا
 یا عند ایسی ویسی بات ہو جاو تو عند التنبہ متنبہ ہو کے منفعل ہوو
 لیکن بقول اہل فارس مصرع سالی کہ نکوہت از بہارش پست * اور قول
 اہل ہند ہوں ہار برو کے چکنے چکنے پات یہ مادہ اس گروہ اہل شرم و
 حیا کا وہ نہیں کہ منفعل معلوم ہوو بقول اہل ہند کہ چکنے گہڑو نکو اثر لکھا
 بلکہ برادران ہم مذہب کشیش کا سنکر جواب سی مایوس تو نہیں ہوتے
 کیونکہ دعویٰ اقترائی بے بنیاد کے پاتو کہاں بمصدق ارشاد صداقت
 بنیاد شیخ علیہ الرحمہ چون بحجت بر زیادہ جنگ برخواست ہتھائی سب شتم
 واقرائی اہل کعبہ عامہ یہ ہو پڑی افسوس صد ہزار افسوس یہ نہیں دیکھتی
 کہ چھوٹی بات بنائی اور غصہ میں آکر یہ کہنا علامت کن لوگوں کی ہی کلام
 اذا حدث کذب اذا سخط ثلب کن صاحب مقاموں کے لئی ہی اسی جگہ سی
 ہی کن بان فی الحضور فقہائے عینی جو شخص کہ مبالغہ کرے ہر خصوصیت کے
 پس تحقیق آئناہ کار ہوا الحاصل کہ مقولہ مرقومہ شیخ مرحوم ایسے قائلین

نبی نجوی طابق النعل بالنعل خود بخود و منطبق کہا جاوے تو نہایت
 مطابق واقع اور درست و زیبا ہی ہم ایک اور تفسیر کرے دیتی ہیں اس فرقہ
 بخدیہ کو کہ منکرین شفاعت بالوجاہت والہ مجتہد حضرت سرور انبیاء و اولیائے کیا
 وصلی ارناہ کی مداحی میں اخبار و مرقان شفاعت و فضل و توقیر حضرت رسول
 اکرم المقبرین و محبوب العالمین کے حق میں کلمات کفر آمیز چھوئے باوجود ان کا
 علمی و دعویٰ اسلامی کے عین چال و دے علمی و عین منظر المرء بقیس علی نفسه
 و نے ایمانی کا ہی یاد رکھیں کہ مستفیضانِ مینۃ العلم مرقان شفاعت و فضل
 و توقیر حضرت سرور انبیاء و اولیاء پر بندہ آیہ **لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ**
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ہرگز ہرگز منکرین شفاعت بالوجاہت و محبت
 و کرامات اولیائی عظام کہی حجت میں غالب نہ آویگی اور نہیں جاہت کہ
 دیکھیں فاضل چلپی اور شفا قاضی عیاض کو کہ ایسی نبی صفا توں اور نہ
 کردار و منکرین تعظیم و توقیر و شفاعت پیغمبر خدا صلعم کے لئے لکھتے ہیں کہ
انه قد اجتمعت الامة على ان يستخفوا بنبيها عليه السلام و باقی نبی کا نام من الابرار
 کفر سوار قبیلہ فاعل ذلک استخلا لام فہم معتقد الحرتہ لیس بین العلماء
 خلاف فی ذلک یعنی بلاشبہ اجماع کیا ہی امت نے اس پر کہ سبک و ہٹکا جائے
 ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی نبی کا انبیاء میں سے کفر ہی برابر ہی کہ کری

اور سکو کر نوالا اور سکا حلال جا کر یا کرے اور سحاحین کہ معتقد ہو حرمات و بزرگی
 نبی صلیم کا نہیں ہی اسین در میان عسکاً خلاف اور کہا صاحب شہانے کہ حکم
 ان یقتل ولا یقبل توبۃ و ہذا کل اجراء بین العمار و ائمة التقوی من لدن
 الصحاۃ رضی الی الان و ہم جہا یعنی تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام
 کو یا لگا وین حضرت کو نقصان حکم اور سکا یہ ہی کہ قتل کیا جاوے اور نہ قبول کیا جاوے
 توبہ اور اسیر اجراء ہی علما اور فتوی دہا اما موشکا صحا یہ کرام رضہ سی بیکر
 اب تک اور ظاہر ہی انکار شفاعت اور امانت حضرت محبوب رب العالمین عیب
 اور نقصان لگانے سے خالی نہیں اور جو کوئی کہ عیب لگاوے یا تصغیر
 شان حضرت رسول مقبول علیہ السلام کرے بیشک کافر ہی کہ سب تمام امت محمدیہ کا
 اتفاق ہی اور جو کوئی شک کرے ایسی شخص کے حقین وہ بھی کافر ہی چنانچہ
 قاضی حلی نے تصحیح کر دی ہی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر یعنی جو شخص کہ
 ایسے شخص کے حق میں شک کرے جان لو کہ وہ بھی کافر ہی اب منکرین انہیں
 کہ دین اور دیکھین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل کی کہ حکم مانند
 صحیفہ منزل آسمانی کے یہ منکر شاعر سمجھتے ہین مالا مال انکار شفاعت
 و توسل و بے عزتی دبی تو قیری و بے تعظیم حضرت محبوب رب العالمین
 سرور انبیاء دیگر انبیاء و اولیاء عظام سے بہری ہوئی بڑھی حضرت
 موصوف نے احادیث رسول رحمانی و آیات قرآنی میں ایسا جمل و

انفر کو کام فرمایا ہی کہ کوئی عامی و بازاری ہی ایسی جرات کم کرنا ہوگا
 اور کسینی سنا ہوگا چشم بنی آدم کی تو کہاں طاقت چشم فلک نے ہی
 نہ کہا ہوگا لہذا اگر کوئی بسبب شہرت حدیث و تفسیر دانی حجاب عالی
 کے پوچھتا آتا تھا کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَزِيدُنِي الْقُرْآنَ وَالْأَحَادِيثَ تَوَاضَعُ
 صاحبان ایمان حضرت مزبور ہی کو انگشت نما کرتے تھے کہ ہذا الذی
 يَزِيدُ الْغُرُضَ بِهَذَا مِرْخَاصَ بَلَكَلَاتٍ مُفْتَرِيَاتٍ كَذَائِي قِصَاصٍ رُوزِازِلٍ
 نے اونہیں کے حصہ میں رکھا تھا کہ ظہور میں آیا مثل ایسے ذی صفتوں
 اور ایسی صلاحوں جراتوں کے لئی ہی قول خدا تَعَالَى كَمَا مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا
 التَّوْبَةَ كَمَنْ لَمْ يَحْمِلُوها كَمَثَلِ الْجِمَارِ يَتَجَلَّى أَسْفَارًا حضرت
 بحق کتاب مذکور میں فرماتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء زرہ ناچر سی ہی
 کتر ہیں اور تعظیم اونکے بڑی بہائی جیسے کرنی چاہیے کہ وہ بڑے ہمارے
 بہائی تھے اور ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اس کی شان کے آگے چھٹی ہی
 چار سے ہی زیادہ دلیل ہی اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہیں کہ ایک دن
 میں مرا مٹی ہوئی والا ہوں اور اوس شہنشاہ عالیجاہ کی تو یہ شان
 ہی کہ انہیں ایک حکم کن سے چاہی تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور
 فرشتے جبریل و محمد کے برابر پیدا کر ڈالے اور انبیاء اور اولیاء کو سفارسی
 پہننا گو کہ اس کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھی سو ابو جہل اور وہ شرک میں

برابر ہی جسکو چاہیگا اپنی حکم سے اسکا تفسیع بنا دیگا یہ حاجت ہی اسکی
اختیار پر چھوڑ دیجی جسکو وہ چاہی ہمارا تفسیع کر دینے کی یہ کیسی حمایت پر
یہ وسایگی ہی اور ہی کہتا ہی انکار وسیلہ بنایا اور اولیاء میں جب کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنی ہر کام کا علاقہ اوسے رکھتا ہی دوسرا بادشاہ
سے نہیں رکھتا اور کسی چوڑی چار کا تو کیا ذکر ہی اور روشنی کرنی قبر و پرور
سو یہ جہل رکھتا اور غلام نبی عبد اللہ بنی محمد بخش سیتا بخش گنگا بخش اور شاہ
عبد الحق کا توشہ کرنا اور زندہ رو نیاز کرنا اور اینیاد او سے بعد مرے کے ادا کی قبر
پر جانا سفر کر کر اور اوسے کہتا کر یا حضرت اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرو ہمارا
واسطے یہ شہر کہ ہی سو جواب تمام باندہ منوباندہ ہی ہو خرافات جناب
منکر موصوف و دیگر اختراعات منقریات و دھوکا باز یونٹکا کہ جو بیچ ایضاً
الحق وغیرہ ہی ہر ایک علماء و ربانی مقبولان سبحانی تمام بسط و تفصیل سے
دیکر بوجہ احسن دود و مخدوش کیا ہی کہ اعادہ کرنا اسکا اس عجاہ مقصود
الاحصاء میں محض تفسیع اوقات و مورت تطویل ہی لیکن تہو اسامی
صفا اسکنی اس گروہ شقاوت پر وہ کے قریب ہی بیان کر دیں گے انشا اللہ
انہیں لازم بلکہ واجب کہ اوسی چشم الضافہ مع قطع نظر رد و رعایت
دیکھیں کہ چھوٹا کون ہی اور بچا کون کیونکہ چھوٹ سے دین دنیا میں زبرد
رونی اور سونہہ کا لایا ہی سچ ہی ہمیشہ بول بالا ہی کلمہ الحق سے اگر کوئی

برامانے برا کہوے تو خود مصداق مضمونِ جہلیت اعمالہم ہی اہل عقل و فضل
 کے نزدیک اس کے زیادہ کوئی مصیبت دینی اور نہ امت دنیاوی ہوگی حق
 گوئی سی اگر کوئی پہنچتہ بدکری بد کہوے تو اپنی اعمال آچھٹ کر داتا ہی دوسرے
 یہ کہ اخبارِ مرقوم بالا میں لکھا ہے کہ ہاتھ باندہ کر پیش قبرِ پیغمبرِ اصغر علیہ
 وسلم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا ناجائز ہے کسی اقوال
 متقدمین کے ثابت نہیں ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ درود اور سلام کا پڑھنا
 اور بھیجا دوسرے جنابِ رسول اللہ صلعم کے برابر ہی کہ کوئی نزدیک قبرِ اقدس
 کے پڑھ کر بھی یا دوسرے سو مضمونِ عجائز مشحونِ اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتُہٗ
 یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا
 تَسْلِیْمًا طس ثابت ہی مکر اسکا بیشک کا فرہی اگر کوئی شخص سب ہو
 نفسانی و اغواشی شیطانی سی اس تحفہ فی غایات کے پہنچنی سے محروم رہا
 تو نقصانِ تہِ نبوی صلعم میں نہ آویگا بلکہ جہل و نادانی اور شخص کی ہے
 کہ ایسی دولتِ عظمیٰ سے محروم رہا اور عاقبت اپنی بربادی کی لہد اکیا جو
 کہا ہی کسی بزرگ نے **ہر** اندر کمال احمدِ مسل جہ کم شود بہ بوجہل
 مگر جہل نگوید درود او بہ لیکن ہاتھ باندہ کر پیش قبرِ حضرت رسولِ مقبول
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے السلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا سوا اقوال
 متقدمین اور کتبِ معتبرہ حنفیہ سی ثابت ہی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری

بین کہ جس سے اس گروہ فتنہ انگیز محملین حرام تھے واسطے کہلانے قوم
 حضرت شیخ عبدالوہاب نجدی کے گوشت بوم کو حلال کیا تھا نام بیض و تفصیل
 سی لکھا ہے کہ عبارت او کی اس طرح سی ہی تھم تھنض و توجہ الی قبرہ صلعم و یقف
 کما یقف فی الصلوۃ و مثل صورتہ الکریمۃ ثم یقول السلام علیک یا رسول اللہ
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی پھر کھڑا ہو کر زیارت کر نیوالا قبر نبی صلعم کا اور توجہ
 ہر طرف قبر نبی صلعم کے اور ٹھیری جیسا کہ ٹھیرتا ہی پنج نماز کے یعنی ہاتھ
 باندھ کر ٹھیرا ہو اور خیال کرے صوت مبرکہ او کی کا پھر کہوی السلام علیک
 یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت شیخ عبدالحی محمد ث دہلوی رح نے
 یہ بند بے القلوب الی دیار المحبوب کے صاف تصریح کر دی ہے کہ جو وقت زیارت
 ازیر الا قبر شریف پیغمبر خدا صلعم کے پاس کھڑا ہو کر تودست تہ کھڑا ہو کر
 چنانچہ عبارت کتاب مذکور کی اس طرح ہے وہی و در وقت سلام بر آنحضرت
 ووقوف در انجیاب با عظمت دست راست بردست چپ بند چنانچہ
 در حالت نماز کہ مانی کہ از علمای حنفیہ است تصریح باین کردہ انتہی آور
 ایسا ہی اور محدثین نے بھی تصریح کر دی ہے پھر انکار و استہد او کرنا اقوال
 متقدمین حنفیہ راسخ الاعتقاد سی محض بے حمیت و جہالت و غناد حضرت
 رسول اکرم صلعم سے ہی تیسرے یہ کہ صفحہ تیسری اختیار مرقوم الصدق
 بڑی دعوی ایمانی و صداقت و دیانت داری و عدم خوف روز قیامت

صدق بیانی ہم نہ بیوں منکرین تقلید نکالے ہوئے مکہ مطہرہ کی خلافت
 مضمون اعجاز مشحون وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ طابا
 کی ہی کہ مذہب ائمہ را بد گفتن کار اہل بدعت است ز بہار حاجی مفتی مسیح
 مراد کسی را بد نگفتہ است و نحو اہد گفت اور بعد دو چار سطر کے صفحہ مذکورہ
 قایل ہو ہیں ساتھ مقولہ پہلانی کے کہ علماء متقدمین و متاخرین قایل
 تقلید کسی نیکو منکرین تقلید ہوں گئی اگر مقلدین و مقربین تقلید ائمہ اربعہ
 کو جماعت مشرکین یہ شعار میں مثل پیشوائی دین جدید اپنی مولوی اسماعیل
 صاحب کے لکھو سیتے تو کون موہ نہ پکڑتا تھا کہ اون حضرت نے تقلید کو
 بسبب ادعای ایمانی و شور و شغب طغیانی سی بدرجہ شرک جلی و اقرا کی
 کے پہنچا یا ہی کہ عبارت جناب موصوف کی بیچ تنویر العین فی اثبات
 زرع الیدین کے اسطر حصے ہی وَ تَعَصُّوْا فِی الْاِتِّزَامِ تَقْلِیْدِ شَخْصٍ مُّعِیْنٍ فَا لَمْ
 یُتْرَکْ قَوْلُ اَبَاہِ فَقِیْہِ شَائِبَةٌ مِّنَ الشِّرْکِ یعنی تعصب کیا فقہان نے بیچ الزام
 کرنے تقلید شخص معین کے پس اگر پھوڑیگا قول امام اپنی کا پس بیچ آؤ
 بوئی شرک سی ہی اب منکرین تقلید آنکھیں کھولیں اور ہوش میں آویں
 اور دیکھیں کہ جناب مولوی صاحب مدوح الصدر اہل بدعت کے ہوئے یا
 مقرران تقلید حق ہی کہ آسمان کا تہو کا موہ نہ بر آتا ہی طایبان حق پر
 ہویدا ہوگا کہ دروغ گور اخافظہ فیکما شد ایک طرف ماجرایہ ہی کہ یہہ

صاحبان اخبار مذکور بالا میں لکھتے ہیں کہ تقلید واجب ہی اور نہ زمین
 اور سب اسباقہ موسومہ شخصیت نامہ اعمال اپنی میں کہ جسکو موسوی کریم اللہ
 صاحب محدث دہلوی نے بوجہ احسن مردود و مخدوش کیا ہی لکھتے ہیں کہ
 جمہور کے نزدیک تقلید ائمہ اربعہ کی واجب ہی اور اجماع اسپر چاروں
 مذاہب کے عالم نگاہی اور فی الواقع تقلید ہی کون نکل سکتا ہی انتہی سبقت
 تعارض معلوم ہوتا ہی نہیں معلوم کہ یہ صاحب لوگ منکرین دوران کو
 مذہب جدید اختراع کیا چاہتی ہیں سو وہ نہ کہول کہ صاف کیوں نہیں
 اجلاس کامل میں مذہب ائمہ اربعہ کے لئے بارشاد ہم رجال دشمن حال
 حکم نسخ جاری فرمادیتی تاکہ یہ جاری عوام تو نہ ہکین لیکن مادر کہنیں کہ
 جاہ کند در اچاہ در پیش جتنی ضرورت دینی کا ان منکرین تقلید و
 شفاعت کو انکار کرنا ہی کر لین مبارک ہو ایک دن ان اقوال پر وبال
 ہک مذہبی ابدی در سوائی محشری بحکم مضمون رفت مشون قل و قل
 الْعَذَابُ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اور بقول اہل فارس کردنی
 خویش آمدنی پیش عاید حال ہوگی تو اسوقت یَا لَیْسَتِیْ كُنْتُ رُکْبَانًا
 اور لَوَان لَنَا کَیْ فَتَبَرَّحْنَهُمْ کَمَا تَبَرَّحْنَا مِمَّا کُنَّا بِہِیْ کَام نہ
 آویگا فافہمو و تہر و اوما علینا الا الیلاخ بنیہ لطیف ان منکرین کہ
 بارشاد رفت بنیاد الدین فضیوہ شافع یوم میعاد کے کہ دیتی ہیں

کہ تقلید امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رح پر تمام علماء
 اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہوا ہی اور منکرین تقلید نے ہی بایہندہ
 شور و غیب انکار و استبداد خود بخود بھڑائی مضمون فضیلت مشہور
 يَقُولُونَ يَا فَوَاحِشُ مَا لَكُم مِّنَ الْإِسْنِ فِي قُلُوبِكُمْ كَذِبًا نُّونَ اقرار
 تقلید کا کیا کہ اجماع اسپر چاروں مذہب کے عالمو نگاہی اور حبس ہمارے
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کے علماء امت کا اجماع و اتفاق ہوا ہو وہی حق ہی
 اور باتہ خدا تعالیٰ کا جماعت پر ہی اور جو جماعت سی باہر نکلا بیشک
 بیچ اور خلع پڑا۔ مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں حضرت
 ابن عمرؓ سے روایت ہی قال قال رسول الله صلعم ائْتِجُوا السُّوَارَ
 الْأَعْظَمَ فَإِنَّ مَن شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ یعنی ابن عمرؓ نے کہا فرمایا رسول
 اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ پیروی کرو بڑی گروہ کی یعنی حبشہ اکثر علماء دین
 ہون اوکی تابعداری کرو پس تحقیق جو شخص کہ دور ہوا جماعت سے
 اور نکلا اجماع سے جاوے گا جہنم کی آگ میں۔ پس پھر اجماع کے خلاف
 ہونا اور تقلید سے انکار کرنا کہ نہ فرض ہی نہ واجب اور اپنا عیب علماء
 متقدمین و متفرقین تقلید کو لگانا کہ متقدمین و متاخرین قایل تقلید کے
 نہ ہی سو محض حماقت و جہالت اور آتش دوزخ کو اختیار کرنا ہی پس
 واجب ہی شاہ اسلام اور حکام عالی مقام پر کہ جو شخص ان و عیونین

میں سے انکار تقلید و شفاعت و جہالت و محبت کا کرے اپنی جائی
 حکومت سی نکالے اور ہرگز ہرگز ان سے ملاقات نہ کرے کہ دین کی بڑائی
 ہی جیسک توبہ و استغفار دین جدید اپنی سے نکون جیسا کہ بنا
 مستطاب حامی دین بین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ
 بہادر شہر در اس نے دیکھے علمائے اہل سنت و جماعت سی فتویٰ
 لیکران و ایون مسکین تقلید و شفاعت کو انواع انوائے اہل سنت و دیگر
 شہر در اس سے نکالے اور باقی سے توبہ کروائی چنانچہ بطریق اختصار
 ہم تحفہ محمدیہ سے اس احوال کو نقل کرتے ہیں کہ درین ولادہ کتاب
 یہاں موجود ہی تحفہ محمدیہ کے آئینہ لیسویں باب چوتھی میں لکھا ہی
 کہ جب ان مکاروں نے آپس میں ایسا اتفاق سو گند و عہد و بیان سے
 کیا کہ ان چاروں مذہب کو باطل کر ڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا
 تب ہر ایک شہر میں ایک و مرید خلیفہ و رہبر بنوائی اور وعظ و نصیحت کا
 بازار گرم کیا اور بہتیری جاہل غریب لمانوں کی ایمان میں خلل ڈالا جب
 تمام لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ کے لوگ چاروں مذہب کو بدعت
 کہتی ہیں اور فاتحہ نیاز و درود وغیرہ اکثر قوابلے کاموں کو منع کرتے
 ہیں تب توبہ ہی ان کے در پی ہوئی اور ہر ایک جگہ خصوصاً مسجدوں
 میں فتنہ و فساد ہونے لگا علمائے اہل سنت و جماعت ہی وعظ میں

اور بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے اور بدعت کے فعل کو منع کرتے
 الغرض آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمد علی کو بکرا اور توبہ و استغفار پڑایا سطح
 حیدر آباد کن مین اس فرقہ والوں نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا
 سرگروہ تھا قید میں ڈالا گیا دوسرے دن سب و بانی و مانک بہاگ آئی اس سطح
 کئی سال ٹھہر کر مین بڑا فساد ہوا اکثر اس شہر کے مولویوں کو و بانی ہے
 نکال دیا اگر سب شہر و نکال انکا ایسا ہی احوال بکری تو ایک دفتر چاہیے
 الغرض محمد علی رام پوری جسکی باتوں کی رو میں مولوی تراب علی لکھنوی نے
 جو چار برس پہلے بیان حج کے ارادہ سے تشریف لائی ایک رسالہ
 بنام سبیل النجاح لمختصیل الفلاح لکھا ہی جب وہ رام پوری میں اس مین
 کتاب ایک مسجد مین سکونت اختیار کی تو عیض و تدریس مین مشغول ہوا
 جب کوئی شخص بنی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور درو
 پڑھے بلکہ سب سنی پڑھیں درود پڑھنا لازم ہی تب وہ مولوی کہی کر
 بہاؤدان مین اسد جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچھ نہیں کرتے ہو اور
 جب محمد رسول کا نام سنتے ہو تو کیوں درود پڑھتی ہو یا تہہ انگہوں پڑ
 کیوں رکھتی ہو تم نے تو رسول اسد کو اسدی بڑی مقرر کیا جب اسکو
 جواب دین کہ ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی تب وہ اپنا مونہ ٹھہرا
 کو کہے جب ہو رہے چند روز کے کہنی لگا یا رسول اسد یا علی بدو یا

دستگیر باشی عبدالقادر بیلانی شیشا مہ یاسیہ حبیبگیر کھنڈر کی ہی
جب رفتہ رفتہ اسکا پرچار ان کے عالموں میں سنا اور سکوک پڑا تو وہی
تقویۃ الایمان کی کتاب دکھلائی آخر کو توبہ کی پہریلی دوبارہ فساد اٹھایا
حاصل کلام نواب صاحب کے حضور میں سب وہاں کی عالموں نے تقویت الایمان
براعتقاد رکھتی والوں کی کفیر کا فتویٰ لکھا چنانچہ جیسے اسکی نقل مع ترجمہ
بندی یہاں داخل ہوتی ہی اور یہ قوی اصلہ را اسکا چہا پہا ہی اور
در اس کے ایک بڑی عالم وہاں کے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لیٹی بھیجی خدا
اور کو اجر عظیم دیوی اور دین محمدی کے مددگار و نیکو خدا اول بالاکری

شہر در اس کے علما و نیکو فتویٰ اشتہار نامہ سراج الامم اعظمی
بہادر حامدا و معیذا و مسلما برقیع ان شریعت نبوی مکیہ و ان دین
مخفی و محتجب ماند کہ چون کتاب تقویت الایمان سرلوی اسماعیل دہلوی
در سایل ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی و غیرہ خلفای سید احمد زین
بندی مشتمل بر تفتیش شان سرور عالم و انکار توسل و شفاعت و صلعم
و انکار بودن عزتی یا تنجیب سوای رسالت و ابانت دیگر انبیاء و ادبا
از چند عرصہ درین ملک و اج باقتد و خلفا و مریدان و مدد گام ان موکو
محمد علی رامپوری خلیفہ سید مذکور کہ بظاہر حال شان صلاح می نمود ہمین کتاب
مقدودہ و مطرودہ را عروۃ الوثقی دانستہ بدان اشتغال و در زیر مذکرات

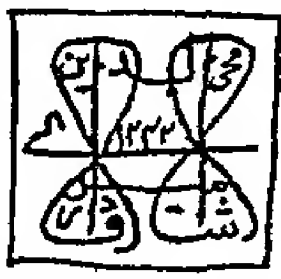
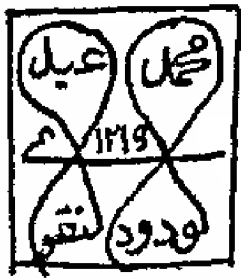
شنبه آنرا نقل بر مجلس ساختند و با هر کس در آن کس میباشند در آمدند لهذا
 علمای مدراس بر بطلان مفوات این کتب اتفاق کرده بکفر متعقدین
 آن قوی دادند بحضور فیض معمر و جاب استطاب حامی دین متین رشت
 پناه نواب سراج الامر اعظم جابه بهادر دام اقباله و نواله و زاد عمره و
 اجلاله حاضر شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تصحیح
 تقویة الایمان و امثال آن نوشته بهر خود و خلفای بر آن ثبت کرده در
 جماعت مسلمین علانیه خوانند تا زبان خاص و عام از تقوه این بامثال
 کلمات ناشایسته و مضامین نابالسته بر بسته گردد و ثبت تعلیم و عیب
 از شمار تفع شود ایشان با جانب آن بر مضامین و عیب پرداخته بتاریخ
 هفتم ماه ذیقعه ^{۵۱} سنه ^{۱۲۵۱} هجریه بنویسند و در پنجشنبه بحضور نواب معلی القاب
 و جماعت علماء و شیعہ متضمن باینکه هر کس که بر مضامین کتاب تقویة
 الایمان و امثال آن که متضمن بتقصیص انبیاء و اولیاء و مخالف عقاید
 اهل سنت و جماعت است معتقد شود کافر گردد و از دایره اسلام بیرون
 گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی دارد و او را لازم است
 که کتاب مذکور و امثال آن را از خود دور اندازد و از متابعت لایمه
 اربعه اذ عقاید و فقه بیرون نرود و نوشته بهر خود ثبت کرده مواظب
 خود و مواظب گواهایی علما بر آن ثبت کنند و چون حسب مذهب خود

آن بعد نماز جمیعہ در مسجد جامعہ والا جاہی بر منبر ایستادہ قرطاسی کور را
 در دست گرفتہ بحضور حاضرین کلماتی گفتند کہ بمضمون ثیقہ مطابقت
 نہ اشتد بلکہ سبب اشباع کلمات موجبہ کہ مسجد آن ترفیعہ و توصیف مولوی
 اسماعیل و تمثیل خود بابا جم حسن کہ باوالی شام صلح برای امن خلایق کردند
 و اعتراف بر علما کہ چرا تاویل در افراط و تفریط تقویۃ الایمان مکررہ حکم
 تکفیر متعقدش نمودند و در سوخ عقیدہ شان بر مضامین این کتب دستہ شد
 اینها بکافرمونین اعلام دادہ میشود کہ ایمان خود را از دست برد این فریبکاران
 دارند باز در دام ارادت ایشان نیفتد و عاقبت خود را تباہ نسا زند و ما
 علینا الا البلاغ ترجمہ تا بعلان شریعت نبوی اور پروان دین مصطفوی پر
 پوشیدہ نہ ہی جبکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل دہلوی کی اور
 رسالی ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی وغیرہ خلفای سید احمد کے زبان
 ہندی سے جو مشتمل نقصان پریشان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انجیل
 وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور ہونے پر کچھ عزت کے نہیں حضرت کہ
 سوائے رسالت کے اور امانت بر اینیہ اور اولیہ کے ہیں کئی ایک فرسی اس
 ملک میں رواج پائی اور خلفا اور مریدان اور مددگاران مولوی محمد علی
 رام پوری خلیفہ سیدند کور کے جو ظاہر حال سے انکی صلاحیت دکھائی دیتی
 تھی اور نہیں بدگمانی کے تین دستاویز مضبوط جانکے شغل رکھتی اور بد

بانوں کے تین اکی مشغلہ ہر مجلس کے بنادیا اور ہر لایق اور نالایق میں جھگڑا
 انہیں کا ہوتا رہا اسلئے علمائے مدارس نے باطل پہلو پر پہودہ یا بین ان
 کتابوں کی اتفاق کر کے کفر پر ان بانوں کے معتقد و منکر فتویٰ دیا اور حضور فیض
 معہر جناب ستطاب طبعی دین متین رسالت کا ب نواب سراج الامرا عظیم جا
 بہادر دام اقبالہ و نوالہ ذرا د عمرہ و اجلالہ میں حاضر ہوئے محمد علی رام پوری
 مذکور سی جاہی کے ایک دستاویز جو بیان میں ہوہر ای تقویۃ الایمان کے اور جو
 فائدہ اسکے ہو لکھ کر نہراپنی اور اپنی خلفا کی اسپر چکا کر مسلمانوں کی عجت
 میں علانیہ پڑھیں تا زبان خاص عام کی ایسی بد باتوں سے ان کتابوں کی بے
 جاہی اور نہمت تعلیم اور ترغیب کی قسے دور ہو پس انہوں نے اپنی رضا و
 رغبت سے ساتویں ذیقعدہ روز پچھنہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں سچ حضور نواب
 علی القاب کے مدبر و جماعت علمائے یک دستاویز اس مضمون کی لکھدی کہ
 جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین فائدہ ان کتابوں کی کہ حسین
 نقصان شان انبیاء اولیاء اور مخالف اہل سنت و جماعت کے ہو اعتقاد رکھی
 میگ کافر ہی اور دایرہ اسلام کے باہر اور جو کوئی کہ امید چھوٹنی کی عذاب
 الہی سے رکھی اوپر لازم ہی کہ کتاب مذکور اور جو فائدہ ہو اسکی اپنی سے
 دور رکھی اور متابعت سی چاروں اماموں کی عقاید اور فقہ میں باہر بخا
 پس انہوں نے اسی مضمون کی دستاویز لکھ کر مہراپنی کر کے اور مہرین اپنی

خلفا کی کردار اور گواہی علماء کی دلوا کے دید یا اور جب موافق وعدہ اپنی
 کے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جا ہی میں منبر پر کھڑا ہو کے دستاویز
 مذکور کو ہاتھ میں پکڑ کے رو برو تمام مسلمانوں کے ایسی باتیں کہیں کہ مضمون
 سی اس ستاد کے خلاف نہیں بلکہ سننے سے وحشی باتیں انکی کہ جسین لکھتے
 اسماعیل دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن سے جو وال شام سے صلح
 واسطے اسن خلافت کے کیا تھا کی اور اغراض علماء براستور کے کہ انہوں نے تاویل
 کم و زیادتی میں تقویۃ الایمان کی نکر کے حکم تکفیر کا مستحقین پر کے کیوں کیا
 یہ معلوم ہو اگر خوب عقیدہ الیحا ان کتابوں پر ہی اسلی ب مومن کو سنا
 جاتا ہی کہ اپنی ایمان کو ہاتھ سے اس فرقہ کے بچاویں اور دام برید میں انکی
 نہ نہیں اور عاقبت اپنی خواب نگرین نہیں ہی ہمارے واسطے مگر چنانچہ اپنی

کہ دینا قریات لوگوں کی تئیں



	<p>۴۸ محمد حسن علی</p>	<p>۱۹ محمد علی کلیمی</p>	<p>۲۲ محمد سعید</p>
<p>شاه فضل اسد سید قادری</p>	<p>۱۲۴۶ محمد یعقوب</p>	<p>القادر المثلثان سید شاه اسماعیل</p>	<p>جنگ قادری بهادر میر نواز</p>
<p>سید محمود</p>	<p>حکیم عبدالقادر</p>	<p>عبدالقادر سید قادر</p>	<p>محمد یوسف سنة ۱۲۰۵</p>
<p>سید محمد</p>	<p>سید مرتضی</p>	<p>عبد الحمید</p>	<p>عبد الوهاب</p>

جمال الدین احمد
عفا الله عنه

مین شیخی اس ایک عبارت
اسطرح سے ہی معلوم باد کہ چون پیش از شش سال محمد علی رام پوری
سید احمد بریلوی وارد راس گردیدہ عقیدہ فاسدہ خویش مضمون داشتہ
بجربانی و طلاق لسانی طریقہ وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص
کہ از عقیدہ فاسدہ طریقہ اشنا و آفت بودند نظر بمواعظ و لطایف
ملحہ در دام ارادتش واقع گشتند و بعد از ان کہ چند اعتقادات یا طلائین
فرقہ بشیوع رسید علمای مدراس انتقادین یاب کرده اجوبہ آن
ارقام نمودند تا لہذا رام پوری مسطورہ بخط بگیرند درین اشارہ انگلی نامیرده
ازینجا صورت بیت چونکہ دایرہ کلام وسیع بود در اجوبہ مرقومہ مناقشات لفظیہ

مواہر مسطور

بین العلماء واقع گشت و در دفع بجا بنین تحریر پذیرفت و فرض بعد بنده
 عقاید فاسد این فرق که بتقصیس شان بر دین عالم میسازد علیه السلام و دیگرانیار
 کرام و ادیان عظام دلالت میدارد مطبوع شده در رسید همه علماء نامدار و فقهائى
 عالمه و آران کتب را ملاحظه کرده حکم بطلان این عقیده و فساد چنین طریق
 نمودند هرگاه بازمانی رام پوری مسطور در ادوخواه رمضان ^{۱۲۸۰} هجری
 بمکه رسید بعضی اهل ارادت او تصور نمایندش این عقیده باطل را آشکارا
 کردند و با هر کس ناکس گفتگو آغاز نمودند و زبان بر صیقل حقیقت آن کتب
 در از اسفند آخری که هشتم ماه شوال آرسند ایله بود مولوی حبیب الدین احمد
 صاحب کیرکی از علمای نامدار مدد پس اند اتفاق میباشد رام پوری مسطور
 بجهان اش افتاد که از آن میل دی بران کتب باطله یافته پس علمای مدد پس
 رام پوری مذکور را برای میباشد و مناظره طلبیده تا فاد کتب مرقوم برید
 واضح و لایح گردد و مولوی الطاف میباشد و خود یافته است و عمل میکرد
 آخر الامر مولوی حبیب موصوف بنور دلقیده ارسال مسد بعد نماز جمعه در کعبه
 جامع و الا جای قرآن شریف بدست گرفته بر سر منبر علی روس الا شهاد
 حقیقت بطلان مطالبه کتاب مذکور و صورت میباشد مذکور اعلان
 فرمودند بعضی برید ان رام پوری که از عقیده باطله باطله آتش او آفت
 باستماع این ماجرای آریستش انحراف و زریه و سرانقیاد نامرئیش

در کشیدند و رام پوری بخوف انحراف دیگر بریدان خود برات نامه موکد تحلیف نوشت
 بحضور علماء و ضکود چون اکثر از ایشان آنرا مکلفی نداشته وثیقه دیگر طلبیده
 خواستش آنها وثیقه داد آخر بر این قیام نورزید و آنچه در دل بود بی اختیار بر زبان
 رسید چنانچه تفصیلش از ذیل این قرطاس مبرهن میشود بگایدانست که رام پوری
 مسطور در وقت ترقیم وثیقه اقرار کرده بود که برات نامه را بخدمت علماء خواهم
 سپرد لیکن آنرا رسانیده همراه خود برد و بران برات نامه موا میرود و سخطها
 خلفا و بعضی بریدان او ثبت و نیز هر دو سخط بدرالدوله مفتی و شرف اسلک بخشی
 سرکار نواب صاحب بطور شهادت بران ثابت چنانچه از ملاحظه نقل التقل برات
 که در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنها و واضح میشود پس اگر موا میرود سخطها
 دیگران دران ثبت باشد آنرا از علماء مدرکس نباید شناخت و بخیر این برات
 اگر مخفی ساخته نزد خود داشته باشد آنرا قابل اعتبار نباید انگاشت هر چه
 معلوم بود که چه بر سر آن محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی کاخلیفه مدراسین
 دارد هوا و را پنی فاسد عقیده کودملین چپا کر چپ زبانی اور فصاحت ظاهر
 سی و غلط کا طریقه شروع کیا اکثر عوام اور بعضی خواص لوگ ہی جو اداسکی
 به اعتقادی سی ناواقف تھی اسکی مرید کی دام میں آگئی جب اسکی کتنی ایک
 باطل اعتقاد کی باتیں لوگوں میں ظاہر ہوئیں تب دارالعلم مدراس کے علماء و
 ان باتوں کا استغناء بنا کر اسکے جواب لکھی تا اس مولوی رام پوری سی ہی

صحیح بخاری و مسنون پر مبنی اس مقدمہ میں وہ مولوی دانی دراز
 ہر کہا اور ان دونوں کے جواب و سوال میں سب دست لکھا کہ کئی طرح کے
 مناشہ پید ہوئی النور میں کتنی دلی مدد اس فرقہ کے عقاید کی تائید جہنم نبی آخر
 الزمان صلی اللہ علیہ وسلم دینی آلام و مصائب کے تفتیش نشان اور انبیاء و مقام اور انبیاء
 کرام کی تعارف کی باتیں بھی ہوئی تھیں چہ بہ کہ ان اپنی سبائی نامدار اور
 فضیلتی حلیہ مقدار سے اور گناہوں کو دیکھ کر اور کئی عقیدہ کو فاسد اور باطل کہا جس سے
 رمضان المبارک کی اخیر ششہ اچھو یہ مقدمہ میں وہ رام پوری مولوی اپنی
 دوبار آؤ باب بعضی اسکے مریدوں نے اس کی ہر گار کی دہشت اپنی ہاں
 عقیدہ کو ظاہر کیا اور ہر گار کے ساتھ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی
 حقیقت اور توصیف میں اپنی زبان دراز کی آخر الامراء سوال کیا کہ ان میں
 تاریخ سنہ مذکور کو مولوی جمال الدین صاحب کے تئیں جو اس کے نامور علم
 میں سے ہیں اس رام پوری مولوی کے ساتھ اسی گھر میں مباحثہ کا اتفاق پڑا
 اور معلوم ہو گیا کہ اس مولوی کا میل اس باطل کتاب کے طرف یعنی لایمان کے
 طرف بہت ہی چہرہ اس کے عالم میں مولوی رام پوری کو ظاہر مباحثہ کے
 واسطے لایا تا دوسرے کتاب کا باطل جو مناسب اسکے مریدوں پر ظاہر
 ہو جائے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات میں مباحثہ کی طاقت نہ دیکھ کر
 دلیل کرنے لگا آخر شش ماہ فیقہہ کی پہلی تاریخ کو سنہ مذکور میں مولوی محمد

صاحب موصوف قرآن شریف اپنی ہاتھ میں لیکر جامع مسجد والا جا ہی میں
 سب جماعت مسلمین کے حضور منبر پر چڑھ کے اس کتاب کے باطل ہونے اور مولوی
 رام پوری کا مباحثہ کے واسطے بلانا اور اسکا ناماسب ظاہر کر دیا اس رام پوری
 مولوی کے بعضے مرید جو اسکی بد اعتقادینے واقف تھے یہ حال دیکھ کر اسکی ہر
 سی پھر گئے اور اسکی تابعداری سے منع ہو گئی جب مولوی رام پوری نے جانا کہ میرے
 باقی مرید اور یہی پھر جاؤنگی تب ایک برات نامہ قسم اور سو گند کا لکھ کر علماء کے
 خدمت میں بھیج دیا اکثر علماء و نڈے اس سے تباہ و تاراج کو کافی بجا کر اس کے وثیقہ نامہ طلب
 کیا تب اس کے دوسرا وثیقہ نامہ بھی لکھ کر بھیجا آخر وہ اس پر بھی قائم نہ ہوا اور جب
 اس کے دل میں تباہی اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسری دستاویز دینی معلوم ہو گیا
 دوسرے جانا چاہئے کہ رام پوری مذکور نے وثیقہ لکھنے کے وقت اقرار کیا تھا کہ میں
 برات نامہ علماء و مکتبی خدمت میں بھیجوں گا لیکن وہ نہ بھیجا اور اپنی ہمراہ لے گیا اس
 برات نامہ پر اس کے بعضے خلفاء اور مریدوں کی ہزاروں دستخط ہی اور جناب مفتی
 برالد و صاحب اور جناب شرف الملک بہادر بخشی سرکار نواب صاحب مہرین
 بطور شہادت اس پر تین چنانچہ برات نامہ کی نقل اتقل آگے لکھی ہے اس کے
 دیکھنے سے اس کے نام معلوم ہو جائیگے اور دوسرے کی مہرین اور دستخط اس پر ہوں
 تو انکو مذکور اس کے علماء و مکتبی میں سی بجا نا چاہی اور اگر اس برات نامہ کے سوا اور
 کچھ مخضر بنا کر اپنی پاس رکھ لیا ہو اس پر بھی اعتبار نہ کیا جائیگی **نقل**

النقل برات نامہ ہو کہ کلفت بہ اسمہ الرحمن الرحیم دینا
لَا تَنْفَعُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ وصل علی حبیب الشقیق الحباب محمد المبعوث بفصل الخطاب
علی آرد و جو خیر مال و اصحاب ابا عبد پر علماء محدث و فضلاء شریعت نبوی غفر لی و محب
نامہ کہ عقیدہ این فقیر سید محمد علی رام پوری حضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر موافق
عقاید جمہور اہل سنت و جماعت و مطابق مرشدان مرشد حضرت شاہ ولی اسمہ و
مولانا شاہ عبدالغفریز قدس سرہماہت پس باید کہ جمیع خلفا و مریدان من برین عقاید
حقہ ثابت قدم باشند و کفی بایہد شہیدا کہ این فقیر متفقہ مطالب الفاظ تقویہ
الایمان و غیرہ کہ خلاف عقاید جمہور اہل سنت و جماعت و مشعر متقصیشان
سرور عالم صلی اسمہ علیہ وسلم باشند نیست پس ہر کسی کہ از خلفا و مریدان این فقیر
بران اعتقاد در رد وصال و فصل است این چند کلمہ بطریق برات نامہ بحکم تقویہ
من مواضع التہم نوشتہ ہر دو دستخط خود بران ثبت کردہ مواہر خلفای خود
بران ثبت کنانیم تا دفع مظنہ گردد و زبان تشنیع احدی در از نشود و تحریر
فی التاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ ۱۰۸۰ ہجری نبوی صلی اسمہ علیہ آرد اصحابہ سلم

محمد علی میرزا علی بن خان	بدرد اللہ	شہرت گت الہمالک ہمدان	محمد حسین خان مولوی حلال الدین	زور آور علی خان
---------------------------------	-----------	--------------------------	-----------------------------------	--------------------

بر محمد حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اسمہ صلی اسمہ علیہ و علی آرد و اصحابہ
و سلم کی نسبت کہ بعد ب علماء دیندار و فضلاء شریعت احمد غفار پر غفری اور

پوشیدہ نہ ہوئی کہ اس فقیر سید محمد علی رام پوری کا اور میر مرشد سید احمد صاحب کا
 عقاید اہل سنت و جماعت کے موافق اور اپنی مرشدان مرشد شاہ ولی اللہ صاحب
 مولانا شاہ عبدالغفر صاحب کے اعتقاد کے موافق ہی میر سید خلفا اور مرید و کوجا
 کہ اس عقاید حق پر ثابت قدم رہیں کفری یا بدشہید اور میں جو باتیں کہ تقویۃ الایمان
 وغیرہ میں جمہور اہل سنت و جماعت کے عقاید خلاف اور سرور عالم صلعم کی تنقیص
 شانیں ہیں اسکا قایل اور معتقد نہیں جو کوئی میری خلفا اور مرید و نمین کے اعتقاد
 رکھے وہ خود گمراہ اور دوسرے کو گمراہ کرے والا ہی یہ چند کلمہ لطیفی برائے نام بحکم حدیث
 نبوی صلعم کہ جو مفسدوں تمہوں سے لکھ کر مہر و دستخط اپنی اوپر اوسکی ثابت کرے گا وہ
 موابیر خلفا اور مریدوں کے کردار کی تو گمان دفع ہوگا اور کسی بدگوئی کی زبان
 بنو وی تحریر یا پتھون تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۱۸۰ ہجریہ مقدسہ نقل فی ثیقہ محمد علی رام پوری
 یعنی اظہار نامہ ہوا الحق المبین بسم اللہ الرحمن الرحیم احمد مد رب العالمین الصلوۃ والسلام
 علی رسولہ محمد سید المرسلین و آل الطاہرین وصحبہ الطیبین الملوحدین مستحان شریعت
 غرا و پیروان سنت بیضا مخفی و محتجب نہایت کہ فقیر سید محمد علی رام پوری و زینو لا کتاب
 تقویۃ الایمان الملاحظہ کرد ہر گاہ بعض مضامین و عبارت آنرا مخالف مذہب اہل حق
 و اہل سنت و جماعت دید دریافت متیقن گشت کہ ہر کس کہ بران مسائل کتاب متضمن
 بتنقیص شان انبیاء و اولیاء و مخالف عقاید حقہ اہل سنت است معتقد شود بیشک کا تو گمراہ
 و از ایراد اسلام بیرون رود و کسی کہ توقع رستگاری از خداوند آفریدار دارد و اضرورت

کران کتابی ایشالی آنرا از خود در اندازند و از سبابت ایما رتبه در عقاید و فقیر و
نزد و بلند فقیر و قسطی ابر خود مع خلفا ثبت کرد اہل علم مدد آری ہر ہای گواہی
خود بابران ثبت کردند بنا علی ہذا برای اطلاع جمیع ساکنان این اطراف و حایط
مسجد غیرہ اشتہار داده بشود و زیادہ و اسلام علی من اتبع الهدی العلوۃ و السلام

علی رسول اللہ المصطفیٰ وآلہ واصحابہ اہل المجاہدۃ العلی تحریر فی تاریخ ہجری ۱۲۸۵
یافتہ شد قاضی محمد علی
محمد علی
شعبہ جہاد
شعبہ جہاد
شعبہ جہاد

جنگ قادریہ حسین خان
بہادر امیر نواز
محمد حسین خان
مکرم علی خان
شرف الممالک
ہمدان
محمد حسین علی
خان
عالم خان
محمد حسین علی
خان
عالم خان

موجہ بہ تعریف ثابت ہی ہو کہ وہ پروردگار ہی سب عالم کا اور درود و سلام
اوسکی رسول محمد علیہ السلام پر جو سزا دین سب پیغمبر و علی اور انکی سب آل طاہرین اور
اصحاب طہیین پر جو حیوانا بعد شریعت غرض کہ تا بعد از او سنت بیضا کی پیری کرنا
پر بخشی اور پوشیدہ نہ ہی اس فقیر سید محمد علی را جو دینی اندو نہیں تقویۃ الایمان کی
کتاب کی اسکی بعضی مضمون اور عبارت اہل سنت و جماعت کے مذہب کے مخالف
نظر آئی یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انیاد و ایک نقصان
شان اور سچی اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف میں ہی اعتقاد کرے گا تو بیشک

محمد حسین علی
خان
۱۲۸۵

ہو گا اور اسلام کے دائرہ سے ہر نکل جائیگا اب جو کوئی آخرت کی عذاب سے نجات
 پانسی امید رکھتا ہو اس کو لازم ہے کہ کتاب مذکور کو اور اس کی مانند اور کتابوں کو
 اپنی پاس سے دور رکھے اور عقاید اور عقیدہ میں ایمہ اربعہ کے متابعت سے باہر نہ جائے اور
 فتنہ اپنی ہر اور اپنی خلفاء و کئی مہر اس کا غلبہ لگائی اور اس کے عالموں نے بھی
 اپنی ہرین بطریق گواہی کے یہاں لگائیں اس لیے یہاں کے اطراف کے سب لوگوں کو
 اطلاع کی واسطے مسجد جامع میں یہ اشتہار دیا جاتا ہے اور سلام ہو و اس پر جو
 تابعداری کرے دین اسلام کی اور درود اور سلام ہو جو اوپر رسول اس کے کے
 کہ برگزیدہ ہی اور اوپر آل و اصحاب اس کے کے صاحب بزرگی کے اور بزرگی
 ہیں ساتویں تاریخ ذیقعدہ کی ۱۲۸۰ ہجریہ مقدسیہ میں کہا گیا **قتل**
 اس کے علماء متقمن حکم کفر متقمن مضامین و عبارات تقویۃ الایمان
 وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است علماء مذکور اس مجبور نواب عظیم جاہ پنا
 مغلہ کے اس کے عا میکنے کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رام پوری مؤرخ
 امروز یا حکم حضور متقمن ایک کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل و سایل
 مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتی کہ مردمان
 بآن تقویہ میکنند و آن ہمہ شعرو موہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 اند چہرہ علمائے دین ہمہ باطل اند و معتقدان کا فرد و زخمی است جا بجا شہر
 شود و مردم مفتن ذیقعدہ ۱۲۸۰ ہجری مقدسہ مدحیہ ارتضا غفرلہ

محمد عبدالودود النقی محمد حسن علی عفی اللہ عنہ محمد علی کلینی محمد شہاب الدین
 جمال الدین احمد عفی اللہ عنہ الداعی الفقیر الی اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 لقاضی سید عبداللہ عبدالوہاب عفی اللہ عنہ دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ
 حکم از سرکار نویند ترجمہ در اس کے علماء نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی
 کے حضور میں استعدا کرتے ہیں کہ آجکی تاریخ ۱۲ محرم ۱۲۸۱ مولوی رام پوری کے اخبار
 کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ اشتہار پاؤں اس بات میں کہ تقویۃ الایمان مولوی
 اسماعیل کی اور سالی مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک میں منتشر ہوئے
 ہیں اور جو باتیں لوگوں کی افواہ میں پڑی ہیں اور وہ کسب و عالم سے اس
 علیہ وسلم کی نقصان شان میں ہیں سب علماء دین کے اجماع سے باطل ہیں
 اور اولیٰ کا معتقد کافر اور تو زنی ہی اور یہ حکم جایا مشہور کر دیوین تاریخ
 ساتوین ذیقعدہ ۱۲۸۱ ہجریہ مقدسیہ پنجی چارون ہستادین کا مطلب
 اس کے جیسا تھا اس لئے اس کا ترجمہ علیحدہ نہیں کیا مسودہ اور ذکر
 تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ ۱۲۸۱ ہجریہ مقدسیہ از بیگناہ حضور نواب عظیم جاہ
 بہادر بکاف اہل اسلام متعلقہ حکومت مدرسہ وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ
 کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل و سائل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ
 دین ملک انتشار یافتہ اند و کلمی یک مردمان بآن تقویہ میکنند و ان ہمہ مشعرو
 موہم نقیض نشان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اند یا جماع جمہور علماء دین ہند

باطل هستند و معتقد آن کافر و دوزخی است و نقل اظهار نامه مولوی سید محمد علی
رام پوری نیز بآن ملحق است دستخط نواب عظیم جاہ بہادر باید کہ مفتی بذر اللہ و عدۃ
العلماء یکسے مختلفہ حکم مذکورہ الصدر ابا الحاق نقول اظهار نامه مسطورہ و در جواب
نامہ علماء مورخہ امروز جماع مساجد در اس و دیگر محاکم اشتہار دہندہ علامہ محمد علی
المشہور یا قواہ عظیم جاہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ مقدسہ بعد اشتہار احکام مذکور
فقط در مسجد جامع والا جاہی رام پوری مذکور با وجود نوشتن پرانت نامہ مذکور
و وثیقہ مسطورہ بعد نماز جمعہ ہستم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ بخلاف اظهار و اقوال خود
در مسجد جامع کہ در آن نواب عظیم جاہ بہادر ہم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد
بہین کہ در اشتہار نامہ مشہورہ بت و دوم ماہ ذیقعدہ سنہ مذکورہ متذہب است
لہذا حکماء ذیل از سرکار اجرا یافت ہوا لاحد و احکم الحاکمین حکماء
بت و ہستم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ نظر بحکم علماء بکفیر معتقد کتاب اسماعیل و امثال
آن مورخہ ماہ حال کہ نزد مفتی سرکار است حکم صادر شد کہ سانیکہ از زبان و
دوستان محمد علی رام پوری در ملازمی سرکار اند بر طرف و ممنوع ایواب سرکار شوند
مگر انیکہ توبہ صحیحہ از بیعت و محبتش کہ نماید آن کس کتب مذکورہ با وجود نوشتہ
دادن او ببرد و دستخط خود بمقتضی ماہ حال عقیدہ خویش موافق عقیدہ علماء موصوفین
امروز علانیہ در مسجد جامع ثابت شدہ نمایند دستخط چاکر شرع محمدی غلام محمد علی
المشہور یا قواہ عظیم جاہ ۲۰ شعبانہ معلوم ہوو کہ بعد اس فتوی کے بعضے

پنجالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھ کر ہر ایک کاغذ کلکتہ میں اسمضمون کا بنایا
 تھا کہ تقویۃ الامان کی کتاب موافق اہل سنت و جماعت کے ہی پر جیہ کہ کاغذ دراک
 میں پختی تب اسکے لئے ایک سالہ خیر الزاد کیونکر کہا گیا اور اوسین مجینہ پانچ مقام
 کی عبارت تقویۃ الامان کی جو مخالف اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کے ہی اصل
 ہوئی اور دلائل قوی سے رد و دہ کی گئیے اور وہ سالہ جہا پا گیا اور کلکتہ کو بھیجا
 تب وہاں سب عالموں کو ان لوگوں کو نکالا۔ فریب اور جعل سازی معلوم ہو گئی اور اس
 رسالہ کا خلاصہ سراج الہدایت میں موجود ہی پس اس سالہ کو لازم ہی کہ فرقہ
 اسماعیلیہ کے دین جدید سے اجتناب کریں اور ہرگز ہرگز رمضان میں تقویۃ الامان
 وغیرہ پر اعتماد نہ کریں کہ بیشک وہ نہیں انکار شفاعت رسول اللہ صلی علیہ وسلم وغیرہ کا
 پایا جاتا ہی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور آگے اختیار ہی وہاں علیا
 الا ایلاغ ہر شیاء کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت رکافی ہونادان کو دفتر
 نہ رسالہ اور اب باب میں بیان ہوتا ہی سالہ اظہار الحق کا اگر حسین
 حضرت سید محمد حبیب پاشا والی ربابت جہہ دہام اقبال کا شفقہ خاص
 ہندی ترجمہ اور جمیع علمای کہ آور مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیوں کی
 مہر و دستخط سی مزین و بابیہ برعنی کے اخراج پانچکے باب میں ایک محضر
 ہی تاریخ ۲۵ رمضان ۱۲۶۷ھ ہجریہ مقدسہ کو معصورہ منبری میں مفتی سید
 عبدالفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی نے بانی مجمع الاخبار کے اہتمام

چھو یا ہی کہ مرزا نے کوراسکو ہی ساتھ لیتی آئی ہیں اور شروع سال مذکورہ کا
اس طرح ہے ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم قَوْلًا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین واصلوۃ
والسلام علی رسول محمد وآلہ وصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ کے یہ مومنان
دیندار اور پیروان حضرت بنی نقار صلی اللہ علیہ و علی آلہ الاہلہار و اصحابہ الا
برطانیہ ہو کہ جو کچھ ۹۵۰ ۱۲۰۰ ہجری کے شعبان کی بارہویں تاریخ کے جمعہ الاخبار
مبنی میں چھاپا گیا تھا کہ اٹھارویں تاریخ جمادی الاخری ۱۲۰۰ ہجریہ کو پانچ نفر
دبایو تکی پیشوا سرائی سخت پا کر مکہ معظمہ سے اخراج پائی اور یہ فقیر و آخر
موافق احکام شرع متین کے ہوا تھا لیکن بعضے اس زمرہ کے لوگ ہندوستان میں
مقصود اس شہر میں انکو مظلوم سمجھتی تھے اور کمی کے علما اور حکام برطین کرتی
اور کہتی تھے کہ انکو بی حجت شرعی اخراج کیا ہی اور اس طرح اس میں ہی ان
لوگوں نے بہت سراوٹھایا تھا تاکہ وہ ان کے ذمہ مطالب اعظم جاہ بہادر
دام اقبال نے سب علما دیندار کے اتفاق سے اس فرقہ کے لوگوں کو اہل
سنت و جماعت کی مسجد و عین آنے اور مسلمانوں کے مقبروں و عین او کے
مردی و فون کرنے کی منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی الملک صبحہ آ
صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئی تھے تب حضرت
حسب پاشا حاکم مکہ معظمہ کے دارالقضا کے دفتر حانی سے ان پانچوں

مخبرین کے اخراج کی حقیقت حضور باشا سی طلب کی تہی خانچہ یہ سب احوال
 جادی لاؤ کی چیسوین تاریخ ۶۶ سنہ ۱۱۸۷ کے چپی ہوئی مجمع الاخبار میں
 داخلی دستاویزوں کے ساتھ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار میں
 اور تحفہ محمدیہ کے ایک سو ستویں صفحہ پر تمام اونہین کی حقیقت اور
 دستاویز اور علمائے ہند و عرب کے فتویٰ لکھی ہیں اور محمود علی بریلوی نے
 جو ان مخبرین میں بانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک
 جوٹا محض اس ملک کے لوگوں کو ہنگامی کے لئے بنایا تھا اور اس کی ساتھ
 بے جواب و سوال و شہود و حکام کے باب میں ہمارے ساتھ ہوئے اس کے
 سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہیں اور اس نقل مختصر میں چار شخصوں کے
 نام آسوا سٹے لکھی ہیں کہ اس وقت محاکمہ کی مجلس میں چار ہی شخص
 گرفتار ہوئے اور محمود علی بریلوی ان کے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت
 حبیب باشا کے رقعہ میں پانچ فقرہ کورہین اور مولوی رحیب علی لکھنوی
 ہتھم سابق سلطان الاخبار کے انکار اور زبان درازیوں کا جواب
 شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کے جلد سابع میں مذکور ہو چکے ہیں لیکن
 ان دونوں میں مجدد آوا سٹے دفعہ اوام مفسدین کے جن سے دیندار لوگوں
 کو نین حلیان باقی رہ گیا ہی ایک فرمان واجب الاطاعت والاذان
 جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر فاضل سے جناب قاضی املاک صنیعہ

صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرنا تک کے نام سے موزعہ پند ہون
 شوال ۱۲۶۶ ہجریہ کو پہنچا ہوا اور اسکے ساتھ ایک مختصر نقل و قرحاں
 شریف مکہ معظمہ مستجل بہر جمیع علما و عظامی مکہ معظمہ اور چاروں تہذیبوں
 کے مفتیوں اور مدرسوں کی مہروں کے ساتھ فرین ہوا اہتمامہ دوف
 دستا ویز مقبرہ اصل صحیح مہر و مکی جنابہ حاجی الحرمین الشریفین مرزا
 حسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۶ شعبان ۱۲۶۶ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ
 سی اس مہرہ منبئی میں لاکے اور جناب حضرت شریعت پناہ فضیلت
 و سنگاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین صاحب
 مہری کے حسن سعی سے وہ اصل محضہ نقل یہاں کے سب علما می نذر
 کی نظر سے گزرا چنانچہ یہاں کے علما اور طلباء نے اسی دیکر ہر اس نقل
 کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط کر دی اور جناب حضرت شیخ صالح
 میرداد نے کہ جسکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد شیخ الحنفیہ اور
 حنفی نزدیک بڑی مفتی مکہ میں ہیں اور اسکے اول اصل محضہ میں تہذیب
 کی مہر ہی انہوں نے ہی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دی ہیں
 چنانچہ اصل محضہ پر پندرہ مہرین اور دستخط مکہ کے علما و تہذیبوں کے ہیں اور اس
 نقل مطابق اصل پر ہی یہاں کے گیارہ علما اور طلباء نے اصل کے ساتھ مطابقت
 کر کے اپنی مہر و دستخط کر دی ہیں اب ہمتی اپنی سعادت دارین سمجھ کر

اوسکو ہیوادینی اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ ملنا نہ گنہ مند و
 دہن وغیرہ کے ہیوادینی تا فایده عام ہو و اور جس کے دلیلیں کچھ شک
 شبہ باقی ہو سو یہی رفع ہو جاوے و تاوفیقی الا باسد نقل مطابق

اصل الی حضرت فخر العلماء العالمین و عده اہل الاحادیث و
 المفسرین الشیخ صنفہ امہ مفتی مدرس سلمہ اللہ علیہ ایں بعد السلام لا ینفک
 ان جنابکم سالتونا عن سہایب لتفسیر و نفی الخیث انصار العلماء البہود
 من مکہ المکرمة فالسبب فی ذلک الامور المخالفة الی الشیخ المظہر
 المحمد و مخالفہ الا حدیث الشیخ الشیخ و اثباتہ ذلک علیہم بحضور
 کافة العلماء و المخالفات بکمال المشرق و من حیث ان جنابکم علی الاسباب
 الموجبة فالقادم کلم اعلام بامار من طرف جمہور العلماء بکمال المکرمة
 و جمہور بامار ہم اطلالکم علیہ کفایت و منہ بتضح کلم کامل باضار ہم
 و واجب الحال الی نفسہم و تفسیر ہم کیوں معلوم و و تم بتجید و سلام
 فی شوال ۱۲۸۶ و الی ریاست جدہ (السید محمد)
 قد قول باصلہ نقل

خادم العلماء
 شهاب الدین قاسم

صحیح کتبہ خادم الطلبة القاضی شہاب الدین انہری عنہ
 بسم اللہ و الحمد و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین و بعد
 فانقل المصدر مطابق لاصلہ و من قابلہ و وجہہ مطابق لفظا بلفظ
 حرفا بحت خدیم الطلاب محمد یونس الحافظ عنہ و عن والدہ الرحمہ

آمین یا رب الارباب الحافظ محمد یونس ہذا نقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ۔

بیل قاضی الصدر عفی عنہ ۱۱۴۰ قد تقابل بالاصل و ہذا نقل مطابق لاصل

و اما الاقل ابراہیم البغدادی اسلام علی ابراہیم حامد او مصلیٰ و مسلما

ہذا نقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطالب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المذہب شرف علی گلشن آبادی عفی اسعدہ وعن والدیہ الراغبی الی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لہ اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی سولہ مفتی عبد الفتاح القادری

محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ہذا نقل وجوہہ مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطالب سید

القادر حبیب عفی اسعدہ وعن والدیہ آمین الحمد لہ والصلوٰۃ والسلام علی

آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقہ قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ۔

مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطالب العبد الراغبی الی رحمۃ ربہ العفی محمد علی الی حفظہ

عفی اسعدہ وعن والدیہ آمین حضرت حبیب پاشا کے

رقعہ کا ترجمہ حضرت فخر العلماء العالمین و عمدہ اہل الاحادیث و

المفسرین شیخ صفیۃ مفتی مدراس لہ اسلمہ اللہ تعالیٰ آمین بعد سلام کے ظاہر ہوئے

کہ آپ نے مکہ معظمہ سے پانچ ہفت روزہ کی علمی و ادبی کتب کے اخراج کرنے اور کمال دینی کا

سبب ہم سے پوچھا تھا سو یونکر ہی کہ اوپر تمام علما کی اور خصوص چاروں

مذہبوں کے مفتیوں کے حضور میں ثابت ہو چکا کہ وہی شریعت مطہرہ محمدیہ

پر گئی ہیں اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کے مخالفت کرتے ہیں اور جبکہ انکو

اوتنے نکال دینی کا سبب دریافت کرنا منظور ہی اسلئے یہ محضر جو
 آپ کے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور ہرین ہن
 اوس سے جو کچھ احوال اوتنے رو برو گذرا ہی سو کتاب الیگوروشن ہوگا
 اور اوس سے آپ کے دلکی نشفی ہو جائیگی اور جو جو حرکتیں اوتنے ظہور میں
 آئیں ان سو سبکی سب آپ کو کاالعیان ہو جائیگی والسلام خیر ختام تاریخ
 بندہ مومین شوال ۱۲۶۶ھ ہجریہ السید محبت الی زیاست جدہ **نقل**
مطابق اصل بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد المن جعل العلماء لامل
 الضلالة قامہیں و طہر البلیدة المکرمة منہم بیعادت صدر الوزر ارکان
 و صلوة و سلاما علی من وضع الشریعة والطریقة القاتل اہل البیعة شریک
 والخلیفة و بعد فہتہ مضیطة مرقیة محررة مرغیة مضمونہا انہ لما کان یوم الثلاثاء
 المبارک فی شہر جادی الاولی ۱۲۶۵ھ المعد محل المسکلات و کثفت المعضلات
 اذ ہم ذلک المولی تعالی و تبارکت بجلست سعادة حضرت الوزير المعظم و الشیر
 المفتی شیخ الحرم المحترم والی جدہ العامرة وایاتہا افتدیا الحاج اسید محمد
 حبیب باشا بلقہ اللہ تعالیٰ من انخرا ت ماشا امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ
 علیہ و علی آلہ وصحبہ اجمعین و بحضرة العلماء الفقہ ذوی المجد والاحرام
 الواضیعین اسماہم و اختاہم فیہ فقب ان احتفل المجلس بن ذکر لسانہ
 امیر من الدعاء فی ذلک الیوم علی ما اقتضت ارادة الوزير المشار

فيما سطر لا جل انما را بعدى والاتصاف واذا ازاله الجور والاعتصاف
 حضر الشيخ عبدالقادر الهندى النقشبندى واهبى الى سادات التورير ^{المشار}
 اليه بان يكة المشرفة جماعته من الهند ومن راسوا العلم وتعليمه على مدى الايام
 وتصدروا فى المسجد الحرام وظنوا انهم قد ابقوا بعد السجود وهم الشيخ محمد
 مفتى بقالة سابقا و الشيخ عبداللطيف، الكهنوى و الشيخ محمد ديلوى ^{الشيخ}
 عبدالرحمن البارسى وليسوا فى الحقيقة على شئ من العلم النافع حيث
 انهم ضلوا واضلوا واصلوا الى طريق الخذلان الشايع فمن ضلاليهم و
 اضلاليهم انهم يكررون نسخة الاربعة المذاهب ويحذون العامة على عدم ^{تقليد}
 احد منهم ويزدوهم الى طريق المشايخ ويكررون شفاعته النبى صلى الله
 عليه وسلم والتوسل به ويكررون ايضا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن
 القراءة والنظر فى كتب علماء المذاهب الاربعة حتى ان الميعة عن المذکورين
 تركت كتب المذاهب ونصبوا انفسهم لقراءة الحديث فى مسجد الحرام الشريف
 مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزوالوا يحذون فى اللفظ و
 يصرفون المعنى الى مقتضى اراهم الفاسدة ويدعمهم الكاسدة فاقعوا
 كثير من العامة فى هذا الضلال وتمكنت البدع فى نفوسهم من غير شك
 ولا مجال لفتب الانباء المذکورين احضر الميعة عن المذکورين بامر من ^{السادات}
 المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم شرع الشريف والعلماء الكبار

بالمجلس اللطيف فطلب المحاكم الشرعي من المهني المذكور إعادة ما هنا
 بمحضتهم وتصدر رسوا عليهم على طبق الوجه الشرعي المرفى بعد ايراد
 و اتفاق العلماء المذكورين على قبولها وتوجيهها على المبتدعين المخالفين
 فنقل منهم اجواب فحين علموا ان القول قد حق عليهم وليس لهم منه فرار
 فنادوهم سوى الا انكار فبالتجارب طلبت من المهني المدعى المذكور
 فاحضر المكرمين السيد حسن الهندى النقشبندى والشيخ عبد الرحمن الكشميري
 ملايد مولانا الحارث بانه تعالى والهداى عليه الشيخ محمد جان النقشبندى فشهد
 عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
 امتياريه ثم ذكرى الشاهدان وعدلا وظهر اهل المجلس صيانتها وتمسكها بطريق
 اهل اسد وانها يامن اهل الاعراض دلائل ما خذهم الحجة الجاهلية برزت
 الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
 شالهم عن ارتكاب مثل حالهم وراوان مجيبهم ثم نصيهم عن بلاد ادعى
 لازالة هذا الفساد وراحة العباد خصوصاً في حرم اسد اشرف بلاد وحكم
 المحاكم الشرعي عليهم بذلك ونقذه مولانا الوزير المشار اليه بعده ان
 ايده العلماء المخالفون المذكورون ودر نصيهم حيث كان موافقا للوجه
 الشرعي وطريق المرفى وقد حاربوا في نظر سعادت اخذنا المشار اليه
 قلوبهم سياسته منه حيث انهم معوا في الارض بالفساد ولا شك ان فساد

الدين اعظم من فاد الدنيا لا سيما وقد تكرره الامر من بعضهم مرارا
 ووصلوا الى حضرة السعادة امير مكة المشرقة والى حضرت القاضي في
 المحكمة في اثنين الماضية واكروا وثبت ذلك عليهم واستأبهم حضرة
 سادات الامير والقاضي لما رفع ذلك اليها فتابوا لا جيل ان لا ياقبوا
 ولم يرجعوا في الحقيقة عن شيء مما هم عليه من هذا الضلال والضللال لكن
 حضرة السعادة افتدنا المثار اليه صرف نظره عن قتلهم لئلا يظن متعلوهم
 انهم على حق وانهم ثبتوا عليه حتى قتلوا المشايخ على الدين الحق كما ثبت
 التابعون رضي الله عنهم في زمن السابق فحسبهم بدة ثم نقاهم الى ديارهم
 بحلول هذه العقوبة ميرزا ذكر الطغاة نار الفتنة وخذت بيد الخانات
 في هذه البلدة المظهرة قد انتشرت والحمد لله على كل حال ونحو ذلك من
 احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين
 شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح يريه او ابن الشيخ محمد صالح
ميرداد الفقير الى الله
 رب العباد محمد بن يحيى الحبلى مفتي النخابة بمكة الوالقباية
علي محمد بن يحيى امام الفقير الى الله
 تاج احدين محمد الميلاط مفتي الشافعية بمكة الشيخ
الشيخ محمد بن احمد الوائيق
 برب المال صديق ابن عبد الرحمن كمال الخنفة الكرمي الشيخ
الشيخ محمد بن احمد الكرمي
 الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن الكرمي في الحرم الشريف المهاجر
 الكاشاني النقشبدي الدين الوائيق بحيل الله الغني بن عبد الرحمن

في سنة ١٢٥٥ هـ
 في شهر ربيع الثاني
 في يوم الاثنين
 في سنة ١٢٥٥ هـ

ابن ابوبكر عبد الفتى المدرس بالحكم الشريف الكلى ^{عبد الرحمن بن ابي بكر عبد المجيد}
 ابراهيم بن محمد سعيد ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} قد حضر مجلسه المرقوم شيخ المدرسين بالمعهد
 الاحكام حيان ابن عبد الله شيخ عراكلى ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} الحاضره المجلس المذكور على
 بن عبد الله نائب الحكم الشريف ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} صدق بانيه محل جبر طاهر بن المنصور
 الحاضره المجلس المذكور الواقف بحبل اسد السيد محمد بن الحسين الخفى الكلى
 حرم شريفين ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} الواقف بحبل اسد المدرس بالحكم الشريف على بن
 محمد من علماء الخفى ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} عبد ربه المجيد سعيد بن حسين قاضى زاده من
 علماء الشافيه ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} الحاضره المجلس المذكور المدرس بالحكم الشريف
 من علماء الاحناف ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} لقد طابنا هذا النقل المصداق باصله
 فوجدناه مطابقا لا فكتبتنا اسماها شاهدين على صحتة هذا النقل ومطابقه
 للاصل وكفى باسء شهيدا حرره السابغ والعشرين شهر شعبان المعظم
 سنة ١٢٧٤ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والتحية تحريره
 بكتبه قابلت هذا باصله وانا خادم الطلبة القاضى شهاب الدين
 المهرى عفى الله عنه ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} هذا النقل مطابق لا اصله كته خادم
 الطلبة شيخ على قيسل قاضى الصدر عفى الله عنه هذا النقل مطابق لا اصله
 كته خادم الطلبة مولوى محمد اكبر كشميرى عفى الله عنه ^{عبد الرحمن بن محمد سعيد} المهرى
 شانه النقل مطابق للاصل من غير شك والا فراقا لا يفرض كته لقبل

محمد صالح بن سلیمان میرداد غنی اسد عنہا والمسلمین آمین
 احمد غزنائی وجدناہ مقابلہ و مطابقا لاصل کتبہ غلام محمد بن
 المقصود بن العلاء
 محمد صالح بن سلیمان
 میرداد

الہندوستان **غلام محی الدین** عفی عنہ بسم اسد والحمد للصلوة والسلام علی

سیدنا محمد وآل وصحبہ اجمعین بعد ق النقل المصدراصلہ و وجہ
 مطابقا لغویم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوباب

آمین یا رب الارباب **الحافظ محمد** الحمد للصلوة والسلام علی رسول
 محمد وآل واصحابہ اجمعین اما بعد فقہ قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ

مطابقا لکتبہ خادم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ اسد الفی محمد علی الحفظ

عفی اسد عنہ وعن والدیہ آمین الحمد لله المہر الحق والی بطل الباطل والصلوة

والسلام علی رسول محمد وآل وصحبہ اجمعین ہذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ

کتبہ خادم الطلاب عبد القادر جتیکر عفی اسد عنہ وعن والدیہ ہذا النقل

مطابق لاصل کتبہ خادم العلماء ابراہیم البغدادی القادر **ابراہیم علی**

ہذا النقل طبق اصلہ المنقول عنہ کتبہ الحقیق عبد اللطیف بن ابراہیم

عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الزاق حامدا ومصليا وسلم ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ

خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف

گلشن آبادی عفی اسد عنہ وعن والدیہ **الراجی الی رحمۃ اللہ علیہ** سید عبد الفتاح الحسینی القادری **محضر کا**

ہندی خلاصہ ترجمہ بعد حمد و صلوة کے یہ محضر ہی اس بات کا

کہ مشکل کے دن ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۵ ہجریہ مقدسیہ میں جو مقدس
 فیصلہ کر نیکی کے لئے مقرر تھا اوس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم
 جد کی ریاست کے حاکم افندیہ حاجی سید محمد حبیب پاشا مدظلہ العالی کی
 مجلس بڑے بڑے علما کھنور میں کہ جس کے نام اور بہرین اس محضر کے
 دامن میں مرقوم ہیں منعقد ہوئی تھی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادہ
 موجب جو جو عقدی اوس دن وارد ہوں سوا اظہار عدل و انصاف اور دفع
 جور و اجساد فلسفہ کے لئے سنے جاویں اور فیصلہ پاویں غرض جب ایسی مجلس
 جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں آکر عرض
 کی کہ مغلکہ میں ہندوستان میں ایک جماعت ہی کہ جنہوں نے علم و تعلیم
 کے جاری کرنے کا شیوہ اختیار کیا ہے اور مسجد حرام میں اگر صدر نشین
 بنے ہیں اور اونکا گمان ہے ہی کہ ہنسی طریق حق کو پکڑ لیا ہے اس کے نام یہ
 ابن محمد راجہ سابق میں بنگالے کا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی
 اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بناری اور حالانکہ حقیقت میں انہیں
 کسی کو ایسا علم نہیں کہ جس سے مسلمانوں کو فیض حاصل ہو جو کہ وہ آپ ہی
 گمراہ ہیں اور انہوں نے کئی اور دنگو بھی پیراہہ کر دیا ہے سوائے گمراہوں
 ایک تو یہ ہی کہ وہی اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب کی صحت کا
 انکار کرتے ہیں اور دعوائ کو رغبت دیتی ہیں کہ ان چاروں میں کسی کی

تقلید کریں بلکہ جو لوگ اون مذہبون پر ہیں ان کو سپر کر دے اور اگر دینی میں
 اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اوتے وسیلہ پکڑنیکا
 انکار کرتے ہیں اور او یا راہ قدس ہم الخیر کی کرامات کا بھی انکار
 کرتے ہیں اور چاروں مذہب کے علما کی کتابیں پڑھنی اور دیکھنے سے
 عوام کو منع کرتے ہیں یہاں تک کہ ان بدعتیوں نے چاروں مذہب کی کتابیں
 چھوڑ دیں اور مسجد حرام میں اپنی واسطے علم حدیث پڑھنی کا منصب
 اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سی باطل ہیں
 ہیں اور ہمیشہ حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض واسدہ بموجب
 پہرا لیتے ہیں اور اس میں بہت سے عوام کو اس گمراہی کے دام میں گرفتار
 کر دیا ہے اور یہ عقاید فاسدہ ان کے دل و عین نہایت مضبوط پٹی ہو گئی
 ہیں جب شیخ عبدالقادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں یہ
 گزارش کی کہ اب انکی امر عالی بموجب اون بدعتیوں کو حاضر کیا اور انکا
 مقدمہ حاکم شرع شریف اور علما حاضرین مجلس لطیف کی طرف سونپا
 تب حاکم شرعی نے دعویٰ نہ کور کو حکم کیا کہ اپنی دعویٰ کو ان بدعتیوں کے
 حضور پر بھی جانچو وہی دعویٰ شرع شریف کے موافق اور نہ پر ہو گیا
 غرض جب دعویٰ پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت
 ہوا کہ یہ دعویٰ شرعاً قبول ہی اور ان حاضر بدعتیوں پر متوجہ ہونا ہی

تب اوتسی جواب مانگا گیا جب ان بدعتیوں نے دیکھا کہ اب تو ہمیں سوائی
 اتنی ہی کہ حسینؑ پہاگ نکلنی کو رستہ نہیں تب سوائی انکار کے انکو کوئی
 راہ نہ سوچی تب بعد انکے انکار کے مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اس نے
 سید حسن نقشبندی اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باہر تھے مولانا
 شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہیں انکو حاضر کیا اور انہیں سے ہر ایک
 جمیع شرائط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعویٰ مذکورہ کے گواہی دی
 اوس نے چھپے اون دونوں کو اہو کو تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی
 اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونوں پر ہتھیار آدمی ہیں اور نیک لوگوں کی
 طریقہ پر قائم ہیں اور اس بات میں انکو کوئی غرض دنیوی نہیں ہی اور اس کے
 کوئی کینہ عداوت نہیں تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یوں فتویٰ
 صادر ہوا کہ انہر ایسی تعزیر جاری کیا جائے کہ جو ان بدعتیوں کے لائق ہو
 اور اوس سے انکو اور انکے ہم مذہب کے لوگوں کو اتنی عبرت ہو کہ ہر انکی
 جال نہ چلیں تب اون علمائے مذکور کو یوں نظر آیا کہ انکو ایک تہ تک
 قید رکھ کے اس بلاد کمرہ سے نکال دینا اس فساد کی دفع کرنے کے لیے اور
 اس کے بندوں کو انکے دام غریب سے چھڑانے کے لیے خصوصاً حرم محترم میں
 بہت مناسب ہی تب اوسی موجب حکم شرع نے انہر حکم کیا اور جب
 علماء حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شرع کے مطابق ہی تب اوسکو سزا دیا

اوس بعد مولانا وزیر معظم ایچے او کو قایم اور بحال رکھنے کے جاری فرمایا بلکہ
 پہلے تو وزیر معظم ایچے کی نظر فیض اثر میں یوں آیا تھا کہ انکو سیاتہ قتل کیا جائے
 انکے ہونیسے دنیا میں فساد برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی کے
 براہی خصوصاً ان بدعتیوں میں سے بعضوں نے کئی بار آگے ہی ایسی حرکتیں
 کی تھیں اور جناب امیر مکہ مشرف کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت عزا کے
 محکمہ میں گزری ہوئے برسوں میں بار بار آچکے تھے اور انکے اٹکار کے بعد کو
 سی یہ باتیں ان پر ثابت ہو چکی تھیں اور جناب امیر اور قاضی نے یہ باتیں
 سنکر انسی توبہ لی لی تھی ان بدعتیوں نے اپنی تین تغیر شرعی سے بچا سکی
 لیٰ ظاہر توبہ کی تھی اور حقیقت میں تو اپنی عقاید فاسدہ کے کچھ ہی
 رجوع کیا تھا تو جناب وزیر معظم ایچے نے انکے قتل کرنے سے درگزر کیا تاکہ انکی
 پیروی کرنے والے یوں نہ گمان کریں کہ وہی حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم
 رہی کہ بزرگمان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دینے لگیا اس لئے وزیر
 معظم ایچے نے انکو بدعت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کر کے انکے ملک کو
 بھیجا اور اس سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس
 بلکہ مٹا دیا میں بھرک گئی تھی سو بالکل بچہ گئی و الحمد للہ علی کل حال و نفوذ
 باعد من احوال اہل الضلال و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد علی آلہ وصحبا
 خیر صوبہ آل خاتمہ جانا چاہی کہ خاتمہ میں ذکر ہی انون خطوط کا

کہ فضلائی کہ معتقد نے بعد اخراج حسن قدوایہ کے اپنی اپنی یاروں اور شاگردوں
 بطریق مبارکبادی و شہتہا کے کہی تھے سو وہ یہ بین پہلا خط خاص کہ شرف
 کے یا شا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مورخہ ۹ اجمادی ۱۰۲۰
 سنہ ۱۲۰۰ ہجری مقدسہ کا کہ واسطے شہتہا کے معمودہ منبتی بن بھوایا تھا کہ
 عبارت نقل اوسکے کی بحیثیہ بیان کہی جاتی ہی پہلا فقرہ و خبر کم ان کیا راتوں
 افندیہ حبہم و خیرہم من المکتہ بصیر معلوم کم - دوسرا فقرہ و خبر کم من خصوص
 الموابیات الذی عرفنا کم اعلاہ لانہ اباشا حبہم و خیرہم من احرین
 الشیرین فانتہم سودا واجد ورقہ بصیر طبعہ فی چہا پ خانہ حق المنی و کیون
 فی الاوراق اہمہم المخرجین من ارض الحجاز مولوی عبداللطیف لکھنوی
 مولوی عبدالرحمن بنارسی مولوی محمد بہار بنوری و مفتی بکال محمد رادو
 مولوی محمود علی بریلوی خیرہم مع عیاہم اولاد ہم طبعہ فی اثاب اسلوہ
 فی الہند لاجل عبرۃ و ابیات حق الہند کما مولی جملہ علمایان اہل المکتہ
 و کبار الحکامان و افندیہ البکیر و الصغیر لازم لازم علیکم اجراء الامر ہذا
 علی العجلۃ لاجل شہتہارہ فی الہند و اطراف الیہ بحر یکم خیر الخبار و طول
 عمر کم و السلام - خلاصہ ترجمہ ہم تملوہ مایون کے احوال میں یون
 کہتے ہیں کہ ہمارے پاشا نے لوگوں کو غنیمت کی قید ڈالا اور حرمین شریفین سے
 شہر بدر کیا اب تمکو لازم ہی کہ ایک ورق پر انکا احوال لکھو اگر مہنی

چہاں خانہ میں چہو داد و اور جن لوگوں کو اس حجاز کے ملک سی نکال دیا ہی انکی
 نام یہ ہیں مولوی عبد اللطیف لکھنوی مولوی عبد الرحمن نیاسی مولوی محمد
 ہارنپوری مفتی بنگالہ محمد مراد محمود علی بریلوی ان سبھوں کو انکی اولاد
 نکال دیا ہی اسلیئے تم چہو اکر وہ اشتہار ہندوستان میں بچو آؤ تا ہند کے
 دہائیوں کو عبرت اور خوف پیدا ہو اور اہل مکہ سب علماء اور حاکم اور
 چاریٹری پاشا اور چھوٹے پاشا کو تم سے ہی امید ہی اور تم پر یہ کام بجالانا
 لازم ہی جلدی اسکا اشتہار ہند میں اور اوسکی اطراف میں بچو داد و
 اسے تمام کو بڑا ثواب دیو اور تمہاری عمر کو دراز کر دی السلام ط خط
 دوسرا فارسی منشی عبد الغفور کا لکھا ہوا کہ جو سرکار شریف پاشا ادام آ
 تعالیٰ دولت کے خاص متبرجم ہیں مورخہ ۲۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۵
 ہجری مقبوسہ منہ مقام مکہ مشرفہ اور یہ خط جناب حاجی شیخ عبد القادر صاحب
 کہ جو رئیس معمورہ منیٰ میں ہیں نام پر ہی عبادت اوسکی اسطر حسی ہے
 حالات این جوار بدینگو نہ کہ افغانان مجاورہ کہ مشرفہ معظمہ بر بعضی اعداد
 دین و مخالفان دین متین کہ عبارت لزوہ بیان است دعوی لیرکار والی
 الحرمین الشریفین یعنی حسین پاشا نمودند چنانچہ مولوی عبد اللطیف و مولوی
 محمود علی و مولوی محمد یک چشم و مفتی مراد و مولوی عبد الرحمن نیاسی را
 ناعوضہ یکماہ در زندان انداختند و کتابہائی اوشانرا خانہ تلاشی نمودہ متبل

خواندن و دست بستن را در روضه مقدسه و سلام عرض کردن را
 به عت کفتن نذهب ایشان اینست و بر قولشان شاید آن گشتند آن
 پنج کسان این هستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبد اللطیف مولوی محمود علی
 مولوی محمد یک چشم مولوی عبد الرحمن باری پس این پنج کسان هنوز
 تا وقت رد انگلی از جده محبوس می آیند مانند در محبس جده اطلاعی نوشته
 باید که این خبر را چه به کتایتبه دهند از اولاد حسن سلام مستون الاسلام
 برسد ۵ خط چو تهاجر علی که معظمه کا مورخ ۲۲ تاریخ جدای الاخری
 هجری جناب عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجعفری کا کلهای هوا -
 لا یخفاک من مده سنین رحیل واحد هندی من بقالہ وصل الی بہنا ^{لنقصہ}
 الحج اسمہ مولوی مراد فی الظاہر کان بیان رحیل طیب صاحب طریقه طیبہ
 و اما الخبیث فی الباطن طریقه طریقه الوہابیتہ الخباثات الامداد و حلین
 عندنا فی مکہ و صنعت کتبا علی نذهب الوہابیتہ و قد جاور مع الکتب من
 بلدہ و قد علی بعض الناس ہنود و سنود و خلاقم الجہال و علمہم ما
 الکتب اند کورہ نذهب الوہابیتہ و غنہم کثیرا علی طریقه الوہابیتہ و غنم
 ہما الخرافۃ نیا حبیب یا شاہی الحال ابرسل القواہین و طرب علی المولوی
 مراد و حضرت فی الحال قدام سعادتہ الیاسا و فتح علیہ الیاسا باکان فاعل
 طریقه الوہابیتہ و الخبیث مراد المشوہب اتو قدام الیاسا ثم غصب

حبیب پاشا عفتی باشد یا اصلی المحبت مولوی مراد فی الحال فرستید
 درش جماعتی جلالت فوق الارض و امار الباشا علی القواصین یضربونه الی
 فوق اطیازهم و ضربوهم ضربا شدیدا و من بعد الباشا طرهم فی الجسر
 و اخذت من مراد الباشا اللادب حتمیاً ریال و امار الباشا یفرونه اسل
 السوکن فی حبس طول العمد الا یفرونه اسل البتہ و العادیر و بعض
 من جماعتی شد و اعمال الباشا یقتش علیهم و الظاهر سمعنا من جیدہ ظلعوا
 المولوی مراد فی مرکب زکریا الی منی حیث اعلام لہ ہذا القدر حبیب
 رجل نہتہ و ایتہ صاحب عقل و کسیتہ و صاحب شجاعت و دلہ بہتہ کثیر
 رہتا یعملی جاہد و یطول عمرہ و الباشا مکانہ یبحث الاخبار لہ فایتہ
 وقت اللیل بدور فی المیلد علیس اللباس لا جل یشم الاخبار و یثونہ
 احوال الناس و یسمع ما یفعلون و ہو حاکم عادل ذہین کثیر الذہن
 عادی متوہبین ما فیہ مشککہ خیر ہم من کثر المشرقہ مسلمین و غیر ہم
 من جیدہ رہتا یہدی الی الصواب خلاصہ ترجمہ پوشیدہ نہی کہ گئی
 برسگ بہان ایک شخص نجالی کا مولوی مراد نام حج کے ارادہ ہے
 کہ تباظا بہرین تو اچھی طریق کا آدمی نظر آتا تھا مگر باطن میں اسکا
 طرہ نہ کہ کاتھا اپنی ذہب کی کتابین بنائے لگا اور ہندوستان
 کی بہت اس نہ ہو کہ کتا میں اپنی ساتھ لایا تھا کہی ہندی اور

اس فساد میں پڑی اور جاہل لوگ اوسکے تابعدار بنی اور وہابی کا نظریہ
 کہ مشرف میں رواج پانے لگا جب یہ خبر حسیب پاشا سلمہ اللہ تعالیٰ
 کو پہنچی چٹ سبھا ہی بھجوا کر مولوی مراد کو اپنی حضور میں بلوایا
 اور پوچھ پچھ کی تب مولوی مراد نے ہی اس بات کا اقرار کیا
 پیر حسیب پاشا اس پر بہت غصی ہوا اور فرمائش کو حکم دیا اور سبھی عشا
 کو زمین پر اوندھے ٹک کہ لکڑیوں سے تعزیر دی اور قید میں ڈلوایا
 آخر مولوی مراد سے تعزیر پانے والے اور حکم کیا کہ جنم تک
 سواکن کے جزیرہ میں قید رہیں یا نہیں تو ملک ہند کو نکالے جاوین
 اگر پہر ہی آوین تو پہر ہی نکالے جاوین کے اور بعضے وہابی چپ
 گئی اور بہاگ نکلے حاکم کے لوگ ان کو جستجو کر رہی ہیں اور ابھی
 میں نے سنا ہی کہ مولوی مراد جدی سے زکریا کے جہاز پر سوار ہو کر
 منی کی طرف آتا ہی فقط حسیب پاشا بڑا صاحب علم و فہم اور حاکم
 عادل ہی سیاست اور شجاعت میں ہی کامل ہی رعیت کی نگہبانی میں
 بڑا ہوشیار را تو کو لباس بد لکر شہر مکہ معظمہ میں پہرتا ہی اور اخبار
 دہند ہوتا ہی اور سب لوگوں کے احوال سے واقف ہوتا ہی اور
 بڑا صاحب ذہن عادل حاکم ہی اور پھر وہابی لوگ یہاں آوین
 تو بیشک ان کو طوق و زنجیر کر کے مکہ مشرف سے خارج کر دینا چاہیے

اوسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت کرنیوالا رہے ^{۶۴} بلقیہ لطیف
 جانا چاہی جیسا کہ فضلاء مکہ معظمہ و نواب مستطاب سراج الامراء
 عظیم جاہ وغیرہ سلمہم اللہ تعالیٰ نے اس فرقہ و بابیہ کو اپنی جابی حکومت
 سی بحجت شرعیہ نکالا ویسا ہی حضرت سلطان ابن السلطان المظفر
 من اللہ الرحمن ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ادا م اللہ ذاتہ و جلالتہ
 ہی مسجد جامع شہر دہلی سے ^{۶۵} سنہ ۱۱۰۰ ہجری مقدسہ میں فرقہ مذکورہ کو خارج
 کیا تفصیل اجمال کی اس طرح سے ہی کہ جبکہ اس فرقہ نے تعصب و شہر
 تشبہ پر کمر باندھ ہی کہ حرام حلال اور حلال کو حرام کہنا شروع کیا اور
 ملت حضرت بوم پر ایک فتویٰ واسطے کہلانے قوم جناب شیخ عبد
 الوہاب ابن عربیہ انجاس کے ^{۶۵} سنہ ۱۱۰۰ میں لکھا حضرت طلی سبجانی مقبول رحلتہ
 نے اسکا چہرہ پستنا ایک ٹخنس کنفی الواقع جواب کرامت سی خالی نہ تھا فرمایا
 ہم دو چار اشعار اوسکے بطریق تبرک کے اس عجائب شریفہ میں لکھتی
 ہن نار سالہ مقصود الاختصار مزین ہو جاوے ^{۶۶} مختصر

اگر کھگو سایل فقہین یون رہی	اگلی ہی لوگ فقہ سی کہتی ہی اگلی
لیکن کسنی الوکی حلیت نہیں کہی	سنتے رہی حلال سد اتویلی اوپر ہی

الوہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہی

راہتی ہی تو مسجد جامع میں چھتر چڑھا	ایسی جی تیس ہو اسلام شہر
یار و اوراد و اوکسین کر کے در در و در	ایسا بنو کہ گہر کو خدا کری اوجاڑ

الوہی دہ جو کہتا ہی الوہی دہ

الوہی گونٹے اوشی یہ فرا دیا	حسرت کو کو اوشی الوہی یون جو اوڑا دیا
جور و اوکی او کو ہی الوہی کھلا دیا	ڈن او حرام خور کو الوہی سا دیا

الوہی دہ جو کہتا ہی الوہی دہ

اور بعد اس حالت بوم ایک سالہ دلیل محکم فی نفی اثر القدم بلکہ کہ جمیع انکار
معجزہ نقش قدم پرستگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاف ظاہر و
ہویدہا ہی تقسیم برادران ہم مشرب نو کو کروایا اکثر صاحبان ایمان و فضلاء
ہذا الزمان بلکہ اکثر اطفال مکتب خوان تک جبارت بر خسارت اس نفی
غصیان غریق سے متعجب و حیران و انگشت بندہ ان ہو کر کہتی تھیں
کہ خداوند اکیونکر کلمہ کوئی محمدی مقرر فضائل احمدی کے دہان و زبان
قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کے اثر قدم کی نسبت آسکتا ہی بخیر
تابان ابو جہل و پیروان مسیلمہ کذاب کے انقضائے ہمیں اوس سالہ مذکور
کو بوجہ حسن دود و مخدوش کر کر سالہ حیثیات القوام عن السیات و الام
الملقبہ بالیف الملول علی من انکر اثر قدم الرسول میں نبوت نقش قدم
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث و تفسیر و اقوال صحابہ کرام و علماء

نامہ ارسالی مقام سی کہ چھوڑ کر تقسیم درمیان جماعت اہل اسلام کے کر
 ہی لکڑہا صاحبان اسلام بسبب افتنائی ایمانی و حمیت اسلامی دیکھ کر
 بہت مبشر و خرم و شاد ہوئے بلکہ قایل نہیں بقول اہل عرب بالکل درخ
 ٹوئی و اسطے ہر مسکین بد اعتقاد کے پس چیک اس گروہ شقاوت
 بڑہ کے کلمات انگاری بسبب سوء اعتقاد و بد افحالی بہ تبرکات حضرت
 رسول رحمانی و اولیای صمدانی و دیگر مقرریت ہلکات باغواشی شیطانی
 و ہوادلفسانی سے ظاہر ہونے لگے حضرت حضور والا ادامہ اقبال
 نے بامداد عنایات الہی و تائیدات نامتناہی کے کہ اوپر حضرت موسیٰ
 لکھی مسجد جامع شہر دہلی سے نوازش علی و محبوب علی وغیرہ کو
 کہ رئیس اس گروہ مزبورہ کے ہیں بجلت مذکورہ ۶۶ ۱۳ ہجری

مقدسین اخراج کیا الحمد للہ رب العالمین

و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آل

اصحابہ اجمعین

محمد

6602